فرہنگِ کلیاتِ فانؔی بدایونی

(تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اُردو)

محقق

سید زاہد حسین کاظمی

رول نمبر:30

رجسٹریشن نمبر 30-FLL/MPHURD/S-08

نگران

ڈاکٹر پروفیسر معین الدین عقیل

شعبۂ اُردو

کلیۂ زبان و ادب

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۰۱۲ء

International Islamic University
CENTRAL LIBRARY
Islamabad

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

شعبۂ اُردو

تصدیق نامہ

ایم فل اسکالر سیّد زاہد حسین کاظمی (رجسٹریشن نمبر 30-FLL&H/MPHURD/S-08) کا تحریر کردہ تحقیقی مقالہ بعنوان ''فرہنگ کلیاتِ فانی بدایونی'' یونیورسٹی کے معیار کے مطابق ہے۔ کمیٹی برائے زبانی امتحان اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔

۱۔ چیئرمین	ڈاکٹر نجیب جمال	دستخط: ________
۲۔ نگران	ڈاکٹر پروفیسر معین الدین عقیل	دستخط: ________
۳۔ بیرونی ممتحن	ڈاکٹر روبینہ شہناز	دستخط: ________
۴۔ اندرونی ممتحن	ڈاکٹر نجیب جمال	دستخط: ________

۲۱ جون ۲۰۱۳ء

TH12168

MS
491.4393
ک ا ف

اردو زبان - لغات

صداقت نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ سید زاہد حسین کاظمی رجسٹریشن نمبر 30-FLL/MPHURD/S08 نے اپنا مقالہ بعنوان ''فرہنگ کلیاتِ فانی بدایونی'' برائے ایم فل اردو، میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس موضوع پر کہیں اور اس طرح کا کام نہیں ہوا اور یہ سرقے سے پاک ہے۔

نگران

ڈاکٹر پروفیسر معین الدین عقیل

فہرست موضوعات

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۲	**ابتدائیہ**	۱
۲	الف: دیباچہ	
۳	ب: طریقہ، ترتیب و تحقیق	
۵	**باب اول: شوکت علی خان فانیؔ بدایونی**	۲
	الف: مختصر سوانح حیات فانیؔ کے اسلاف۔۔۔ تاریخ پیدائش۔۔۔ تعلیم و تربیت۔۔۔ عملی زندگی کا آغاز۔۔۔ والد کا انتقال۔۔۔ عشقیہ داستان۔۔۔ سخن نوائی کا آغاز۔۔۔ شاعری سے دستکش۔۔۔ سفر آخرت۔۔۔ ادبی کاوش۔۔۔ فانی کی شاعری۔۔۔ ادبی مقام	
	ب: کلام کا اسلوبیاتی تجزیہ فکری محاسن۔۔۔ حقائق کی بازگشت۔۔۔ رنگِ تصوف۔۔۔ تہذیبی و ثقافتی عوامل	
۲۱	**باب دوم: بنیادی مباحث**	۳
	الف: اردو لغت اور فرہنگ نویسی کی روایت لغت کی تعریف۔۔۔ فرہنگ کی تعریف۔۔۔ لغت اور فرہنگ نویسی میں فرق۔۔۔ ضرورت و اہمیت۔۔۔ لغت نویسی کی تاریخ اور روایت۔۔۔ پہلی دستیاب لغت۔۔۔ اُردو لغات اور فرہنگ نویسی کی ابتدا و ارتقا: سنین کے آئینہ میں	
	ب: طریقہ تدوین فرہنگ	
۴۹	**باب سوم: فرہنگ کلیاتِ فانی**	۴
۱۹۹	**باب چہارم: ماحصل**	۵
۲۰۸	**فہرست اسنادِ محولہ**	۶

ابتدائیہ

الف: دیباچہ

جدید غزل گو شعرا میں شوکت علی خان فانی بدایونی کو کئی اعتبار سے منفرد مقام حاصل ہے ایک طرف تو اُنھوں نے غزل کو اوج ثریا تک پہنچانے میں اپنے زریں خیالات اور اُن کی گہرائی کیساتھ ساتھ، جذبات کی تپش سے کام لیا۔ دوسری طرف زبان و بیاں کی نزاکتوں، کلاسیکی حُسن، فلسفیانہ اور صوفیانہ افکار سے اُسے نئی بلندیوں سے آشنا کیا۔ اُن کی غزلوں میں فارسی تراکیب اور الفاظ، فلسفہ و تصوف اور زندگی کے دوسرے تصورات اور مسائل کی فراوانی ہے جسے سمجھنا مشکل نظر آتا ہے۔ اور دور حاضر کے طالب علم کی رسائی ممکن نہیں۔ یہی وہ جذبہ تھا جو میری توجہ کا محور بنا اور اللہ کا نام لیکر میں نے کام کی ابتدا کر دی۔

سوانح حیات کے موضوع کی تحدید کرتے ہوئے اس میں صرف زیادہ اہم حوالوں کو سامنے لایا گیا ہے کیونکہ اتنی بڑی اور معتبر شخصیت کے بارے میں اس مختصر مضمون میں لکھنا ناممکن ہے۔ اس لیے بہت اہم موضوعات پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے کہ موضوع کی تشنگی کو کم کیا جا سکے

شوکت علی خان فانی، کلاسیکی شاعری اور حزن و ملال کی پُر تاثیر اور قابل قبول ادائیگی کی تاریخ کا ایک ایسا پھول ہیں۔ جس کی خوشبو اور رعونت سے کوئی شاعر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ اُردو ادب میں کلاسیکی شاعری کی ایک تاریخ ساز شخصیت کے مالک تھے اُن کی شخصیت معاصرِ تاریخ کا آئینہ ہے۔ ان کے افکار و نظریات، ان کی پسند و ناپسند ان کے جذبات اور احساسات، ان کے میلانات و رجحانات، اُن کے عادات و اشغال، ان کے اعمال و اطوار، ان کے احساسات و ارتعاشات کو سمجھنے اور جاننے میں کافی مشکلات ہیں۔ کیونکہ اکثر لائبریریوں میں اُن کے بارے میں کتب سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔ اگر ایک آدھ مل بھی جائے تو وہ ایسی پہلودار شخصیت کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ بہر حال یہ بات طے ہے۔ کہ شوکت علی خان کی سوجھ بوجھ، ان کے اوصاف، محاسن، ان کی کمزوریوں، ان کی ترجیحات، خوابوں اور ان کی فکر سے روشناس ہونا ادب کے طالبِ علم کا طرۂ امتیاز ہے۔

نیاز فتح پوری لکھتے ہیں۔

> ''فانی نے تغزل میں جوجگہ اپنے لئے پیدا کر لی وہ حسرت کی طرح انہیں کے لئے مخصوص ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان کی تقلید کرنی چاہی لیکن کامیاب نہ ہوئے''

کلاسیکی شاعری کے اس شاعر کے پیروں کاروں کو بھی ان کی متنوع شخصیت کے بارے میں جاننا چاہئے۔ درج ذیل مضمون میں فاؔنی کی علمی و تعلیمی اور ان کی شاعری کی ضروریات و جذئیات کی تفصیلات انتہائی اختصار سے درج ذیل شذرات کے ضمن میں تحریر کی گئی ہیں۔ تا کہ مضمون کی طوالت سے بچتے ہوئے۔ اُن کی علمی کاوشوں کی چاشنی سے لطف اندوز ہوا جا سکے۔

فن فرہنگ نویسی کی اہمیت کے پیش نظر اردو دنیا میں بالعموم اور ہماری جامعہ میں بالخصوص کلاسیکی شعرا کی شاعری کی تفہیم و ترویج کے لئے فرہنگوں کی ترتیب و تدوین کے رجحان کو خاص اہمیت دیتے ہوئے کام کروایا جا رہا ہے جس کے روح رواں ہمارے سابقہ صدر شعبہ اردو اور میرے نگران محترم ڈاکٹر پروفیسر معین الدین عقیل ہیں اُن کی محبتوں بھری رہنمائی نے مجھے اس کام کی تحقیقی نزاکتوں کے ساتھ انجام دینے کی طرف راغب کیا اور میرا حوصلہ بڑھایا۔ زیرنظر مقالے کی ابتدا سے تکمیل تک کے مراحل طے کرنے کے لئے میں اللہ تعالی کے فضل و کرم کے بعد دیگر حضرات کے ساتھ جنھوں نے مجھے پذیرائی بخشی اُن میں جناب طیب منیر صاحب ہیں جنھوں نے اصغر مال کالج کی لائبریری سے مجھے ''کلّیاتِ فاؔنی'' کی فوٹو کاپی مہیا کی جس کا مقدمہ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے لکھا اور یہ عبدالحق اکیڈیمی نے ۱۹۴۶ء میں حیدرآباد دکن سے شائع کیا۔ میں نے ''کلّیاتِ فاؔنی'' کی کاپی پاتے ہی اپنے کام کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر روش ندیم صاحب اور ڈاکٹر نجیبہ عارف صاحبہ کا مشکور ہوں کہ آج اسے مکمل کر رہا ہوں۔ میرے اس عزم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں جہاں مجھے اپنے اساتذہ کی رہنمائی میسر آئی وہاں میرے دوستوں، گھر والوں اور میری والدہ مرحومہ نے بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق خوب معاونت کی جس کا اظہار ممکن نہیں۔

ب: طریقہ ترتیب و تحقیق

''فرہنگِ کلیات فاؔنی بدایونی'' بابائے اُردو مولوی عبدالحق کے لکھے گئے مقدمہ اور مجموعے کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے جو کہ چار ابواب پر مشتمل ہے مقالہ ہٰذا کے پہلے باب میں فاؔنی کی سوانح حیات پر انتہائی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے جب کہ باب دوم میں بنیادی مباحث کے ذیل میں اُردو لغت اور فرہنگ نویسی کی روایت، فرہنگ نویسی اور لغت نویسی کے فرق کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

باب سوم زیرنظر مقالے کا مرکزی اور اہم حصہ ہے جو کہ فاؔنی کے کلیات کی لفظیات کی فرہنگ پر مشتمل ہے۔ فرہنگ کی تیاری کے لئے جو طریقہ استعمال کیا گیا ہے وہ ڈاکٹر پروفیسر معین الدین عقیل صاحب کی ہدایات کے مطابق ہے اور اُن کا طریقہ فرہنگ نویسی عام روایت سے ہٹ کر ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

لفظ	[ماخذ۔نوعیت]
معنی و مفہوم	(حوالہ لغت)
''مصرع''	(حوالہ مصرع)

علامات واشارات

زیر نظر مقالے میں بنیادی مباحث کے ذیل میں بتایا گیا طریقہ کار کے علاوہ چند مخففات کا استعمال بھی کیا ہے جن کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

۱۔ ار اُردو
۲۔ اُر اُردو لغت
۳۔ امث مونث
۴۔ امذ مذکر
۵۔ ت ترکی
۶۔ تف ترکی و فارسی
۷۔ س سنسکرت
۸۔ صف صفت
۹۔ ع عربی
۱۰۔ عف عربی و فارسی
۱۱۔ عفع عربی و فارسی، عربی
۱۲۔ عفعف عربی و فارسی، عربی و فارسی
۱۳۔ ع ل علمی اُردو لغت
۱۴۔ ف فارسی
۱۵۔ ف ر فرہنگِ آصفیہ
۱۶۔ فع فارسی و عربی
۱۷۔ فعف فارسی و عربی، فارسی
۱۸۔ فعفع فارسی و عربی، فارسی و عربی
۱۹۔ مص مصدر
۲۰۔ ہ ہندی
۲۱۔ ض ضمیر
۲۲۔ ا اسم
۲۳۔ ففف فارسی فارسی فارسی
۲۴۔ عع عربی عربی
۲۵۔ ععع عربی عربی عربی
۲۶۔ عفف عربی فارسی فارسی
۲۷۔ ف ل فیروز اللغات اُردو
۲۸۔ عرل عربی لغت
۲۹۔ ع ل علمی اُردو لغت
۳۰۔ فال فارسی لغت

زیر نظر مقالہ کا آخری باب ''باب چہارم'' ہے اور اس میں ماحصل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس کے بعد فہرست اسنادِ محولہ کے عنوان کے تحت اس مقالے میں استعمال شدہ کتب کی فہرست الف بائی ترتیب کے تحت دی گئی ہے۔

مقالہ نگار
سید زاہد حسین کاظمی

باب اول

شوکت علی خان فانؔی بدایونی

باب اول

شوکت علی خان فانی بدایونی

(الف) مختصر سوانح حیات

بابائے اُردو مولوی عبدالحق لکھتے ہیں۔

''تصویر جس قدر بڑی، شاندار اور نفیس ہوتی ہے اسی قدر اُسے پیچھے ہٹ کر دیکھنا پڑتا ہے۔ تا کہ اس کے خدوخال واضح طور پر نمایاں ہو سکیں اور صناع کے کمال اور تصویر کے حسن و قبح کا صحیح اندازہ ہو سکے یہی حال بڑے لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے دنیا میں کسی نہ کسی حیثیت میں کارِ نمایاں کیئے ہیں''

آپ کا پورا نام شوکت علی خان ہے۔ وہ شروع میں شوکت اور بعد میں فانی تخلص کیا کرتے تھے۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۷۹ء کو ضلع بدایون (یو پی انڈیا) کے ایک قصبہ اسلام نگر (بلسی) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد شجاعت علی خان محکمہ پولیس میں ملازم تھے اور وہ اسی شہر میں تعینات تھے۔ بعد میں ترقی پا کر انسپکٹر کے عہدہ تک گئے اور ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ (۱)

محمد سبطین ''فانی کی سیرت'' میں لکھتے ہیں

''ان کا عقیدۂ جبر صرف شعر میں نظم کرنے کے لئے نہ تھا بلکہ ان کی زندگی اور ان کا عمل اس سے متاثر رہتے تھے۔ صورت بھی اسی افتادِ طبعیت کے شایاں تھی۔ چھریرا بدن، دراز قد، کتابی چہرہ، خشخاشی داڑھی، آنکھوں میں غم، لبوں پر غم سنجیدگی اور متانت کی تصویر مجسم، یہ مختصر حلیہ تھا۔'' (۲)

خاندان:

فانی ایک مقتدرہ رئیس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے اباؤ اجداد پٹھان تھے۔ اور وہ کابل کے رہنے والے

تھے اور قسمت آزمانے کے لیے اُن کے بزرگ شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں دہلی ہندوستان آئے۔ مغل بادشاہوں نے ان کو اور ان کے کی اولاد کو ممتاز عہدوں پر فائز کیا۔ ان کے دادا نواب محمد بشارت علی خان نے شاہ عالم بادشاہ (دہلی) کے زمانہ میں ہندوستان میں سکونت اختیار کی۔ بشارت علی خان بدایون کے صوبیدار تھے۔ اُنہوں نے جلد ہی شاہ عالم کے دربار میں اثر و رسوخ پیدا کرلیا۔ اور صوبہ بدایوں کے گورنر بنے اور جاگیر حاصل کی۔ ان کی جاگیر ایک سو چوراسی مواضعات پر مشتمل تھی۔ (۳)

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد کے حالات کے نتیجہ میں کچھ باقی نہ رہا۔ اُن کے والد کا نام شجاعت علی خان تھا اور اُنہوں نے محکمہ پولیس کی ملازمت اختیار کی۔ اُن کے والد نے اپنی قوت اور قابلیت کے بل پر عزت و آبرو کی زندگی بسر کی۔ انگریزوں کے زمانے میں کسی بھی نوع کی ملازمت باعث عزت سمجھی جاتی تھی لیکن پولیس کی ملازمت تو سونے پر سہاگہ تھی مگر شجاعت علی خان ملازمت کو غلامی سے کم نہ سمجھتے تھے۔ وہ انسپکٹر کے عہدہ تک پہنچے۔ ان کے گھر کا ماحول بھی روایتی مسلم گھرانوں کی طرح کا تھا یعنی ماں کا رویہ انتہائی نرم اور شفیق اور باپ عزرائیل دیکھائی دیتا تھا۔ وہ اپنی ملازمت کو قید اور غلامی تصور کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کی اولاد ملازمت اختیار نہ کرے اور کوئی آزاد پیشہ اختیار کرے۔ فانی کے دو بیٹوں مولوی سعادت علی خان اور حکیم وجاہت علی خان کے علاوہ ایک بیٹی تھی۔ (۴)

تعلیم و تربیت

شوکت علی خان کو گھر میں آسودگی میسر آئی۔ غرضیکہ فانی نے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں عیش و آرام کے تمام اسباب میسر تھے۔ ان کے خاندان میں صرف مذہبی تعلیم کی طرف توجہ دی جاتی تھی اور اس لیے فانی نے ابتدائی تعلیم جو کہ عربی و فارسی پر مشتمل تھی گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد وہ گورنمنٹ ہائی سکول بدایون میں داخل ہوگئے۔ وہاں سے انہوں نے ۱۸۹۷ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ فانی اس خاندان کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے کالج کی شکل دیکھی اور بریلی کے کالج میں داخل ہوگئے۔ جہاں سے انہوں نے ۱۹۰۱ء کو بی اے کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے میور سینٹرل کالج الہ آباد میں قانون پڑھا اور ایل ایل بی کی ڈگری ۱۹۰۸ء کو محمڈن کالج علی گڑھ سے فرسٹ ڈویژن میں حاصل کی۔ ان کے والد نے اپنی خواہش کے مطابق شوکت علی خاں کو وکالت کی تعلیم دلوائی اور انہیں وکالت کے لئے تیار کیا۔ حالانکہ شوکت علی خاں کو وکالت کے شعبہ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی صرف باپ کے مجبور کرنے پر وکالت کا امتحان پاس کیا تھا۔ (۵)

عملی زندگی کا آغاز

شوکت علی خاں کی عملی زندگی کا آغاز مدرس کی حیثیت سے ہوا۔اسلامیہ ہائی سکول میں معلم رہے۔وزیرآباد کے ہائی سکول میں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر بنے اور پھر اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ میں چلے گئے۔۱۹۰۵ء کو گونڈہ میں وہ ڈپٹی انسپکٹر مدرس مقرر ہوئے۔اس کے بعد کچھ دن انسپکٹر آف مدارس گونڈہ بھی رہے۔ بعدازاں طبعیت کو ملازمت راس نہ آئی اور مستعفی ہو گئے۔اور واپس بدایوں آگئے۔۱۹۰۸ء میں ایل ایل بی کرنے کے بعد بدایون میں وکالت کرنے لگے۔آرام طلبی اور سہل پسندی ان کی وکالت کی راہ میں حائل ہوگئی اور وہ ناکام وکیل کی حیثیت میں ۱۹۲۳ء تک لکھنؤ میں رہے۔اس کے بعد اُنہوں نے بدایوں،اٹاوہ میں قسمت آزمائی کی اور ۱۹۲۷ء سے ۱۹۲۸ء میں اٹاوہ سے آگرہ منتقل ہوگئے جہاں کسی نہ کسی طرح وکالت کا مشغلہ جاری رکھا لیکن کامیاب نہیں ہوسکے۔کیونکہ اُنہیں وکالت میں دلچسپی نہ تھی۔ (۶)

۱۹۳۲ء میں وہ آگرہ سے حیدرآباد (دکن) روانہ ہوئے۔جہاں مہاراجہ کشن پرشاد نے ان کی بڑی قدر کی اور ان کو دارالشفاء ہائی سکول بلدہ میں ہیڈ ماسٹر مقرر کردیا مگر جلد ہی مہاراجہ ان سے ناراض ہوگئے اور ان کا تبادلہ نانڈیٹر کردیا۔یہ جگہ فانؔی کو پسند نہ تھی چنانچہ فانؔی نے ۱۹۳۹ء کو یہ ملازمت ترک کردی۔اس وقت ان کی مالی حالت سخت خراب ہوگئی تھی۔اس لئے وہ بہت زیادہ پریشان ہوگئے۔اس کے بعد وہ ریڈیو پر غزلیں سُنا کر گذر بسر کا سامان پیدا کرتے تھے۔فانی کے حالات کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ غدر سے پہلے فانی کے خاندان کے پاس اتنی جاگیر تھی کہ غدر میں تلف ہونے کے بعد بھی اس کا کافی حصہ فانی کے تصرف میں آیا اگر وہ ہوشمندی سے کام لیتے اور اسے سنبھال کر رکھتے تو نہ صرف فراغت کے ساتھ بسر ہوتی بلکہ امارت کی وضع بھی نباہی جاسکتی تھی۔فانؔی طبعاً فراخ دل اور فراخ دست تھے دوستوں پر بے دریغ خرچ کرتے تھے۔لیکن زندگی کے آخری ایام عسرت وتنگدستی میں گذارے۔ (۷)

والد کا انتقال

فانؔی کے والد کا انتقال ۱۹۲۷ء کو ہوگیا۔والد کے انتقال کے بعد فانؔی نے اپنی زندگی کو آرام وسکون میں ڈال لیا یہاں تک کہ وہ خود تباہی وبربادی کے دہانے پر پہنچ گئے حالانکہ وہ انتہائی آسودہ حالی کی زندگی بسر کررہے تھے۔

عشقیہ داستان

جب وہ اسلامیہ ہائی سکول آٹاوہ چلے گئے تو وہاں پر ان کو ایک طوائف سے عشق ہو گیا مگر ان کی یہ محبوبہ جوانی میں ہی مر گئی۔ جب انہوں نے ۱۹۰۸ء میں ایل ایل بی کرنے کے بعد لکھنؤ میں وکالت شروع کی تو کہا جاتا ہے کہ انہیں وہاں پر بھی ایک طوائف سے محبت ہو گئی تھی ان کی عاشق مزاجی اور آرام طلبی ان کی وکالت میں حائل ہوئی اور وہ ناکام وکیل کی حیثیت میں ۱۹۲۳ء تک لکھنؤ میں رہے۔

پروفیسر عبدالشکور شادی کے بارے میں کہتے ہیں۔

''فانؔی کی شادی کے بارے میں عجیب عجیب افسانے تراشے گئے ہیں خصوصاً ان کی مشہور غزل ''قبر فانی دیکھتے جاؤ'' کی شرحیں کی گئی ہیں اور ان کو قصہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ حاشیے افسانے سے زیادہ وقیع نہیں ہیں۔ خاندانی رواج کے مطابق ان کی شادی خاندان ہی میں ہوئی تھی اور ان کی ازدواجی زندگی بہت کامیاب اور خوشگوار تھی۔''(۸)

سخن نوائی کا آغاز

فانؔی کی طبعیت بچپن ہی سے شعر و سخن کی طرف مائل تھی چنانچہ ۱۹۰۶ء تک ان کی ابتدائی دور کی غزلوں کا کافی ذخیرہ جمع ہو گیا۔ فانؔی اُردو کے ان چند غزل گو شعرا میں سے ہیں جنھوں نے اُردو اور فارسی شاعری میں کسی استاد کی شاگردی نہیں کی۔ گیارہ بارہ سال کی عمر میں مشقِ سخن شروع کر دی۔ اور بیس بائیس کی عمر میں ان کا پورا دیوان مرتب ہو گیا۔ ۱۸۹۸ء تک فانؔی شاعری میں شوکتؔ تخلص کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد زندگی میں کسی حادثے کے باعث، فانؔی تخلص کرنے لگے۔ اوائل عمر سے ہی طبیعت شعر و سخن کی طرف مائل تھی اس لئے پہلی غزل انہوں نے ۱۸۹۰ء میں کہی تھی۔ (۹)

فانی کے والد ہمیشہ شعر کہنے سے روکا کرتے تھے۔ چنانچہ فانؔی نے نہایت پوشیدہ طور پر اپنا شوق جاری رکھا۔ ان حالات کے پیشِ نظر فانؔی کو کسی صاحبِ فن سے مستفید ہونے یا اصلاح لینے کا موقع بھی نہ مل سکتا تھا۔ ایک مرتبہ بذریعہ خط و کتابت داغؔ سے اصلاح لینی چاہی۔ مگر یہ راز بھی افشاء ہو گیا۔ اور پھر ایسی درگت بنی کہ والد کے خوف سے کوئی غزل اصلاح کے لئے بھیجنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اصلاح شعر کا کام اپنی طبعِ سے لینا پڑا جو آپ کی فطرت میں ودیعت تھا۔ فانؔی کا

بچپن غالب اور میر دونوں سے مختلف انداز سے بسر ہوا۔ ۱۹۰۶ء میں فانی کی عمر ۲۷ سال کی تھی کہ ان کا دوسرا دیوان تیار ہو گیا۔ لیکن افسوس کہ یہ دونوں دیوان محفوظ نہ رہ سکے۔

وہ ایک کھاتے پیتے گھرانے کے فرد تھے انہیں ہر چیز میسر تھی وہ بہت لاڈلے تھے جبکہ میر و غالب کو جلد ہی والد اور چچا کی سرپرستی سے محروم ہونا پڑا اور بچپن سے ہی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ فانی آرام پرست ہو گئے اور ان میں مصائب کو برداشت کرنے کی صلاحیت بہت کم ہوگئی۔ وہ اتنے آرام پسند تھے کہ وہ وکالت کے فرائض ادا کرنے چند قدم دور کچہری میں جانا مصیبت خیال کرتے تھے۔ اکثر اوقات وہ مؤکل کو فیس واپس کر دیتے تھے۔ (۱۰)

ان کے بارے میں ایک سیرت نگار نے لکھا ہے۔

''لباس میں تکلّف ہوتا تھا مکان آراستہ رکھتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ بہتر سے بہتر مکان کرائے پر لیں مردانے میں بغیر اچکن پہنے ہوئے نہ آتے تھے''

محمد سبطین اپنی تصنیف ''فانی کی سیرت'' میں لکھتے ہیں۔

''یہی وجہ ہے کہ ثروت سے تہی دستی تک سارے مراحل جس قدر تیزی کے ساتھ فانی نے طے کیے اس کی نظیر بہت کم ملے گی۔'' (۱۱)

فانی کی مشکلات کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

''چنانچہ عالی شان مکان اور جائیداد سب چند دنوں میں ہاتھ سے نکل گئے اور انہیں معاشی پریشانیوں نے آگھیرا۔ اگر چہ وہ ان پریشانیوں سے نجات پا سکتے تھے لیکن ان کی کاہلی، سستی اور آرام پسندی نے انہیں کسی قابل نہ رکھا۔''

جب فانی مالی مشکلات کو برداشت نہ کر سکے تو میر اور غالب کی طرح بے اختیار رونے لگے مگر ان کے رونے کا انداز ان دونوں سے قدرے مختلف تھا۔

کچھ اس طرح تڑپ کر میں بے اختیار رویا   دشمن بھی چیخ اُٹھا بے اختیار رویا

سیماب اکبر آبادی کہتے ہیں

''وہ ہنستے بھی تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہنسی ان کے حلق اور لبوں میں گھٹ رہی ہے۔ غالباً کسی نے انہیں کبھی قہقہہ لگا کر ہنستے نہیں دیکھا۔ قہقہے کی لہر جب ان کے دل میں پیدا ہوتی

تھی تو ان کے ہونٹ فطرتاً آپس میں گھٹ جاتے تھے ان کے اعضاء و جوارح میں ایک کپکپی سی محسوس ہوتی تھی اور وہ پھر وہیں تحلیل ہو جاتی تھی۔"(۱۲)

جب ان کی خواہشات پوری نہ ہوتی تھیں تو مایوسی کے سیاہ بادل ان کے ذہنی افق پر چھا جاتے تھے اس مایوسی نے ان کے ہاں شدید غم کی کیفیت پیدا کی اور وہ زندگی سے بیزار ہو گئے۔

دبی زبان سے مرا حال چارہ ساز نہ کہہ — بس اب زہر ہی دے زہر میں دوا نہ ملا
نہ مرادی حد سے گزری حالِ فانی کچھ نہ پوچھ — ہر نفس ہے اک جنازہ آہِ تاثیر کا

بیوی اور جوان سال بیٹی کی وفات اور ساری زندگی کی معاشی پریشانی نے انہیں غم زدہ کر دیا اور ان کی زندگی مایوسی اور حسرت و یاس سے معمور ہو گئی۔ اس داخلی کیفیت کا اثر ان کی شاعری پر پڑا اور ان کی شاعری میں حزن و یاس اس درجہ سرایت کر گیا کہ

اسی کو تم مگر اہلِ دنیا جان کہتے ہو — وہ کانٹا جو مری رگ رگ میں رہ رہ کر کھٹکتا ہے

شاعری سے دستکش

فانی کے والد شجاعت علی خاں فانی کی شاعری کے مخالف تھے ۱۸۹۰ء سے ۱۸۹۸ء تک جو نام تھا وہی تخلص بھی تھا مگر ۱۸۹۹ء میں ایک حادثہ سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنا تخلص فانی رکھا۔ اسی ضمن میں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا بھی تھا۔ جب فانی شعر سے بیگانہ ہو گئے تھے۔ یہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۷ء کا زمانہ ہے۔ یعنی پورے گیارہ سال شعر نہیں کہے۔ بعد ازاں احباب کے سخت اصرار سے مجبور ہو کر پھر روشِ قدیم اختیار کرنی پڑی۔

سفرِ آخرت

اپنے بعد فانی نے دو بیٹے چھوڑے۔ اُن کی واحد بیٹی ۱۹۳۳ء میں لڑکپن ہی میں فوت ہو گئی ۱۹۳۲ء سے فانی چادر

گھاٹ ہائی سکول حیدر آباد دکن کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے تھے۔ اپنے دیگر مصائب کے علاوہ اپنی بیوی کی وفات نے فانؔی کو صدمہ پہنچایا۔ عمر کے آخری عہد میں فانی بدایونی ۱۹۳۴ء میں حیدر آباد چلے گئے۔ حیدر آباد میں ان کی بڑی قدر ہوئی اور انہیں حیدر آباد میں شعبہ تعلیمات سے وابستہ کر دیا گیا۔ پھر وہیں سے انہوں نے پنشن حاصل کی۔

مختار سبزواری لکھتے ہیں۔

''قاضی عبدالغفار کا بیان ہے کہ انتقال سے تقریباً ایک سال پہلے ایک دن شام کو میرے یہاں آئے۔ مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے ایک پرچہ نکالا۔ کہنے لگے، بھئی قاضی! بس ایک چیز سنانے آیا ہوں۔ یہ میر تاریخِ وفات ہے۔ میں نے کہا کہ آخر یہ کیا کہہ دیا۔ کہنے لگے ''خدا انداشت'' سے گھبرا گئے اور ''طغیان ناز'' کو نہیں دیکھتے۔''

یہ قطعہ انہوں نے حسرؔت بدایونی کو بھی یہ کہہ کر سنایا تھا۔

''بھئی یہ ہمارے جانے کی تمہید ہے، ہمارا ابھی وقت آ گیا ہے۔''

قطعہ ذیل میں درج ہے۔

آواز جہاں گذشت کہ آخر خدا نبود	او ایں چنیں بزیست کہ گویا خدا انداشت
طغیانِ ناز بین کہ بہ لوحِ مزار او	ثبت است سالِ رحلتِ فانؔی خدا انداشت

(۱۳)

۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو دو ماہ کی مسلسل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔

ظہیر الدین احمد خاں لکھتے ہیں

''حیدر آباد کے عصر حاضر میں اس سرزمین پر شاید ہی کوئی ایسا صاحب کمال اس کسمپرسی کی حالت میں دفن ہوا ہو جس حالت میں کہ فانی نے اپنی زندگی کے چند آخری سال گذارے۔''(۱۴)

ادبی کاوش

اوائل عمر سے ہی فانؔی کی طبیعت شعروسخن کی طرف مائل تھی پہلی غزل انہوں نے ۱۸۹۰ء میں کہی تھی ۔۱۸۹۸ء میں ان کا پہلا مجموعہ کلام تیار ہوگیا تھا مگر اس کو ان کے والد نے نذرِآتش کر دیا۔ ۱۹۰۶ء میں انہوں نے اس دیوان کو دوبارہ ترتیب دیا مگر بدقسمتی سے یہ چوری ہوگیا ۔۱۹۱۷ء کے بعد فانؔی نے جو کچھ کہا وہ چند پرانی غزلوں کیساتھ وحید احمد گیلانی مدیر ''رسالہ نقیب'' نے فانی کے پہلے دیوان کی شکل میں شائع کیا۔

فانؔی نے چار دیوان چھوڑے جن میں

۱۔ ''دیوان فانی،، جو ۱۹۲۰ء کو نقیب پریس والوں نے شائع کیا

۲۔ ''باقیاتِ فانی،، جو ۱۹۲۶ء کو آگرہ پریس نے شائع کیا۔اور یہ ڈاکٹر رشید احمد صدیقی کے مجموعے کے ساتھ شائع ہوا۔

۳۔ ''عرفانیاتِ فانی،، ۱۹۳۹ء کو لطیفی پریس نے شائع کیا۔

۴۔ ''وجدانیات'' ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا

فانؔی نے اپنا دوسرا دیوان ''باقیاتِ فانی،، وزیر اعظم حیدر آباد دکن مہاراجہ سر کشن پاشاد کے نام منسوب کیا تھا۔فانؔی نے تین دواوین، تین مثنویاں جن میں سے ایک بہ زبانِ فارسی اور دو بہ زبانِ اردو تھیں۔اور دو ڈرامے جن کے پلاٹ مشہور انگریزی ڈراموں سے اخذ کیئے گئے تھے لکھے مگر عدم توجہی سے وقتاً فوقتاً ذخیرہ تلف ہوتا رہا۔جو کچھ باقی رہ گیا وہ ''باقیاتِ فانؔی،، کے نام سے موسوم ہے۔ فانؔی ایک فطری شاعر تھے وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے تھے اُن کے معاصرین شعرا میں حسرت، گونڈوؔی، یاس یگاؔنہ اور اقباؔل تھے۔اُن کی غزلیں حسرت و یاس کے نمونے ہیں۔اُن کی پوری شاعری غم و اندوہ اور حرماں نصیبی کی ترجمان ہے۔آگرہ رہے۔اور ایک رسالہ ''تسنیم،، جاری کیا۔ (۱۵)

فانؔی کی شاعری:

فانؔی بدایونی نے کیونکہ بچپن ہی سے شعروشاعری کا آغاز کر دیا تھا انہوں نے بی اے پاس کرنے کے بعد زندگی کی خوشیوں اور تکالیف کو برداشت کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر انہیں ایک وقت تک اپنا معاش کمانے میں کافی تگ و دو کرنی پڑی ۔ان حالات کے باعث ان کی طبیعت میں سنجیدگی سرایت کر گئی تھی بعد کے حالاتِ زمانہ نے ان کی شخصیت کو حزن وملال

جیسی کیفیات سے آشکار کیا اس لئے انہیں غم واندوہ اور محزوں کیفیات سے زیادہ محبت پیدا ہوگئی۔ وہ چونکہ شروع ہی سے شعر کے رسیا تھے اس لئے وہ ہمہ وقت اپنی شاعری ہی کو جاندار اور توانا بناتے رہے۔ فانؔی نے اپنے اظہارِ خیال کے لئے غزل کا انتخاب کیا جو ایک فطری عمل تھا وہ ایک غم رسیدہ اور مہجور روح تھے اس لئے انھوں نے اس صنف کو پسند کیا جس میں اختصار، ابہام اور اشارہ و کنایہ کی بادشاہی ہو۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کے تاثرات، احساسات اور اپنی حقیقی وارداتِ قلبی کو بڑے انداز میں سمویا۔ (۱۶)

فانؔی بدایونی ایک خوددار شخص تھے۔ بڑی حد تک غیور اور باوقار تھے۔ یہ غیرت اور وقار ان کے کلام سے بھی جا بجا عیاں ہوتا ہے۔ فانی بدایونی نے تمام عمر شور اور ہنگامہ پروری کی زندگی سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھا بلکہ وہ ایک حد تک گوشہ نشین ہو چکے تھے۔ لیکن اس تنہائی اور گوشہ نشینی کی زندگی میں شاعری ان کی ہمہ وقت ہم نشین رہی۔ اور وہ اپنے اقلیم سخن کو جذبات کے تموج سے سینچتے چلے گئے۔ فانی کے کلام یاس، حزن وملال اس کثرت کے ساتھ ہیں۔ (۱۷)

''باقیاتِ فانی'' کا مقدمہ لکھتے ہوئے پروفیسر رشید احمد صدیقی نے لکھا ہے۔ کہ

''غالبؔ کی مانند فانؔی کو بھی مجردات سے بحث کرنے کا خاص ذوق اور اس کے اظہار پر غیر معمولی قدرت ہے۔ ان کو دقیق سے دقیق مسئلہ کی تشریح وتفسیر کے لئے بھی غیر مانوس یا دقیق الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کو غالبؔ کے مقابلہ میں ایک امتیازی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ بہر حال الفضل للمتقدم، علاوہ بریں وہ غالبؔ کی مانند متنوع نہیں یعنی انہوں نے غالبؔ کی طرح زندگی کے ہر پہلو کا ہر نقطۂ نگاہ سے مطالعہ نہیں کیا ہے،، (۱۸)

''باقیاتِ فانی،، کے بعد جدید وقدیم رنگ کے کلام کا ایک نیا مجموعہ ''عرفانیاتِ فانؔی،، کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی شاعری کی وہی خصوصیات ہیں جو باقیاتِ فانؔی میں پائی جاتی ہیں البتہ قطعات و رباعیات میں اہمہ گیریت اور جدّتِ بیان سے کام لیا گیا ہے۔

فراق گورکھپوری کہتے ہیں

''فانی کی غزل میں بجائے حیات وکائنات کے صرف فانی کی حیات وکائنات ملتی ہے'' (۱۹)

ادبی مقام:

شوکت علی خاں بدایونی کی ساری شاعری یاسیت اور حزن وملال کی کیفیات سے معمور ہے۔ یہ خصوصیات ان کے کلام کا ایک امتیازی نشان بھی ہیں۔ اور انہیں اُردو غزل کے عظیم شعراء کی صف میں شامل کرنے کا باعث بھی۔ اُردو ادب کے دیوانے انہیں ایسی نابغہ روزگار ہستیوں میں شمار کرتے ہیں جنہوں نے غزل کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو اک نئی جہت کیساتھ ذاتی تجربات کا حقیقی رنگ دیکر امر کر دیا۔ فانی نے اپنے زندگی کے آخری سانس تک زندگی کے فلسفہ غم کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ ایسی بلندیوں تک پہنچایا کہ ان کی زندگی کا جز ولاینفک بن گیا۔

فراق گورکھپوری لکھتے ہیں۔

> ''فانی میں شرافت وبزلہ سنجی اتنی تھی کہ ان کی باتیں اور ان کی شخصیت من کو موہ لیتی ہیں اور جی کو لبھا لیتی ہیں۔ ان کے آنسوؤں میں نشتر کی طرح موج ہائے تبسم تھرتھراتی، ڈوبتی اور اچھلتی ہیں۔ نہ وگم صم آدمی تھے، نہ ٹھس آدمی تھے نہ چڑ چڑے آدمی تھے۔ یہ شرافت، نیکی، معصومیت، یہ تہذیب اور لطافت، یہ نرمی اور بھولا پن سب کے حصے میں نہیں آتے۔''(۲۰)

ب: کلام کا اسلوبیاتی تجزیہ

فانؔی کی ابتدائی شاعری میں داغؔ اُردو شاعری پر چھائے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ فانؔی اپنے تمام غم والم اور انفرادیت کے باوجود داغؔ کے رنگ کی زد سے نہ بچ سکے۔لیکن یہ رنگ ان پر زیادہ عرصہ تک غالب نہ رہ سکا۔ اُنھوں نے کچھ شعوری اور بیشتر غیر شعوری طور پر میرؔ و غالبؔ کا اتباع کیا۔ جس سے ان کی فطری مناسبت تھی دوسرے دَور کے شروع میں فانؔی کے ہاں میرؔ کا مہذب و سنجیدہ سوز و گداز بہت زیادہ نمایاں ہے۔لیکن آگے چل کر یہ سوز و گداز غالب کی فلسفیانہ بالغ نظری کے ساتھ حل ہو کر بالکل نیا مرکب بن گیا۔ جس کی مثال فانی سے پہلے اُردو غزل میں نہیں ملتی۔

یوں تو اُردو غزل کو قنوطیت اور یاس کا مترادف سمجھا گیا ہے۔ اور بعض ناقدین نے فانی کا یاسیت کا امام کہا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جس طرح فانی نے موت کو ایک کائناتی حقیقت اور غم کو ایک بسیط آفاقی عنصر بنا کر پیش کیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ کیونکہ فانؔی کے کلام کیساتھ اگر اس کی معنوی زندگی سے واقفیت حاصل کی جائے تو یہ بات عیاں سے کہ یہ عمل بدیہی تھا۔ فانؔی اور اُن کی شاعری کو سمجھنے کے لئے اہل نظر کو اُن کے عرفان نفس کی وسعتوں میں داخل ہونا پڑے گا کیونکہ وہ اعلیٰ ترین ''فلسفہ حزین'' کے ترجمان تھے۔ ان کے اسلوب میں تربیت یافتہ نزاکتیں اور زبان میں ایک رچا ہوا نکھار پایا جاتا ہے۔ ان کے لہجے میں جو پُر گداز متانت و سنجیدگی ہے وہ ہمارے متغزلین میں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی ہے۔ بالخصوص غزل کے دورِ جدید میں تو ایسی گہری شعوریت اور ایسی بلیغ نغمگی نہ ہونے کو ہے۔ انہی خصوصیات کی بدولت فانؔی کے اشعار منفرد بھی ہیں اور پُر تاثیر بھی۔ یاس و ناکامی کے مسلسل تجربات مسئلہ جبر کو اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں اس کی جھلک فانؔی کے کلام میں نمایاں ہے۔

قاضی عبدالغفار فانؔی کی شاعرانہ اسلوب کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> ''فانؔی نے اپنا فلسفہ خونِ جگر سے لکھ کر شاعری کو شاعروں کی محفل اور مشاعروں کے ہنگاموں سے بہت دور پہنچا دیا۔ اس نے موت کے تخیل کو زندگی سے بھی آگے بڑھا دیا۔ خونِ جگر کے ایک سیلاب میں سارے سمندر کو ساحل بنا دیا۔ وادیٔ حقیقت کا یہ مسافر اپنی منزل سے واقف تھا، اس لئے وہ کوت کے عامیانہ تخیل کی تحقیر اور توہین کر کے یعنی موت کے خوف سے انکار کر کے زندگی کا ایک زندہ اور بیدار فلسفہ پیش کرتا تھا:
>
> دریائے محبت بے ساحل اور ساحل بے دریا بھی ہے
> جو موج ڈبودے ساحل ہے یوں نام کا ساحل کوئی نہیں

فانی ہی وہ اک دیوانہ تھا جو موت سے پہلے مرجائے
کیا ہوش کی کافر دنیا میں موت کے قابل کوئی نہیں ۔''(۲۱)

فانی کا تخیل مشکل الفاظ اور پیچیدہ تراکیب کا محتاج نہیں ہے۔ سادہ الفاظ اور معمولی بندش میں بھی وہ بلند، باریک اور نازک معنی رکھ دیتے ہیں فانی کے کلام کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے جذبات ، واردات ، مشاہدات ، تاثرات سب میں جدت اور لطف واثر موجود ہے۔ اُن کی شاعری کا سوز وگداز اور الم نا کی ایک عرصہ تک اس معاشرت کی رگوں میں سرایت کرتی رہی۔ فانی نے شاعری کے تمام المیہ تصورات اور حزنیہ احساسات کو جو مختلف شعرا کے ہاں مختلف مدارج احساس کی نمائندگی کرتے ہیں ایک بھرپور شکل دی۔ غمِ زندگی کے فلسفہ میں میر، غالب اور فانی بہت حد تک ایک دوسرے کے نقطۂ نظر میں شریک ہیں تاہم جذباتی اور فکری روشوں میں فرق ہے۔(۲۲)

مجنوں گورکھپوری کہتے ہیں۔
''فانی کی شاعری کو موت کی انجیل کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔''(۲۳)

ڈاکٹر سید عبداللہ کہتے ہیں
''فانی کا مطالعہ یاس انگیز ہے ان کی شاعر میں غم اور موت کی حیثیت مذہب کا درجہ رکھتی ہے''(۲۴)

فانی کو یاس و غم کا مفکر بھی کہا جاتا ہے۔ فانی کی شاعری میر اور غالب کا ایک کامیاب امتزاج ہے۔ محروی اور غمنا کی کو بڑی عمدگی کیساتھ بیان کیا ہے۔

فکری محاسن:

فانی کے کلام کی ایک خاص خوبی شدّتِ اثر اور معنویت ہے ان کے دیوان کا کوئی صفحہ ایسا نہ ملے گا جس میں دو چار اشعار قابل قدر نہ مل جائیں۔ فنی اعتبار سے وہ شعر کو اتنا سجاتے اور بناتے ہیں کہ تاثیر دوبالا ہو جاتی ہے۔ فنی اعتبار اور لفظی تلازمات کی رو سے اُردو شاعری کا حزنیہ ترنگ لے کی شکل میں نغمۂ زن ہو جاتا ہے۔ فانی کا کمال یہ ہے کہ اُس نے مربوط

اور مکمل فنی رجحانات کے احساس کے ساتھ استعمال کیا ہے اور موجودہ دور کے بہت کم غزل گو شعرا ان کے قریب دکھائی دیتے ہیں۔ فانؔی کے جذبات میں سچائی کے ساتھ گہرائی کے ساتھ باریکی بھی ہے۔ فانؔی نے اپنے کلام کے لئے جدید ترکیبیں بھی پیدا کی ہیں۔ اور اکثر نئے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔

حقائق کی بازگشت:

کہا جاتا ہے کہ غزل شاعر کی کہانی شاعر کی زبانی ہوتی ہے۔ اور وہی غزل صحیح ہے جس پر شاعر کی شخصیت اثر انداز ہوتی ہو۔ فانؔی پر یہ الفاظ صادق آتے ہیں کیونکہ انہوں نے اُردو شاعری کی جذباتی فضاء کی تعمیر بڑی خوبصورتی سے کی اور اُس کو اس کے منطقی انجام تک پہنچایا۔ غم حیات رفتہ رفتہ ذاتی واردات قلبی بنتی چلی گئی۔

رنگِ تصوف:

عشق، موت، غم، تصوف سب کچھ روایتی انداز میں آیا پھر ان کی انفرادیت کے رنگ میں رنگا گیا۔

تہذیبی و ثقافتی عوامل:

فانؔی کا زمانہ معاشرے کے زوال اور قدروں کی شکست و ریخت کا زمانہ تھا۔ معاشی و سماجی ابتری کا یہ عالم تھا کہ معاشرے میں معاشرتی گراوٹ عام تھی۔ فانؔی نے جب ہوش سنبھالا تو انیسویں صدی جان بلب تھی اور بیسویں صدی کے آثار و رموز نمایاں ہو رہے تھے۔ صنعتی انقلاب کا دَور دورا تھا تخریبی قوتوں کیساتھ تعمیری قوتیں بھی محوِ عمل تھیں نئے معاشرتی سانچوں کی تعمیر اور نئی معاشرتی قدروں کی تشکیل تدریجی مراحل میں تھی۔ بنظر عمیق اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہے کہ فانؔی کی شاعری میں لکھنئو کی خارجیت پسندی بھی موجود ہے جبکہ دوسرے شعرا کے ہاں یہ نشاطیہ آہنگ کیساتھ جلوہ گر ہے۔ اور دوسری الم پسندی تہذیبی روایت کیساتھ مجنوں گورکھپوری وہ پہلے نقاد ہیں جنہوں نے فانؔی کی الم پسندی کے محرکات کو تاریخی اور تہذیبی پس منظر میں تلاش کرنے کی کوشش کی

مجنوں گورکھپوری اپنے مضمون ''فانؔی بدایونی'' میں لکھتے ہیں

''فانی کی شاعری ایک انفرادی کردار رکھتی ہے''

آل احمد سرور لکھتے ہیں

''زندگی اُن کے نزدیک غم سے عبارت ہے۔ اس غم کی جستجو کرنے سے زندگی کا عرفان حاصل ہوتا ہے اور موت جو عام طور پر ایک پراسرار چیز ہے، گوارا ہو جاتی ہے۔ زندگی کب موت ہوتی ہے اور موت کب زندگی۔ یہ آپ کو فانؔی کے کلام اور مزدور کی زندگی دونوں سے معلوم ہوگا۔''(۲۵)

فانؔی نے جس تہذیب و معاشرت میں پرورش پائی تھی یہ اس معاشرت کی انحطاطی روش کی انتہا اور خود اس معاشرے کی تہہ میں چھپی زوال پسندی کی علامت ہے۔ فانؔی کی شاعری علاماتی سطح پر بہت حد تک تہذیب کا اظہار ہے۔

فانی بدایونی کی اپنے بارے میں رائے۔

''شعر کے لئے جو سب سے زیادہ ضروری چیر ہے، وہ شعریت ہے۔ اگر شعر شعریت سے عاری ہے تو موزونیت اس کی تلافی نہیں کر سکتی ہاں اسے نظم کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ میں موزونیت کو شعر میں دوسرا درجہ دیتا ہوں۔ کلام موزوں بھی شعر ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مظہر کیفیات قلب ہو۔ بعض فقرے، بعض جملے اور بعض الفاظ بھی شعر ہو سکتے ہیں۔ شعراء کو کسی غیر شاعرانہ مقصد کے لئے آلہ کار نہیں بنایا جا سکتا، خواہ وہ مقصد کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ شعر کا حاصل خود شعر ہے۔ شعر انسان بلکہ تمام عالم موجودات کے وجود اور اس کے غیر محدود کشاکش حیات سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ درس ہے کہ فطرت جب چاہتی ہے اور جسے چاہتی ہے، خود سکھاتی ہے اور جب تک فطرت خود نہ سکھائے کوئی شاعر ، شاعر کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ حقیقی شاعری کوئی افادی پہلو نہیں رکھتی۔ اس لئے شاعر کو مصائب و آلام کا شکار ہونا لازمی ہے۔ شاعر جس ماحول میں پیدا ہوتا ہے، وہ اس کا ماحول نہیں ہوتا، زمانہ مستقبل کا انسان ہوتا ہے۔''

حوالہ جات

۱۔ گورکھپوری، فراق، س ن، ''فانی بدایونی'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۲۷

۲۔ سبطین، محمد، س ن، ''فانی کی سیرت'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۱۵

۳۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر، ۲۰۰۷ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ؛ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ص:۱۴

۴۔ ایضاً، ص:۱۴

۵۔ ایضاً، ص:۱۴

۶۔ ایضاً، ص:۱۴

۷۔ ایضاً، ص:۱۵

۸۔ عبدالشکور، پروفیسر، س ن، ''سوانح حیات کا خاکہ'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۹

۹۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر، ۲۰۰۷ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ؛ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ص:۱۵

۱۰۔ ایضاً، ص:۱۶

۱۱۔ سبطین، محمد، س ن، ''فانی کی سیرت'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۲۲

۱۲۔ اکبرآبادی، سیماب، س ن، ''فانی آگرہ میں'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۲۸

۱۳۔ سبزواری، مختار، س ن، ''فانی حیدرآباد میں'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۳۴

۱۴۔ احمد خاں، ظہیرالدین، س ن، ''فانی کی شاعری کا دوسرا رخ'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۶۴

۱۵۔ اختر، حسن، ملک، ڈاکٹر، ۱۹۷۴ء، ''دیوانِ فانی (انتخاب) تجزیہ و تنقید اور مستند حالاتِ زندگی''
لاہور: مکتبہ میری لائبریری

۱۶۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر، ۲۰۰۷ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ؛ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ص:۱۴

۱۷۔ فاروقی، احمد، خواجہ، ۱۹۵۲ء، ''فانی کی شاعری'' مشمولہ ''نقوش'' شمارہ۔۲۳، ص:۲۴

۱۸۔ صدیقی، احمد، رشید، ڈاکٹر، ۱۹۳۳ء، ''مقدمہ: باقیاتِ فانی'' مشمولہ ''شاعر آگرہ''؛ ماہنامہ، علی گڑھ: علی گڑھ
یونیورسٹی

۱۹۔ گورکھپوری، فراق، س ن، ''فانی بدایونی'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۸۱

۲۰۔ ایضاً،ص:۸۲

۲۱۔ عبدالغفار، قاضی، س ن، ''فانی'' مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۲۵۴

۲۲۔ فاروقی، محمد احسن، س ن، ''فانی اور ان کی شاعری'' لاہور:

۲۳۔ شوکت، خالدہ، س ن، ''فانی بدایونی''، مشمولہ ''رسالہ اُردو''، کراچی: انجمن ترقی اردو

۲۴۔ صدیقی، احمد، رشید، ڈاکٹر، ۱۹۳۳ء، ''مقدمہ: باقیاتِ فانی'' مشمولہ ''شاعر آگرہ''؛ ماہنامہ، علی گڑھ: علی گڑھ یونیورسٹی

۲۵۔ سرور، آل احمد، س ن، ''اُردو شاعری میں فانی کی قدر و منزلت''، مشمولہ ''فانی بدایونی''، ص:۱۵۱

۲۶۔ http://en.wordpress.com/tag/fani-badayuni

باب دوم

بنیادی مباحث

الف: اردو لغت اور فرہنگ نویسی کی روایت

اردو لغت اور فرہنگ نویسی کی روایت کا تذکرہ کرنے کے لئے اس موضوع کے بنیادی لوازمات پر روشنی کچھ اس طرح سے ڈالی گئی ہے کہ موضوع کی موزونیت برقرار رہے اور اختصار کے دامن کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے اس لئے اس کو درج ذیل شذرات کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ لغت کی تعریف

'' لغت ''عربی'' زبان کا لفظ ہے

i۔ کسی قوم کی زبان۔ بولی۔ بھاشا۔ وہ اصوات وکلمات جس کے وسیلہ سے آدمی اپنے مطالب واغراض کو بیان کریں۔

ii۔ وہ الفاظ جن کے معنی مشہور نہ ہوں۔

iii۔ لفظ۔ شبد۔ کلمہ مفرد۔ ورڈ

iv۔ ڈکشنری۔ کوش۔ کتاب۔ لغت۔ فرہنگ''(۱)

دوسری جگہ لغت کے معنی کچھ یوں ہیں

v۔ بولی۔ زبان۔ لفظ۔ فرہنگ۔ ڈکشنری

vi۔ وہ کتاب ہے جس میں الفاظ اور اُن کے معانی ومطالب درج ہوں وغیرہ (۲)

یعنی لغت کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لغت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''زبان'' اور ''لفظ'' کے ہیں۔ اصطلاحاً لغت کسی زبان کے الفاظ، مرکبات، محاوروں، ضرب الامثال، ماخذات، تلفظ کے انحرافات، معنی ومفہوم کے ساتھ ساتھ

تذکیروتانیث کے بارے میں درج ہو۔

۲۔ فرہنگ کی تعریف

لفظ "فرہنگ" فارسی اسم مونث ہے جس کے معنی ذیل میں درج ہیں۔

i۔ دانش۔ دانائی۔ سمجھ۔ عقل وآداب۔ فہم۔ فراست وکیاست (۳)

ii۔ کتاب لغات فارسی۔ جیسے فرہنگِ رشیدی۔ فرہنگِ جہانگیری وغیرہ (۴)

دوسری لغت میں معانی کچھ اس طرح سے ہیں۔

"یہ فارسی اسم مونث ہے جس کے معنی ہیں

i۔ دانائی۔ دانش۔ سمجھ

ii۔ لغت کی کتاب۔ ڈکشنری"(۵)

ایک اور جگہ

"تہذیب۔ شائستگی۔ عالی دماغی۔ لغت۔ کتاب اللغات"(۶)

"دانش۔ دانائی۔ عقل"(۷)

"معنوں کی کتاب۔ الفاظ کے معنی بتانے والی کتاب"(۸)

الغرض لفظ "فرہنگ" ہمارے معاشرے میں لغت کے معنوں میں مستعمل ہے سکول وکالجز کی کتابوں کے اخیر میں فرہنگ کے عنوان سے جو الفاظ ومعنی دیئے گئے ہیں اُن سے اکثر اساتذہ وطلباء لغوی معنی سمجھتے ہیں حالانکہ اُن میں سے زیادہ تر مُرادی معنوں میں استعمال ہوئے ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ

"زیادہ تر لغت نویس فرہنگ کو انگریزی لفظ ڈکشنری کا مترادف سمجھتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بنیادی طور پر اسے فارسی لغت کے لئے مختص کیا گیا۔ تیسرے یہ کہ بعض اوقات اسے اردو کی کتاب لغت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چوتھے یہ کہ فرہنگ اور کتابِ لغت ہم معنی الفاظ ہوں لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں۔"(۹)

انگریزی زبان میں لغت کے لئے عام طور پر Dictionary کا لفظ مستعمل ہے جب کہ فرہنگ کے لئے Glossary استعمال کیا جاتا ہے۔لفظ Glossary مشتق ہے Gloss سے جس سے مُراد وہ تشریحی معنی یا مفہوم کے لئے جاتے ہیں جو بین السطور لکھا جاتا ہے۔لغت کسی زبان کے الفاظ بلکہ ان کے معانی و مترادفات کی تشریح و توضیح بھی ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ فرہنگ کو تشریحات و توضیحات کا مجموعہ کہا جا سکتا ہے جس کی مدد سے تلمیحات واشارات کے علاوہ مشکل الفاظ و محاورات کی توضیح کی جا سکتی ہے۔

۳۔ لغت اور فرہنگ نویسی میں فرق

مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات اخذ کرنا انتہائی آسان ہوگیا ہے کہ لغت اس کتاب کو کہا جا سکتا ہے جو کہ پہلے سے سب معلوم معنی پر مشتمل ہوتی ہے جب کہ فرہنگ کا معاملہ اس سے قدرے مختلف ہے اس کو ایک خاص قسم کی نجی لغت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور یہ امر یادر ہے کہ یہ لغت کی مدد سے تیار کی جاتی ہے۔اس میں وہ خاص معنی مُراد لئے جاتے ہیں جو کہ ادبی و تکنیکی اصطلاحات کی توضیح و تشریح لے لئے استعمال ہوئے ہوں۔یعنی یوں کہا جا سکتا ہے کہ "فرہنگ" کسی ادیب، شاعر یا کسی علمی شعبہ سے متعلق ہوتی ہے۔اور اس متن کی توضیح و تشریح کے لئے عام لغت سے کہیں زیادہ مفید نظر آتی ہے۔کیونکہ بعض جگہوں پر لغت اپنے معنی کھو دیتی ہے۔

اس فرق کو BuckCarlDarling لکھتے ہیں۔

> "The difference is that a dictionary is a published book with the meaning of many words while a glossary is a kind of personal list in which you put the words, you don't know and then find the meaning in source such as a dictionary"(10)

۴۔ ضرورت واہمت

کسی زبان کو سیکھنے کے لئے تلفظ کی درستگی نہایت ضروری ہے اس کی درستگی کے لئے ایک ایسے پیمانے کی ضرورت ہے

جو تصحیح کر سکے لہذا اس جگہ لغت کی ضرورت پڑتی ہے جو اسی طرح کے تمام معاملات کا حل پیش کر سکے۔لغت نویسی کی ضرورت کب اور کیوں پیش آئی۔یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس کے پیچھے بہت سارے محرکات ہیں جو اس کی ضرورت کا پیش خیمہ بنے۔اس کے محرکات ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ مختلف قوموں کا اپنی جغرافیائی حدود سے نکل کر دوسری قوموں کے ساتھ تجارت/لین دین

۲۔ اُن پر غلبہ پانے کی صورت میں

۳۔ معاشرتی بود و باش اختیار کرنے،معاملات کو اچھے انداز سے نمٹانے کے لئے

۴۔ قومی روایات،مذہبی نظریات اور سماجی رسومات کو محفوظ کرنے کے لئے اور اس کی تشریحات کے لئے

اگر بنظر غائر ان کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زبانوں کا بننا،اُس کی وسعت اور پھر اس کے مسائل کا پیدا ہونا قدرتی امر ہے اور ان مسائل کو حل کرنا ایک شعوری کوشش۔اس کے علاوہ ایک جامع اور مربوط نظام کی ضرورت پیش آنے لگی۔جن کا تعلق بالواسطہ یا بلا واسطہ زبان کے ساتھ تھا۔

الغرض زبان کا معاشرے کے ساتھ تعلق،مختلف عوامل کے ساتھ وقت اور نسلوں کا فاصلہ،دوسری زبانوں سے تعلق،اس کی وسعت اور متروکات عمل،اس کے علاوہ وہ الفاظ جو سماجی،معاشرتی اور مذہبی کتابوں کا حصہ تھے اور وہ متروکات عمل کا حصہ بن رہے تھے۔اُن کی جگہ نئے الفاظ و معنی وجود میں آرہے تھے تو اُن کو محفوظ بنانا ضروری تھا اس لئے لغت نویسی کے ذریعے محفوظ کئے جانے لگے۔اس کے علاوہ زبان کی وسعت وارتقا،مختلف علوم وفنون کی ابتداو ارتقا،سماجی و معاشرتی عوامل میں بڑھوتری اور مسائل کے حل کے باعث لغت نویسی کی ضرورت واہمیت محسوس ہونا ایک فطری تقاضا تھا۔کسی بھی زبان کا سرمایہ اور اس کی ترقی و ترویج کے معیار کا اندازہ اس کے ذخیرہ الفاظ کی وسعت،کثیر الجہتی اور تنوع پر ہوتا ہے۔ذخیرہ الفاظ کو اکٹھا کرنا پھر ان کو کسی خاص ترتیب سے الگ الگ کر کے ترتیب دینا،ان کے معنی و مفہوم کی وضاحت کرنا اور ماخذات کا اظہار لغت نویسی کے مضمرات میں شامل ہے۔لغت نویسی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔کہ لغت نویسی کسی بھی زبان کی حفاظت و بقا،فصاحت و بلاغت اور اس کے استعمال میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے

۵۔ لغت نویسی کی تاریخ اور روایت

کسی بھی زبان کا تحفظ،ترقی و ترویج اور ماخذات کا اندراج لغت نویسی کے مضمرات میں شامل ہے۔محققین لسانیات،

علم بشریات، آثار قدیمہ کے ماہرین نے زبان کی حفاظت و بقا، فصاحت و بلاغت اور اس کے استعمال میں لغت نویسی کی کلیدی حیثیت کو مان کر کام شروع کیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ لغت نویسی کی قدیم ترین روایت کا تعلق سرزمین برصغیر سے ہے۔

۶۔ پہلی دستیاب لغت

محققین کے مطابق پہلی دستیاب لغت "NIGANTU" ہے[۱۱] جس کا محرک مذہبی جذبہ اور عقیدہ تھا۔ جو کئی نسلوں کی مشترکہ کاوشوں کے بعد سامنے آیا۔ یہ لغت ہندو مذہب کے مچاہیروں نے "ویدوں" کی تقسیم میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ان مشکل الفاظ کی تشریح کی تھی۔ جس میں قواعد اور محاوروں کی تفسیر کے ساتھ ساتھ ایک ہی لفظ کے محل استعمال کے اعتبار سے مختلف معانی بھی درج کئے گئے تھے۔ بعد میں یاسک منی نے اس لغت کی شرح "نرکت" "NIRUKTA" کے نام سے مرتب کی اور کئی اضافے بھی کیئے۔[۱۲] مثلاً ویدوں کی بھجنوں، اشلوکوں اور منتروں کی صحیح خواندگی اور تقسیم کے ساتھ ساتھ بعض قسم کی لفظی تکنیک اور صوتیات پر بھی روشنی ڈالی۔

انگلستان میں آٹھویں صدی کے بعد لاطینی بائبل کی سطروں کے درمیان اینگلوسیکسن الفاظ لکھ دیئے جاتے تھے۔ بعد میں انہی الفاظ کی فہرست مرتب کر لی گئی اس طرح "لاطینی اینگلوسیکسن لغت" تیار ہوئی مگر اس میں خامی یہ تھی کہ لفظوں کی ترتیب کا کوئی اصول نہ تھا۔ ۱۵۰۲ء میں ایمبر ویو کیلی پنو جو کہ ایک اطالوی دانشور تھا کی "کثیر اللسانی لغت" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی سولھویں اور سترہویں صدی میں یورپی حکومتوں کی نوآبادیوں میں تجارتی اور تبلیغی سرگرمیاں عروج پر تھیں اس لئے وہاں کی زبانوں کی لغات کی تدوین کی طرف توجہ دی گئی۔ الغرض تجارتی اور تبلیغی مقاصد میں کام آنے والے الفاظ کی یورپی زبانوں میں وضاحت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس طرح اٹھارویں صدی عیسوی میں لغات کی تدوین و ترتیب کی باقاعدہ منصوبہ بندی اور جماعتی، اداراتی حیثیت سے کام کی طرف توجہ دی گئی۔ آخر کار سولہویں صدی تک آتے آتے لغت نویسی کی علمی حیثیت مستحکم ہوگئی اور علمی اداروں میں اس فن کا خاصا فروغ ملا۔

۷۔ اردو لغات اور فرہنگ نویسی کی ابتدا و ارتقا: سنین کے آئینہ میں

ضرورت ایجاد کی ماں ہے اور یہی معقولہ مصداق ہے اردو لغت نویسی کا۔ ہندوستان کی جدید زبانوں کی لغات اغیار کی مرہون منت ہیں لیکن دوسری زبانوں کی نسبت اردو لغت نویسی پر توجہ دیر سے دی گئی۔ اور اس کا سہرا اہل یورپ اور

انگریزوں کے سر ہے۔ اگر اختصار کے ساتھ اس کے محرکات پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا آغاز

۱۔ مسلمان حملہ آوروں کے ذریعے زبان کو ترقی ملی

۲۔ انگریزوں کے تجارت کی غرض سے آمد اور اُن کی ضرورت

۳۔ عیسائی مشنریوں کی غرض وغایت کی وجہ سے

جب مسلمان فاتحین کی حیثیت سے اس سرزمین پر آئے تو اُن کی زبان فارسی تھی فارسی اور اردو کا باہمی میل ملاپ جاری رہا لیکن سرکاری زبان فارسی رہی۔ اس دور میں فارسی وعربی کا کافی چلن رہا۔ ۱۷۰۷ء میں اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے ساتھ مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا اور ساتھ ہی فارسی کا سکہ مدہم ہونا شروع ہوا۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس دور میں جتنی بھی اردو کی لغات لکھی گئیں وہ فارسی میں تھیں۔

ابتدا میں انگریز تجارت کی غرض سے وارد ہوئے۔ کسی دوسرے ملک میں جا کر اس ملک کی زبان سیکھنا ضروری امر ہے اس روایت کو بڑھاتے ہوئے انگریزوں نے اس پر بہت کام کیا۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج قائم ہوا۔ اس نے اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ فاتحین، تاجروں اور سیاسی مصلحت شناسوں کے علاوہ تیسرا طبقہ عیسائی مشنریوں پر مشتمل ہے جنہوں نے تامل سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا حصہ بھرپور انداز میں ڈالا۔ تبلیغ کے لئے مقامی و غیر ملکی زبانوں کا جاننا تجارت اور حکومت سے اغراض و مقاصد سے بھی زیادہ ناگزیر ہوتا ہے اس لئے ان کی خدمات کوئی کم قابل قدر نہیں ہیں۔ انگریزوں نے ''خالق باری'' اور دوسری لغات سے استفادہ کیا۔ عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں محمد حسین برہان نے ''برہان قطع'' لکھی۔ غالبؔ نے ''برہان قطع'' کی تمام اغلاط کو درست کر کے ''قاطع برہان'' کے نام سے لغت تحریر کی۔ غالبؔ کے جواب میں درج ذیل ادیبوں نے طبع آزمائی کی جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مولوی امین الدین پٹیالوی نے ''قاطع القاطع'' لکھی۔

مرزا رحیم بیگ نے ''ساطع برہان'' لکھی۔

مولوی احمد علی نے ''معرکہ برہان'' لکھی۔

مولوی سعادت علی نے ''محرک قاطع'' لکھی۔

مذکورہ لغات کے جواب اور غالبؔ کی حمایت میں مولوی نجف علی نے ''دافع ہذیان'' لکھی اور سیف علی نے ''لطائفِ غیبی'' لکھی۔ بعد میں خود غالبؔ نے بھی جواب میں ''نامہ غالب''، ''تیغ تیز'' اور ''درفش کاویانی'' لکھیں۔

فرہنگ نویسی کا اگر احاطہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ اہل یونان کو اس فن میں اولیت رہی ہے اور ان کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ اسی کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ یعنی Glossary دے دی جاتی تھی تا کہ قاری کی مشکلات کو کم کیا جاسکے۔ اہل یونان میں سب سے زیادہ قابل قدر شخصیت اتھینز (Authneaus) کی ہے جن سے ۳۵ کے قریب فرہنگیں

منسوب کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہومر (Homer)، زندوٹس(Zendotus) کے نام قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کے مطابق

> اُردو میں فرہنگ نویسی کا آغاز عہد جہانگیری میں ہوتا ہے چنانچہ اردو کی قدیم ترین لغت ''غرائب اللغات '' ہے اور اس کے مؤلف عبدالواسع ہانسوی ہیں''

اُردو فرہنگ نویسی کی ابتدائی روایت کو مدنظر رکھیں تو گنتی کی چند فرہنگوں کے علاوہ اس کا دامن خالی نظر آتا ہے۔نسیم امروہوی کی مشہور ''فرہنگ اقبال'' ایک مقام رکھتی ہے۔اس کے علاوہ جن شعرا کی فرہنگیں لکھی گئی ہیں اُن کی فہرست آخر میں دی گئی ہے۔ذیل میں زمانی اعتبار سے لغات وفرہنگ نویسی کی تاریخ رقم کی گئی ہے۔

۱۵۷۳ء

جانگار لینڈ نے لاطینی زبان میں بچوں کی تعلیم کے لئے ایک فرہنگ مرتب کی۔

۱۶۳۰ء

مسٹر کورچ(Quaritch) نے اپنی اورینٹل کیٹلاگ مرتبہ ۱۸۸۷ء میں لکھتے ہیں کہ ان کے پاس اس کا ایک قلمی مسودہ ہے ان کا قیاس ہے کہ وہ سورت میں ۱۶۳۰ء میں لکھی گئی تھی یہ فارسی، ہندوستانی، انگریزی اور پرتگالی الفاظ کی لغت ہے۔ (۱۳)

۱۶۵۸ء

ایڈورڈ فلپس نے ''New worlds of English words'' کے نام سے فرہنگ تیار کی جس میں دوسری زبانوں کے الفاظ کی انگریزی میں تشریح کی گئی ہے اور یہ مشنری مقاصد کے لئے کیا گیا۔

۱۶۹۸ء

جون جوسوا کیٹیلار(Joan Josua Ketelaar) جو کہ لکھنؤ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا ملازم تھا۔اس نے ''گرائمر آف ہندوستانی'' کے نام سے قوائد لکھی لیکن ایک عرصہ تک شائع نہ ہو سکی اور اس کا واحد نسخہ نیدر لینڈ کے ذخیرۂ کتب میں محفوظ رہا۔اور بعد میں شلزے(Schultze) نے متعارف کروایا۔ (۱۴)

۱۷۰۴ء

اس طرح کی دوسری لغات میں(Lexicon Linguae Indostanicae) ایک ہے۔ جسے کیپوچن (Capuchin) راہب فرانسس کس تیورونیسس (Franciscus Turonesis) کی تالیف ہے یعنی ''لغات زبان ہندوستانی'' جو سورت میں لکھی گئی۔ (۱۴)

۱۷۱۵ء

صرف ونحو اور ہندوستانی زبان میں لغت (Lingua Hindustanica) لکھی گئی اور اسے پروشیا کے باشندے جان جیشوا کیٹلر (Johan JeshuaKetelaer) نے لکھا شاہ عالم، بہادر شاہ اور جہاں دار شاہ کے عہد میں ہندوستان میں ڈچ سفیر کی حیثیت سے آیا تھا۔ (۱۵)

۱۷۳۷ء

اے سی ڈی روزاریو (A.C. D'Rozario) نے انگریزی، بنگالی اور اردو کی لغت لکھی۔ جو کلکتہ سے شائع ہوئی۔ (۱۶)

۱۷۷۲ء

صرف ونحو مع فرہنگ انگریزی و مور لغت لکھی گئی۔ اردو لفظ فارسی خط میں ہیں۔ اور یہ جارج ہیڈ لے (George Hadley) کی تالیف ہے۔ (۱۷)

۱۷۷۳ء

جے فرگسن (Furgusson) کی ہندوستانی زبان کی لغت انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔

۱۷۷۸ء

جان گلکرائسٹ کی لغت "انگلش ہندوستانی ڈکشنری" کلکتہ سے شائع ہونا شروع ہوئی اور ۱۷۹۰ء میں مکمل ہوئی۔ (۱۸)

۱۷۸۵ء

جنرل ولیم کرک پیٹرک (William Kirkpatrick) نے ہندوستانی، انگریزی کی ڈکشنری مرتب کی۔ اس میں انہوں نے وہ الفاظ لکھے جو عربی، فارسی سے ہندوستانی میں آئے۔ (۱۹)

۱۷۸۷ء

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے انگریزی ہندوستانی ڈکشنری لکھی جو ۱۷۸۷ء سے طبع ہونی شروع ہوئی اس میں انگریزی الفاظ کے معنی رومن حروف نیز اردو حروف میں دیئے ہیں۔ (۲۰)

۱۷۹۰ء

ہنری ہیرس (Henry Harris) نے انگریزی ہندوستانی ڈکشنری مرتب کی اور اسے مدراس سے شائع کیا۔ اس میں دکنی الفاظ خاص طور پر شامل کئے گئے۔[۲۱]

۱۷۹۲ء

مرزا جان طپش دہلوی کی فرہنگ "شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان" شائع ہوئی۔[۲۲]

۱۷۹۶ء

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے ہندوستانی گرائمر لکھی اور کلکتہ میں شائع ہوئی۔[۲۳]

۱۷۹۹ء

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے (Oriental Linguist) لکھی۔ یہ انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی فرہنگ ہے۔ اور اس کے آخر میں فوجی قانون کی دفعات کا اضافہ اردو ترجمہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔[۲۴]

۱۸۰۲ء

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے (East Indian Guid) لکھی۔ اس میں اردو علم ہجا، صرف ونحو اور انگریزی اردو الفاظ کی فرہنگ ہے۔ یہ بھی کلکتہ سے شائع ہوئی۔[۲۵]

۱۸۰۳ء

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے ایک اور کتاب (The Hindi Moral Precepter & Persian Scholars' Shortest Road to Hindustani Languag) لکھی۔ شیخ سعدی سے مداح تھے اس لئے ہندوستانی، فارسی اور انگریزی الفاظ کی فرہنگ ہے۔ فارسی دانوں کو اردو سکھانے کے لئے لکھی گئی تھی۔[۲۶]

۱۸۰۵ء

کپتان جوزف ٹیلر (Joseph Taylor) نے ذاتی استعمال کے لئے ہندوستانی ڈکشنری لکھی۔ اور پھر ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے فورٹ ولیم کالج کے اساتذہ کی مدد سے اس میں اضافہ کیا۔ یہ اس وقت معتبر سمجھی جاتی تھی۔[۲۷]

TH 12/168

۱۸۱۷ء

جان شیکسپیئر (John Shakespear) نے ''اے ڈکشنری آف ہندوستانی انگلش'' کے نام سے ایک ہندوستانی ، انگریزی لغت مرتب کی۔اور یہ ٹیلر ہنٹر کی لغت پر مشتمل ہے اوراس کا پہلا ایڈیشن معمولی ترامیم کیساتھ لندن میں شائع ہوئی۔ (۲۸)

۱۸۲۰ء

ولیم کارمیکائیل اسمتھ (William Charmachael Smith) نے جوزف ٹیلر کی ڈکشنری مرتبہ ڈاکٹر ہنٹر لندن سے شائع ہوئی۔اس میں ولیم سمتھ نے اسے مختصر کردیا۔ناگری رسم الخط اور عبرانی رسم الخط خارج کردیا۔ (۲۹)

۱۸۳۳ء

مولوی محمد مہدی واصف نے ''دلیل ساطع'' کے نام سے فرہنگ لکھی۔ (۳۰)

۱۸۳۶ء

جے ٹی ٹامسن (J.T.Thomson) نے ایک بڑی اردو ڈکشنری لکھی جس کا نام ''انگریزی اردو اسکول ڈکشنری'' تھا جو سیرام پور سے کئی بار شائع ہوئی۔ (۳۱)

۱۸۳۷ء

اوحدالدین بلگرامی کی لغت ''نفائس اللغات'' شائع ہوئی۔ یہ پہلی اُردو الفاظ کے تلفظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ (۳۲)

۱۸۴۴ء

ناسخ کے شاگرد میر علی اوسط رشک نے ''نفس اللغۃ'' کے عنوان سے مختصر لغت ترتیب دی (۳۳)

۱۸۴۵ء

علی رام پوری نے ''منتخب النفائس'' لغت لکھی

اسی سال میر حسن عرف میر کامل نے ''نفائس اللغات'' کی تلخیص کرتے ہوئے ''انفس النفائس'' کے عنوان سے لکھی۔ (۳۴)

۱۸۴۶ء

کپتان رابرٹ شیڈون ڈوبی(Robert Sheddon Dobbie) نے "انگریزی ہندوستانی" ایک جیبی ڈکشنری لکھی اور لندن سے شائع کی گئی۔ [۳۵]

۱۸۴۷ء

این برائس(N.Brice) نے ہندوستانی،انگریزی لغت لکھی۔ جوکہ رومن حروف میں ہےاور یہ کلکتہ سے شائع کی گئی اور اسی عرصہ میں ولیم ییٹس(William Yates) کی ہندوستانی ، انگریزی لغت لندن سے شائع کی گئی۔ اور ڈاکٹر ڈنکن فوربس(Duncon Forbes) کی "اے ڈکشنری آف ہندوستانی انگلش" کے عنوان سے ہندوستانی انگریزی لغت لندن سے شائع ہوئی۔ [۳۶]

۱۸۴۹ء

تحقیق کے مطابق اردو کی پہلی لغت [۳۷] جو اس وقت کی روایت کے برخلاف فارسی کی بجائے اردو میں لکھی گئی تھی۔اس لغت میں اردو الفاظ ومحاورات کی وضاحت بھی کی گئی تھی۔ یہ امام بخش صہبائی کی تالیف ہے۔

۱۸۵۰ء

ہنری گرانٹ(Henry Grant) نے ہندوستان کے یورپیوں کے لئے "اینگلو ہندوستانی وکیبلر ی" (Anglo Hindustani Vocabulary) لکھی۔ جو کلکتہ سے شائع ہوئی۔ [۳۸]

۱۸۵۱ء

ہندوستانی اسکول ڈکشنری (Hindustani School Dictionary) جو کہ رومن حروف میں تھی ۔ مدراس سے شائع کی گئی۔ [۳۹]

۱۸۵۴ء

ایک ہندوستانی ڈکشنری کلکتہ سے شائع ہوئی اور اسی سال "ہندوستانی اردو لغت" مدراس سے شائع ہوئی۔ [۴۰]

۱۸۶۵ء

ہازل گروو(Hazal Grove) نے انگریزی، ہندوستانی فرہنگ لکھی جو کہ بمبئی سے شائع ہوئی۔ [۴۱]

۱۸۶۷ء

بلوم ہارٹ (Blumharat) نے امہری، اردو، انگریزی زبانوں میں لغت لکھی۔ امہری دراصل حبشہ کی سرکاری زبان کو کہتے ہیں یہ فوج کے لئے لکھی گئی کیونکہ فوج حبشہ جا رہی تھی۔ اور یہ سیرام پور سے طبع ہوئی۔ (۴۲)

۱۸۶۸ء

کپتان بوراڈیل (Borradaile) نے ''انگریزی ہندوستانی لغت'' لکھی جو کہ فوجی طلباء کے لئے لکھی گئی۔ اور مدراس سے شائع ہوئی۔ (۴۳)

۱۸۷۳ء

جے ڈبلیو فریل (J.W. Furrel) نے ہندوستانی مترادفات کی فرہنگ لکھی۔ جو کہ کلکتہ سے شائع کی گئی۔ (۴۴)

۱۸۷۴ء

پاؤلو ماریا ہرمیم (Paulo Maria Hormem) کی لغت بمبئی میں شائع کی گئی۔ اور یہ پرتگالی، کوکنی، انگریزی اور ہندوستانی زبانوں میں لکھی گئی۔ (۴۵)

۱۸۷۷ء

ایچ بلوک مین (H. Blochman) نے ''انگریزی اردو ڈکشنری'' لکھی۔ اور یہ کئی بار شائع ہوئی۔ لیکن آٹھویں بار کلکتہ سے شائع ہوئی۔ (۴۶)

۱۸۷۹ء

فرینکو ڈینوکل (Dais) نے اردو زبان کے مورخ گارسان دتاسی کی ہدایت کے مطابق ۱۸۷۵ء میں لکھنی شروع کی۔ اور یہ انگریزی، پرتگالی، گووی، مرہٹی، اور ہندوستانی زبانوں کی فرہنگ تھی۔

اسی عرصہ میں ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن (S.W. Fallon) نے ہندوستانی، انگریزی ڈکشنری لکھی اور اس کی ترتیب وطباعت کے مصارف حکومت ہند نے ادا کئے۔ (۴۷)

۱۸۸۰ء

ای جے لیزے رس (Lazarus) نے این برائس (N.Brice) کی ہندوستانی، انگریزی لغت کے تیسرے ایڈیشن کا نظر ثانی ایڈیشن بنارس سے شائع کیا۔

ریورنڈ ہوپر (Reverend Hooper) نے ''عبرانی، اردو لغت'' لکھی جو کہ لاہور سے شائع ہوئی۔ (۴۸)

۱۸۸۱ء

ریونڈ کریون (Reverend Craven) نے ''رائل اسکول ڈکشنری انگریزی، اردو لکھی۔ اسی عرصہ میں ریونڈ کریون (Reverend Craven) کی ایک اور ڈکشنری لکھنو میں طبع ہوئی۔ (۴۹)

جلال الدین لکھنوی نے اس سال ''گنجینۂ زبان اُردو'' لکھی۔ (۵۰)

۱۸۸۲ء

قدیم دہلی کالج کے پرنسپل مسٹر بوٹرن (Mr. Burton) نے ''مخزن فوائد'' کے عنوان سے ایک لغت مرتب کی۔ (۸) اس میں الف بائی ترتیب رکھی گئی اور اردو اصطلاحات، الفاظ و محاورات کی سند کسی نہ کسی شعر کے حوالے کے ساتھ پیش کیا ہے۔ (۵۱)

۱۸۸۳ء

ڈبلیو کی گن (W.Keegan) نے اردو، لاطینی، انگریزی فرہنگ لکھی جو سردھنے سے شائع ہوئی۔

ڈاکٹر فالن (Fallon) نے ہندوستانی، انگریزی ڈکشنری لکھی اور یہ دہلی، بنارس اور لندن سے شائع ہوئی۔ بعد میں چھوٹی تقطیع پر گلاب سنگھ اینڈ سنز کے مطبع مفید عام میں طبع ہوئی۔ (۵۲)

۱۸۸۴ء

پلیٹس (Platts) کی اردو، ہندی، انگریزی لغات آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے کئی بار شائع کی۔ (۵۳)

۱۸۸۶ء

منشی چرنجی لال نے اردو محاورات پر گراں قدر کام کیا ہے اور انہوں نے ''مخزن المحاورات'' کے عنوان سے شائع کی۔ (۵۴) مولوی عبدالحق کے مطابق اس وقت کی مدون شدہ اردو لغات میں ''مخزن المحاورات'' سب سے ضخیم لغت تھی۔ جلال الدین لکھنوی نے اسی سال ''سرمایۂ اردو'' لکھی۔ نیاز علی بیگ نکہت نے بھی اسی سال ''مخزن فوائد'' لکھی

۱۸۸۷ء

ریورنڈ ایونگ (Reverend Eiving) نے یونانی اردو لغت لکھی۔ جو کہ لدھیانہ سے شائع ہوئی۔ (۵۵)

۱۸۸۸ء

ریونڈ کریون (Reverend Craven) نے ''انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی'' لغت لکھنو اور لندن سے شائع ہوئی۔ (۵۶)

اسی عرصہ میں ''بہارِ ہند'' کے عنوان سے مرزا محمد مرتضٰی عرف مچھو بیگ عاشق لکھنوی کی تالیف کردہ لغت سامنے آئی۔ (۵۷) اور بدقسمتی سے یہ لغت نامکمل رہی صرف حرف ''الف'' تک چھپ سکی۔ اس میں عام محاورات کے معنی اور اس کی سند بھی پیش کی گئی تھی۔

سید احمد دہلوی کی ''لغات اردو'' بھی سامنے آئی۔ اس کی ضخامت ۱۰۹۴ صفحات تھی جس میں تقریباً ساٹھ ہزار الفاظ و محاورات شامل تھے۔ (۵۸) یہی وہ لغت ہے جو بعد میں ''فرہنگ آصفیہ'' کی تدوین کی بنیاد بنی۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ مفردات، مرکبات، محاورات کے ساتھ ساتھ اردو میں مروج عربی، فارسی، ترکی، ہندی اور انگریزی وغیرہ کے معنی بھی شامل کئے گئے ہیں۔

''فرہنگ آصفیہ'' کی تدوین و اشاعت سے پہلے سید احمد دہلوی نے ۱۸۷۱ء کو ''مصطلحات اردو'' کے نام سے لغت مدون کی اور اس کے بعد ''ارمغان دلی'' کے نام سے مختصر رسالوں کی شکل میں ۱۸۷۸ء سے شائع کرنے شروع کئے۔ لیکن یہ مجموعی شکل میں ۱۸۸۸ء سے ''لغات اردو'' کے نام سے شملہ سے شائع ہوئی۔ (۵۹) مولانا کی دوسری لغت ''لغات النساء'' جو کہ صرف عورتوں کی زبان اور محاوروں پر مبنی ہے۔ اس کے بعد ''ارمغان دہلی'' پر مبنی پہلی جلد ''ہندوستانی اردو لغت'' کے نام سے مدون کرنا شروع کی۔

یہی لغت جو بعد میں نظام دکن کی مالی امداد کے نتیجے میں ''فرہنگ آصفیہ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔ ''فرہنگ آصفیہ'' کی جلد اول اور دوم بھی اسی سال شائع ہوئیں۔ ۱۸۹۸ء ''فرہنگ آصفیہ'' کی جلد سوم اس سال شائع ہوئی۔ ۱۹۰۱ء ''فرہنگ آصفیہ'' کی جلد چہارم اس سال شائع ہوئی۔

۱۸۸۹ء

ریونڈ کریون (Reverend Craven) کی ''انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی'' لغت بعد میں مسٹر پی ایچ

بیڈلے (P.H. Badley) نے نظرثانی کے ساتھ کچھ اضافہ کیا اور اسے لکھنو سے شائع کیا۔ [۶۰]

۱۸۹۰ء

مولوی اشرف علی لکھنوی کی مرتب کردہ لغت ''مصلحات اردو'' کے نام سے لکھنو سے شائع ہوئی۔ [۶۱] مگر یہ لغت بھی ''بہار ہند'' کی طرح مکمل نہ ہو سکی۔

اسی عرصہ میں قدر بلگرامی نے ''گنج اردو'' کے نام سے لغت مدون کی مگر بد قسمتی سے وہ بھی مکمل نہ ہو سکی۔ اس میں الفاظ کے معنی اختصار کے ساتھ دینے کی کوشش کی گئی جو کہ اس کی انفرادیت ہے۔

شمس الدین فیض حیدرآبادی نے ''خزائن الامثال'' کے نام سے ایک لغت ترتیب دی [۶۲] جس میں اصطلاحی معنوں کے ساتھ محاورات اور ضرب الامثال کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۹۱ء

اردو لغت نویسی کا ایک معتبر نام امیر مینائی جن کی مرتب کردہ لغت ''امیر للغات'' کا پہلا حصہ ''الف ممدودہ'' مطبع مفید عام، آگرہ سے شائع ہوا جبکہ دوسرا حصہ ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا۔ [۶۳] ۱۸۹۵ء میں اس کا تیسرا حصہ جس میں ''ب'' تک کا حصہ شامل تھا مکمل ہو چکا تھا لیکن سرمایہ کی کمی کے باعث بد قسمتی سے شائع نہ ہو سکا کیونکہ اکتوبر ۱۹۰۰ء میں امیر مینائی کا انتقال ہو گیا۔ ''امیر اللغات'' تن تنہا امیر مینائی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اس لغت میں شعری ترکیبات کے ساتھ، الفاظ کے ماخذ، قواعد کی نوعیت بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۸۹۲ء

کرنل فلپس (Col. Philips) نے ہندوستانی محاورات والفاظ کی مرتبہ لغت ترتیب دی۔ اور یہ لندن سے شائع ہوئی۔

مفتی غلام سرور لاہوری کی مرتب کردہ ''جامع اللغات'' جو کہ سہ لسانی لغت ہے اس عرصہ کے اوائل میں منظر عام پر آئی۔ اس میں عربی، فارسی اور اردو الفاظ ومحاورات، ترتیب الف بائی اور یہ ۳۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ [۶۴]

۱۸۹۸ء

''فرہنگ آصفیہ'' کی جلد سوم اس سال شائع ہوئی۔ [۶۵]

۱۹۰۱ء

''فرہنگ آصفیہ'' کی جلد چہارم اس سال شائع ہوئی۔''فرہنگ آصفیہ'' کی تکمیل کے بعد چھوٹی چھوٹی بہت سی لغات لکھی گئیں لیکن یہ امر قابل قدر ہے کہ وہ ''فرہنگ آصفیہ'' یا ''امیر اللغات'' جیسی گہرائی اور گیرائی نہ پاسکیں۔ (۶۶)

۱۹۰۴ء

میجر چپ مین (Chippman) نے '' انگلش ہندوستانی پاکٹ وکیبلری'' (English Hindustani Pocket Vocabulary) ڈکشنری لکھی جو کہ رومن حروف میں مرتب کی گئی تھی۔ اور یہ مختصر ڈکشنری لندن سے شائع کی گئی۔ (۶۷)

۱۹۰۵ء

جی رین کنگ (G. Ranking) نے انگریزی، ہندوستانی لغت لکھی۔ جو کلکتہ اور لندن سے شائع ہوئی۔ (۶۸)

۱۹۱۱ء

لیفٹیننٹ کرنل فلاٹ نے اعلیٰ مدارج کے طلباء کے لئے ایک مختصر انگریزی، ہندوستانی فرہنگ لکھی۔ (۶۹)

۱۹۱۲ء

لیفٹیننٹ کرنل فلاٹ (Lt.Col. Flatt) نے ''خزینہ محاورات اردو'' نے عنوان سے کتاب لکھی اور اردو محاورات کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ اور اسے کلکتہ سے شائع کیا گیا۔ (۷۰)

۱۹۱۹ء

''فرہنگ آصفیہ'' کی تکمیل کے بعد چھوٹی چھوٹی بہت سی لغات لکھی گئیں جو کہ وہ ''فرہنگ آصفیہ'' یا ''امیر اللغات'' جیسی گہرائی اور گیرائی نہ پاسکیں۔ ان میں منشی لال لتا پرشاد کی مرتب کردہ لغت ''فرہنگ شفق'' یہ لغت صرف وہی الفاظ ومحاورات پر مشتمل ہے جو غالبؔ، ذوقؔ، ناسخؔ اور آتشؔ نے باندھے ہیں۔ (۷۱)

۱۹۲۱ء

مولوی فیروزالدین نے ''فیروز اللغات'' مرتب کی۔ اور اسے گلزارِ ہند اسٹیم پریس نے لاہور سے شائع کیا۔ (۷۲)

۱۹۲۷ء

مولوی فیروزالدین کی مرتب کردہ لغت ''فیروز اللغات'' کو نظر ثانی اور جدید ترتیب کے ساتھ اس سال ''فیروز اللغات اردو جامع'' کے نام سے دوبارہ مرتب کیا۔ اس میں ایک لاکھ سے زیادہ الفاظ و محاورات، مرکبات، ضرب الامثال کے ساتھ ساتھ علمی وادبی وفنی اصطلاحات متعارف کروائی ہیں۔ اور اسے بھی گلزارِ ہند اسٹیم پریس نے لاہور سے شائع کیا۔

''نسیم اللغات'' کے نام سے علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع ہوئی۔ اور یہ لغت نسیم امروہوی، فاضل لکھنوی، سید مرتضٰی، سید قائم رضا اور آغا محمد باقر کے اشتراک سے لکھی گئی۔ یاد رہے کہ یہی لغت نظر ثانی اور کئی اضافوں کے ساتھ شیخ غلام علی اینڈ سنز نے ۱۹۷۵ء کو لاہور سے شائع کی۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ کلاسیکل اردو لٹریچر کے الفاظ، محاورات، روزمرہ کے الفاظ، تلفظ اور تذکیر وتانیث کے ساتھ حقیقی اور مجازی معنوں کی وضاحت ملتی ہے۔ (۷۳)

۱۹۲۹ء

نورالحسن نیرّ نے ''امیر اللغات'' کے کام کو پورا کرنے کی غرض سے اس سال ''نوراللغات'' کے نام سے اس کی تدوین شروع کی۔ اور اسی سال اس کا پہلا حصہ نیرّ پریس لکھنو نے شائع کیا۔ اس لغت کو چار جلدوں میں مکمل کیا گیا اور جس کی آخری جلد ۱۹۳۱ء میں اشاعت العلوم فرنگی محل لکھنو سے شائع کی گئی۔ (۷۴)

۱۹۵۵ء

''نسیم اللغات اردو'' کے نام سے استقلال پریس لاہور اور شیخ غلام علی اینڈ سنز نے لاہور سے شائع کی۔ اور یہ نسیم امروہوی کی مرتب کردہ ہے۔ (۷۵)

''رئیس اللغات'' کے نام سے پیر غلام دستگیر نامی کی لغت منظر عام پر آئی۔ اور اسے دین محمد پریس لاہور اور ملک دین محمد اینڈ سنز نے لاہور سے شائع کیا۔ (۷۶)

۱۹۷۳ء

مولوی عبدالحق کی کوششوں سے ''لغت کبیر اردو'' کے نام سے اس لغت کی پہلی جلد انجمن ترقی اردو، کراچی پاکستان سے شائع ہوئی۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے۔ ۱۹۳۰ء میں جب مولوی صاحب اورنگ آباد کالج کی صدارت سے سبکدوش ہوئے تو انہوں نے جامعہ عثمانیہ کے شعبہ اردو کے صدر کی حیثیت سے کام شروع کیا اور لغت پر کام کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور کام شروع کر دیا۔ اس کمیٹی میں آپ کے ساتھ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، جناب پنڈت کیفی اور سید ہاشمی فرید آبادی تھے۔ اور یہ سلسلہ تقسیم ہندوستان کی وجہ سے رک گیا۔ مولوی صاحب پاکستان چلے آئے تو انہوں نے انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی کے زیر اہتمام اس لغت پر دوبارہ کام شروع کیا(۷۷) اس لغت کے شروع میں بابائے اردو کا طویل مقدمہ بھی شامل ہے۔ یہ مقدمہ اس سے پہلے ''رسالہ اردو'' میں شائع ہو چکا تھا اس مقدمہ میں مولوی صاحب نے اردو لغت نویسی اور روایت پر بحث کی ہے۔

اسی سال ''قدیم اردو کی لغت'' کے عنوان سے ڈاکٹر جمیل جالبی کی کاوش سامنے آتی ہے اور یہ مسعود پرنٹرز لاہور سے شائع ہوئی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے ولی گجراتی اور اس سے قبل کی تصانیف نظم ونثر (مطبوعات ومخطوطات) میں استعمال کئے گئے تقریباً گیارہ ہزار قدیم الفاظ کے معنیٰ ومفہوم کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کی خاص بات یہ بھی ہے کہ اس کے آخری صفحات میں ۲۱۳ تصانیف نظم ونثر پر مشتمل مآخذات کی فہرست بھی شامل ہے۔(۷۸)

۱۹۷۵ء

''اردو مصدر نامہ'' کے نام سے حفیظ الرحمان واصف کی لغت سامنے آئی۔ یہ لغت روایت سے ہٹ کر ہے۔ اور اسے کوہ نور پریس دہلی سے شائع ہوئی۔ اس لغت میں اردو زبان کے تقریباً تیرہ سو مصادر اور انیس سو مشتق الفاظ شامل ہیں۔(۷۹)

۱۹۷۷ء

''اردو لغت'' کے نام سے اس سال یہ لغت سامنے آئی۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ جون ۱۹۵۸ء کو ترقی اردو بورڈ کے نام سے ایک ادارے کی تشکیل کراچی میں کی گئی اور مارچ ۱۹۵۸ء کو مولوی عبدالحق اس کے پہلے مدیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اس میں یہ طے پایا کہ لسانیاتی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید علوم کو آکسفورڈ ڈکشنری کے نمونے پر اردو لغت تیار کی جائے۔ لہذا جولائی ۱۹۵۸ء کو اس جامع لغت کا منصوبہ منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں ۱۹۷۶ء میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اس کے مدیر اعلیٰ بن گئے ۱۹۸۴ء کو ان کی نگرانی میں اول تا جلد ششم تک کا کام مکمل ہوا۔ اس کے بعد نسیم امروہوی، ڈاکٹر شوکت سبزواری اور جون ایلیا

وغیرہ اپنے رفقا کے ساتھ اس کام میں مصروف ہو گئے۔[۸۰] ان کے علاوہ ۲۵۰ بیرونی حضرات نے بورڈ کے عملے کے ساتھ مل کر تیرہ جلدوں کا کام مکمل کیا۔[۸۱] ۲۰۰۰ء تک اس لغت کی ۲۰ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ لغت تقریباً ڈھائی ہزار کتابوں، رسالوں اور مخطوطوں کے مطالعے کے بعد مع حوالہ مآخذ تیار کی گئی ہے۔

۱۹۷۹ء

''علمی اردو لغت'' وارث سرہندی کا قابل قدر تحقیقی کارنامہ ہے۔ اور اسے المکہ پریس لاہور نے شائع کیا۔[۸۲]

مولوی عبدالحق لغت اور انسائیکلوپیڈیا کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

> ''انسائیکلوپیڈیا میں اشیا کا بیان ہوتا ہے ڈکشنری الفاظ کی تشریح کرتی ہے۔ انسائیکلوپیڈیا میں اس سے بحث نہیں ہوتی کہ اشیا کے الفاظ کس زبان کے ہیں ان کی اصل کیا ہے اور ان کے مختلف استعمال کیا ہیں۔ ڈکشنری میں لفظ کی اصل، اس کے مفہوم، مختلف استعمالات اور اس کے تمام اجزا سے بحث ہوتی ہے۔ مثلاً انسائیکلوپیڈیا کا کام یہ نہیں کہ وفوج، کھاٹ البتہ جیسے الفاظ کا ذکر کرے یا ان کی تاریخ وتشریح بیان کرے۔ اس طرح لغت میں جلد سازی کی معلومات یا ہوئی جہاز کی ساخت وتاریخ وغیرہ کا بیان بے محل ہوگا۔''[۸۳]

فرہنگ نویسی میں مولانا امتیاز علی خان عرشی نے ''فرہنگ غالب'' لکھ کر ایک گراں قدر اضافہ کیا۔ ''روزمرہ محاورات غالب'' کے عنوان سے پریم پال اشک نے مرتب کی۔ وہ کہتے ہیں کہ

> ''اس میں غالب کی نظم ونثر میں مستعمل روزمرہ محاورات کے معنی کے ساتھ محل استعمال کے طور پر حسب موقع اشعار و فقرات کو بطور سند پیش کیا گیا ہے۔''[۸۴]

چند قابل قدر ادیبوں کی کاوشوں کو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے تا کہ اُن کی محنت شاقہ کی پذیرائی ہو سکے۔

نام ادارہ و ادیب	عنوانِ فرہنگ
مقتدرہ قومی زبان	فرہنگ نظیر
	فرہنگِ فسانۂ آزاد
	فرہنگِ طلسم ہوش ربا
نسیم امروہوی	فرہنگ اقبال
رشید حسن خان	سحرالبیان (متن کے آخر میں فرہنگ دی گئی)
	باغ و بہار
	فسانۂ عجائب
	گلزار نسیم
مشفق خواجہ	یاس یگانہ چنگیزی کی فرہنگ
سید ابو محمد کاوش ندوی	فرہنگ عود ہندی
ڈاکٹر فرید احمد برکاتی	فرہنگ کلیات میر

ہندوستان اور پاکستان میں جامعات کی سطح پر مختلف کلاسیکی شعرا کی فرہنگیں تیار کروائی گئی ہیں اور اس پر مزید کام جاری ہے ذیل میں مختصر سی فہرست درج ہے۔

محقق	عنوان	یونیورسٹی کا نام
سمیرا مختار	فرہنگ کلام ذوق (اردو)	پنجاب یونیورسٹی لاہور
جاوید یونس	فرہنگ آب حیات	
صباحت قمر	فرہنگ کلیات سودا (اول، دوم)	
صفیر صدف	فرہنگ کلیات راشد	
کرن الطاف	فرہنگ کلیات سودا (سوم، چہارم)	
مظہر اقبال	فرہنگ خطوط غالب	
قدیر انجم	فرہنگ کلیات میراجی	جی سی لاہور

نثار انجم	فرہنگ قلی قطب شاہ	سندھ
نسیم بیگ	فرہنگ نظیر اکبرآبادی	کراچی
اجمل حمید	فرہنگ کلام فیض	اجمیر یونیورسٹی بھارت
مسعود حسن	فرہنگ لفظیات مصحفی	مگدھ
ام ہانی اشرف	شمالی ہند کے اُردو قصائد کی فرہنگ	علی گڑھ یونیورسٹی بھارت
خورشید انور	دکنی اردو قصائد کی توضیحی فرہنگ	
ذکاء الدین	اٹھارویں صدی کی اردو شاعری کی فرہنگ	
ضیاء الدین	شمالی ہند کے اٹھارھویں اور انیسویں صدی کی مثنویوں کی فرہنگ	
عبدالرشید صدیقی	فسانہ آزاد کی تہذیبی فرہنگ	
نکہت سلطانہ	طلسم ہوشربا کی فرہنگ	
حسین حارث	نوطرز موصع میں عربی اور فارسی کی فرہنگ	جواہرلال نہرو
مجاہدالاسلام	فرہنگ کلیات سودا	
نذر ارشاد	رانی کیتکی کی کہانی کی فرہنگ	
صادق علی	فرہنگ کلیات اقبال	راجھستان
فرید احمد برکاتی	فرہنگ کلیات میر مع مقدمہ	
محمد نعیم خان	فرہنگ کلیات میرحسن	
محمد نعیم فلاحی	فرہنگ کلیات سودا	
عمر فاروق اعظم	اردو تنقید کی فرہنگ (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷)	دہلی

الغرض مذکورہ لغات اور فرہنگوں کے علاوہ بھی بہت ساری لغات و فرہنگیں لکھی گئی ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر سے مضمون میں کرنا ناممکن تھا اس لئے موضوع کی تحدید کرتے ہوئے اختصار سے کام لینا میری مجبوری بنا۔لیکن یاد رہے کہ لغت و فرہنگ نویسی کی یہ روایت آگے بڑھ رہی ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا کیونکہ بدلتے زمانے، جدید رجحانات، عصری تقاضے اور علمی و تکنیکی سطح پر تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔جس کی وجہ سے تاریخی ارتقا کا یہ سفر جاری و ساری رہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مختلف علوم و فنون کی متعدد شاخیں اور قبیلے دریافت ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہ اپنا دامن پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔نئے

نئے الفاظ ومحاورات، مفاہیم واصطلاحات اور مرادی معنوں میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی چلی جاتی ہیں۔یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ لغت وفرہنگ نویسی نے بہت وسعت اختیار کرلی ہے جس کے سبب اب مختلف موضوعات کے انسائیکلوپیڈیا، تنقیدی اصطلاحات اور فرہنگوں وغیرہ کو جنم دیا۔

ب: طریقہ تدوینِ فرہنگ

''فرہنگ کلیاتِ فانی'' کی تدوین مروجہ قواعد کی روشنی میں کی گئی ہے۔ زیرِنظر مقالہ ''کلیات فانی بدایونی'' کے عنوان سے انتخاب کیا گیا ہے جب کہ اس کا مقدمہ مولوی عبدالحق کا لکھا ہوا ہے۔ الفاظ کے انتخاب سے لے ماخذات ومرادی معنی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ذیل میں طریقہ تدوین درج ہے۔

۱۔ فرہنگِ کلیاتِ فانی بدایونی میں مستعمل اشارات اور علامتوں کی تشریح

۲۔ ہر لفظ کے ساتھ صفحہ نمبر لکھا گیا ہے۔

۳۔ الفاظ کے بس وہی معانی لکھے گئے ہیں جن معنوں میں وہ اس متن میں آئے ہیں۔ ہر لفظ کے ساتھ معانی لکھنے کا التزام بھی کیا گیا

۴۔ علاوہ بریں کچھ الفاظ بعض لغات سے لیے گئے ہیں جن کا شامل کرنا اس فرہنگ میں ضروری معلوم ہوا۔مقصد یہ ہے کہ یہ فرہنگ طلبہ کے لیے بھی زیادہ سے زیادہ کارآمد بن سکے۔ایسے اکثر الفاظ کے تحت سند کے طور پر مختلف لغات کے حوالے درج کیے گئے ہیں۔

ا: اردو ت: ترکی (ترکی الاصل) ع: عربی (عربی الاصل لفظ)

ف: فارسی س: سنسکرت ف آ: فرہنگ آصفیہ

ل ک: لغات کشوری پ م ف: پدماوت کی مختصر فرہنگ ت: تلمیحات

کذا: اسی طرح ہے، ایسا ہی ہے۔مثلاً آسی (کذا) کا مطلب ہے کلیات مرتبہ آسی میں اسی طرح ہے۔

مہذّب: مہذب اللغات (۱۴ جلدیں) مرتبہ مہذب لکھنوی

نول کشور: کلیاتِ میر، مطبوعہ نول کشور، کانپور ۱۸۹۲ء (طبع ثالث)

☆ ستارے کی یہ علامت کسی شعر کے اختلاف نسخ کو ظاہر کرنے کے لیے اختیار کی گئی ہے۔فرہنگ میں مستشہد اشعار کے

اختلاف نسخ کو ہر لغت کے نیچے علیحدہ علیحدہ درج کر دیا گیا ہے تا کہ اختلاف بیک نظر واضح ہو جائے۔
قوسین: مستشہد اشعار کے سامنے قوسین میں ہر شعر کے ماخذ کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ منظومات سے ماخوذ اشعار کے سامنے نظم (مثلاً مسدس، منقبت، مثنوی) کا عنوان اور غزل کے اشعار کے لیے متعلقہ دیوان کا حوالہ ''اول''، ''دوم''۔ ''سوم''۔ ''ششم'' لکھ کر دیا گیا ہے۔
درمیانِ لفظ واقع یاے معروف (جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب واضح کر کے پڑھی جائے) کے لیے اُس کے نیچے چھوٹی سی کھڑی لکیر، جیسے: میت، جیت۔
ایسی ہی یاے مجہول (جس سے پہلے کسرہ ہو مگر واضح کر کے نہ پڑھی جائے) کے لیے حرفِ ماقبل کے نیچے زیر، جیسے: دیر۔ زیب۔
یاے لین (جس سے پہلے فتحہ ہو اور آواز کو نرم اور ترچھا کر کے تلفظ کیا جائے) کے لیے حرف ماقبل پر زبر، جیسے: غَیب۔ دَیر۔
یاے مخلوط کے لیے اُس پر آٹھ کے ہندسے جیسا نشان، جیسے پیار، پیاس، کیا۔
واوِ معروف پر اُلٹا پیش، جیسے: دوٗر، طوٗر، چوٗر۔
واوِ مجہول کے لیے حرفِ ماقبل پر پیش، جیسے: پُور، گھول، مُور۔
واوِ ماقبل مفتوح کے لیے حرفِ ماقبل پر زبر، جیسے: دَور، طَور، چَور۔
واوِ مخلوط کے لیے یاے مخلوط جیسا نشان، جیسے: کوئی (بروزنِ فَع)
واوِ معدولہ کے نیچے خط، جیسے: خورش، خویش۔
ہمزۂ مخلوط کے لیے وہی یاے مخلوط اور واوِ مخلوط والی علامت، جیسے: تئیں (بروزنِ فَع)
درمیانِ لفظ واقع نونِ غنہ پر اُلٹے قوس کا نشان، جیسے: بھنور، مُنہ، مانند۔
تخلص پر متعارف نشان، جیسے: قتیلؔ، غالبؔ۔
علامتوں کے سلسلے میں اس بات کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھا گیا ہے کہ وہ ممکن حد تک کم سے کم ہوں، ضروری مقامات ہی پر اُن کو شامل کیا جائے۔
اضافت کے زیر پابندی کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ مشدّد حرفوں پر تشدید لازماً لکھی گئی ہے۔ توقیف نگاری کا التزام بھی ملحوظ رہا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجۂ ذیل رُموزِ اوقاف سے کام لیا گیا ہے: سکتہ، یعنی کاما (،)۔ وقفہ (؛)۔ بیانیہ (:)۔ ندائیہ [تحسین، ندا، تاسّف اور تعجب کے لیے] (!)۔ استفہامیہ (؟)۔ ختمہ (۔)۔
ہاے ملفوظ شوشہ دار ہو یا گھنڈی دار، اور وہ لفظ کے شروع میں ہو یا آخر میں؛ ہر جگہ التزام کے ساتھ اُس کے نیچے شوشہ (لٹکن) لگایا گیا ہے، جیسے ہُو، ہلنا۔ بہت، بہنا۔ فقہ، وجہ، یہ، کہ، سہ، تہ۔ ہاے مخلوط کو لازماً دوچشمی صورت میں لکھا گیا ہے، جیسے گھر،

سرہانے، بڑھانا، کمھار، کولھو۔

زیرِنظر مقالے میں جن حوالہ جات کا تذکرہ کیا گیا ہے اُنھیں انتہائی صحت کے ساتھ مروجہ طریقہ کار کے مطابق درج کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ احمد دہلوی، سید، مولوی، ۲۰۱۰ء، ''فرہنگ آصفیہ'' لاہور: اُردو سائنس بورڈ، ص ۱۹۲

۲۔ فیروز الدین، مولوی، ۱۹۵۷ء، ''فیروز اللغات''، مرتبہ، لاہور: جے ایس پرنٹنگ پریس، ص ۱۱۵۷

۳۔ شان الحق، حقی، ۲۰۰۲ء، ''فرہنگِ تلفظ''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص ۸۱۸

۴۔ احمد دہلوی، سید، مولوی، ۲۰۱۰ء، ''فرہنگ آصفیہ'' لاہور، اُردو سائنس بورڈ، ص ۳۳۹

۵۔ فیروز الدین، مولوی، ۱۹۵۷ء، ''فیروز اللغات''، مرتبہ، لاہور: جے ایس پرنٹنگ پریس، ص ۹۳۱

۶۔ شان الحق، حقی، ۲۰۰۲ء، ''فرہنگِ تلفظ''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص ۷۳۰

۷۔ عبدالحمید، خواجہ، س ن، ''جامع اللغات'' مرتبہ، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ص ۷۴۵

۸ عملہ ادارت، ۱۹۹۱ء، ''اردو لغت تاریخی اصول پر'' جلد ۱۶، کراچی: اردو لغت بورڈ، ص ۹۲۹

۹۔ ضیاء الدین، ڈاکٹر، جنوری ۱۹۸۸ء، ''غالب نامہ'' (مجلّہ)، دہلی: ص ۱۱۵

۱۰۔ Buck, Carl Darling" A Dictionary of selected synonyms in the principal indo-eruopen languages" Chicogo: Chicogo University Press, 1940, P-305

۱۱۔ ڈی، کے، گنگولی، (D.K.Ganguly)" NIRUKTA" London H. Milford London, 1920, P;9

۱۲۔ ایضاً، ص ۹

۱۳۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، ۲۰۱۰ء، ''اردو لغت نویسی: تاریخ، مسائل اور مباحث''، مرتبہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص ۹۶

۱۴۔ The History of Hindi Grammatical Traditions:Hindi-Hindustan Grammar,Grammarians, History and Problems (Leiden:E.J.Brill, (1987), 23;J, Vogel,"Joan Jsua Ketelaar of Elbing, Author of the First Hindustani Grammar,"" Bulletin of the School of Oriental and African Studies 8 (1936):817-822;

۱۴۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، ۲۰۱۰ء، ''اردو لغت نویسی: تاریخ، مسائل اور مباحث''، مرتبہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص ۹۷

۱۵۔ ایضاً، ص ۹۷

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۰۲

۱۷۔ ایضاً،ص۹۷

۱۸۔ ایضاً،ص۹۷

۱۹۔ ایضاً،ص۱۰۰

۲۰۔ ایضاً،ص۹۸

۲۱۔ ایضاً،ص۱۰۰

۲۲۔ ایضاً،ص۱۰

۲۳۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلداول،مقدمہ''اردولغت اورلغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص۳۸

۲۴۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردولغت نویسی:تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص۹۹

۲۵۔ ایضاً،ص۹۹

۲۶۔ ایضاً،ص۹۹

۲۷۔ ایضاً،ص۱۰۰

۲۸۔ ایضاً،ص۱۰۰

۲۹۔ ایضاً،ص۱۰۱

۳۰۔ ایضاً،ص۱۰

۳۱۔ ایضاً،ص۱۰۲

۳۲۔ ایضاً،ص۱۱

۳۳۔ ایضاً،ص۱۱

۳۴۔ ایضاً،ص۱۱

۳۵۔ ایضاً،ص۱۰۲

۳۶۔ ایضاً،ص۱۰۲

۳۷۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلداول،مقدمہ''اردولغت اورلغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص۳۸

۳۸۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردولغت نویسی:تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص۱۰۳

۳۹۔ ایضاً،ص۱۰۳

۴۰۔ ایضاً،ص۱۰۳

۴۱۔ ایضاً،ص۱۰۳

۴۲۔ ایضاً،ص ۱۰۳

۴۳۔ ایضاً،ص ۱۰۳

۴۴۔ ایضاً،ص ۱۰۳

۴۵۔ ایضاً،ص ۱۰۳

۴۶۔ ایضاً،ص ۱۰۳

۴۷۔ ایضاً،ص ۱۰۴

۴۸۔ ایضاً،ص ۱۰۴

۴۹۔ ایضاً،ص ۱۰۴

۵۰۔ ایضاً،ص ۱۳

۵۱۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلد اول،مقدمہ''اردو لغت اور لغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص ۳۹

۵۲۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردو لغت نویسی: تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص ۱۰۴

۵۳۔ ایضاً،ص ۱۰۴

۵۴۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلد اول،مقدمہ''اردو لغت اور لغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص ۳۹

۵۵۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردو لغت نویسی: تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص ۱۰۵

۵۶۔ ایضاً،ص ۱۰۴

۵۷۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلد اول،مقدمہ''اردو لغت اور لغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص ۴۰

۵۸۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری،ڈاکٹر،۱۹۸۶ء،''کتابیاتِ لغاتِ اردو''،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان اردو،ص ۱۷

۵۹۔ ایضاً،ص ۱۷

۶۰۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردو لغت نویسی: تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص ۱۰۴

۶۱۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری،ڈاکٹر،۱۹۸۶ء،''کتابیاتِ لغاتِ اردو''،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان اردو،ص ۹

۶۲۔ عبدالحق،مولوی،۱۹۷۳ء،''لغت کبیر''،جلد اول،مقدمہ''اردو لغت اور لغت نویسی''،کراچی:انجمن ترقی اردو،ص ۴۰

۶۳۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری،ڈاکٹر،۱۹۸۶ء،''کتابیاتِ لغاتِ اردو''،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان اردو،ص ۱۱

۶۴۔ ایضاً،ص ۲۵

۶۵۔ رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردو لغت نویسی: تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،ص ۱۳

۶۶۔ ایضاً،ص ۱۳

۶۷۔ ایضاً،ص۱۰۵

۶۸۔ ایضاً،ص۱۰۵

۶۹۔ ایضاً،ص۱۰۵

۷۰۔ ایضاً،ص۱۰۵

۷۱۔ ایضاً،ص۱۳

۷۲۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر، ۱۹۸۶ء، ''کتابیاتِ لغاتِ اردو''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو، ص۳۵

۷۳۔ ایضاً،ص۳۵

۷۴۔ ایضاً،ص۹

۷۵۔ ایضاً،ص۳۳

۷۶۔ ایضاً،ص۳۳

۷۷۔ عبدالحق، مولوی، ۱۹۷۳ء، ''لغت کبیر''، جلد اول، مقدمہ ''اردو لغت اور لغت نویسی''، کراچی: انجمن ترقی اردو، ص۵تا۶

۷۸۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر، ۱۹۸۶ء، ''کتابیاتِ لغاتِ اردو''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو، ص۱۴

۷۹۔ ایضاً،ص۳۶

۸۰۔ ایضاً،ص۳۵

۸۱۔ عبدالحق، مولوی، ۱۹۷۳ء، ''لغت کبیر''، جلد اول، مقدمہ ''اردو لغت اور لغت نویسی''، کراچی: انجمن ترقی اردو، ص۱۴

۸۲۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر، ۱۹۸۶ء، ''کتابیاتِ لغاتِ اردو''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو، ص۳۵

۸۳۔ عبدالحق، مولوی، ۱۹۶۲ء، ''افکارِ عبدالحق'' مرتبہ، آمنہ صدیقی، کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ص۱۲۴

۸۴۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، ۱۹۹۸ء، ''غالب کے خطوط'' نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ص۲۳

باب سوم:

فرہنگ کلیاتِ فانی

آب خنجر [ف۔ترکیب]

خنجر کی تیزی مُراد خنجر کی کاٹ (ف ل)

ع ''مانگتا ہوں آبِ خنجر سے سوا خنجر کی خیر'' (ک ف۔۸۷)

آب گہر [ف۔صف]

موتی کی چمک مُراد موتی کی چمک جو کسی کی پیاس نہیں بجھا سکتی (ف ر)

ع ''تشنہ لبی کا ماجرا آبِ گہر سے کیا کہیں'' (ک ف۔۱۳٦)

آبیاری [ف۔ا۔مث]

سینچنا، پانی دینا (اُر)

ع ''نہ چھوڑا نخلِ غم کی آبیاری نے لہو باقی'' (ک ف۔ ۲٦٦)

آپ میں آتے [ار۔محاورہ]

ہوش میں آنا (ف ر)

ع ''آپ میں آتے ہی جدا ہو گیا'' (ک ف۔۸۰)

آتش سیال [ف۔ا۔مث]

آگ کی لپٹ جو جوش سے پُر ہو مُراد بہتی ہوئی آگ، شراب (ف ر)

ع ''آتشِ سیال تھا آب شعلۂ بالیدہ ہے'' (ک ف۔ ۲۹۱)

آثارِ جنوں [عع۔ترکیب]

دیوانگی کا انداز مُراد جوش کا اظہار (ف ر)

ع ''چشمِ تر حاملِ آثارِ جنوں ہے شاید'' (ک ف۔۲۶)

آدابِ التفات [اُرع۔ترکیب]

تہذیب واخلاق کا دھیان یعنی ظاہری آداب (ف ر)

ع ''اللہ رے بے نیازیٔ آدابِ التفات'' (ک ف۔۱۲)

آرزوئے مرگ [فف۔ترکیب]

مرنے کی خواہش (ف ر)

ع ''مجھے مرنے نہ دے گی آرزوئے مرگ تو برسوں'' (ک ف۔۱۲۹)

آزردگی [ف۔ا۔مث]

خفگی (ف ر)

ع ''آپ کی آزردگی بے سبب بھی خوب ہے'' (ک ف۔۳۱)

آزردۂ احساں [فع۔ترکیب]

رنجیدہ برتاؤ یعنی مہربانی کا بار لیے ہوئے (ف ر)

ع ''دم تو نکلا مگر آزردۂ احساں نکلا'' (ک ف۔۴۰)

آزردۂ فغاں [فف۔ترکیب]

آہ وزاری سے رنجیدہ مُراد ناراضگی کا سبب (ف ر)

ع ''یہی سہی کہ وہ آزردۂ فغاں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

آزردۂ وہم مسرت [فع۔ترکیب]

جس کی خوشی کا تصور بھی ناگوار ہو (ف ر)

ع ''میں وہ آزردۂ وہمِ مسرت ہوں معاذ اللہ'' (ک ف۔۲۵)

آزردۂ آویزش [فف۔مرکب]

رنجیدہ فساد مُراد کش مکش (ف ر)

ع ''آزردۂ آویزشِ شبنم نہ ہوا تھا'' (ک ف۔۱۳)

آزردہ [ف۔صف]

ناخوش، ناراض، رنجیدہ یعنی غمگین (اُر)

ع ''آزردہ تھا کہ ضبطِ فغاں میں اثر نہیں'' (ک ف۔۱۱)

آسماں فگار [فف۔ترکیب]

زخمی آسمان مُراد آسمان میں سوراخ کرنے والی (ف ل)

ع ''یہ دل فگار کبھی آسماں فگار ہوئی'' (ک ف۔ ۲۰۲)

آسماں [ف۔مذ]

چکی کی مانند، فلک، چرخ۔ تمام ایشیائی شاعر ہمیشہ اپنی برائیاں آسمان سے منسوب کرتے اور اس کو برا کہتے ہیں (ف ل)

ع ''اب تک تو اس زمیں پہ کوئی آسماں نہ تھا'' (ک ف۔۱۱)

آشفتگی [ف۔ا۔مث]

پریشانی، دیوانا پن مُراد بکھرنا، وحشت (ف ر)

ع ''آزردہ کیوں ہوئے میری آشفتگی سے تم'' (ک ف۔ ۱۸۲)

آشفتہ حالیاں [ف۔ا۔مث]

پریشان حالی (ف ل)

ع ''میری آشفتہ حالیاں نہ گئیں'' (ک ف۔۱۵۲)

آشوب [ف۔ا۔مذ]

فتنہ، فساد مُراد ہنگامہ (اُر)

ع ''آشوب صد جہانِ تماشا لیے ہوئے'' (ک ف۔ ۲۶۳)

آغوش لحد [ا۔محاورہ]

مرجانا، قبر میں دفن ہونا مراد قبر کی آغوش (اُر)

ع ''کب سے آغوشِ لحد میں ہم ہیں سرتا پا قرار'' (ک ف۔۷۸)

آغوشِ مشیت [فع۔ترکیب]

تقدیر کے حوالے یعنی مشیت کی تحویل میں ہونا (ف۔ر)

ع ''ان کی آغوشِ مشیت میں ہے ناکامی میری'' (ک ف۔۸۴)

آفتاب [ف۔ا۔مذ]

سورج مراد شراب کا پیالہ (ف۔ر)

ع ''کہ آفتاب قمر میں ہے، آفتاب میں سانپ'' (ک ف۔۸۶)

آنکھیں ڈبڈبا [ا۔محاورہ]

آبدیدہ ہونا یعنی آنکھوں میں آنسو بھر آئے (اُر)

ع ''اُن کے آگے جب یہ آنکھیں ڈبڈبا کر رہ گئیں'' (ک ف۔۱۳۱)

آوازِ بازگشت [فف۔ترکیب]

آواز کی واپسی مُراد آواز کا ٹکرا کے لوٹنا (ف۔ر)

ع ''کیا سوال آوازِ بازگشت آئی'' (ک ف۔۳۵)

آوازۂ بیاں [فع۔ترکیب]

واضح شہرت مُراد بیان کرنے کی شہرت (ف۔ر)

ع ''ستم رسیدۂ آوازۂ بیاں ہوں میں'' (ک ف۔۹۰)

آہ اثر گداز [فعف۔ترکیب]

ایسی آہ جس سے اثر بھی پگھل جائے (ف۔ر)

ع ''اب تو خدا اثر نہ دے آہِ اثر گداز میں'' (ک ف۔۱۴۰)

آہ جہاں سوز [فف۔ترکیب]

دنیا کو جلا کر راکھ کر دینے والی آہ (ف ل)

ع ''بس ایک آہِ جہاں سوز کے اثر تک ہیں'' (ک ف۔۹۰)

آہ صبر گداز [فف۔ترکیب]

آہ جو خاموشی کو پگھلا دے یعنی آہ جو صبر کو فنا کر دے (ف ر)

ع ''ہم ہیں مجبورِ آہِ صبر گداز'' (ک ف۔۱۰۵)

آہ نارسا [فف۔ترکیب]

بے اثر افسوس مُراد نہ پہنچنے والی آہ یعنی ناکام (ف ر)

ع ''کیا اب اتنا بھی اس آہِ نارسا میں دم نہ تھا'' (ک ف۔۱۵)

آہ واپسیں [فف۔مرکب]

آخر وقت کی آہ (ف ر)

ع ''بنائے غم کی خیر ہو کہ آج آہ واپسیں'' (ک ف۔ ۲۶۲)

آہنگ طرب [فف۔ترکیب]

خوشی کا نغمہ (ف ر)

ع ''فغاں کو میں نے آہنگِ طرب کا ہم نوا پایا'' (ک ف۔۶۷)

اجتماعِ اضداد [عع۔ترکیب]

متضاد چیزوں کا اکٹھا ہونا مراد خوشی و غم، نفرت و محبت، زندگی و موت (ع ل)

ع "ہے اک طلسمِ اجتماعِ اضداد" (ک ف۔۹۱)

اجتہاد [ع۔ا۔مذ]

نئی راہ نکالنا (ف ل)

ع "صحرا کا اجتہاد ہے ذرّہ کی ہر نمو" (ک ف۔ ۲۳۹)

اجل [ع۔ا۔مث]

موت (اُر)

ع "اجل کے زیرِ اثر ہو وہ نقشِ ہستی کیا" (ک ف۔۵۹)

احتراز [ع۔ا۔مذ]

پرہیز (ع ل)

ع "ہوش سے احتراز کر فاش نہ غم کا راز کر" (ک ف۔۸)

احتیاجِ شکوۂ اختر [عفف۔ترکیب]

ستارے سے شکایت کی ضرورت مُراد ستاروں کی گردش یا آسمان سے اپنی بدنصیبی کا شکوہ کرنے کی حاجت (ف ر)

ع "اب احتیاجِ شکوۂ اختر نہیں مجھے" (ک ف۔۱۰۶)

احتیاج [ع۔ا۔مث]

ضرورت، خواہش (ف ر)

ع ''تنگِ رحمت ہے احتیاجِ دعا'' (ک ف۔۷۵)

اختلاط [ع۔ا۔مذ]

میل جول، پیار (ع ل)

ع ''روح کو کیوں تن سے اختلاط ہے باقی'' (ک ف۔ ۲۸۴)

اخفائے حال [عع۔مرکب]

حالت کا پوشیدہ رکھنا یعنی حال دل چھپانا (ف ر)

ع ''اخفائے حال سے غرض افشائے حال ہے'' (ک ف۔ ۴۰۷)

ادائے تغافل [عع۔ترکیب]

جان بوجھ کر غفلت کرنا، بے توجہی (ف ر)

ع ''ادائے تغافل کے مارے ہوؤں پر'' (ک ف۔۴۹)

ادبستان [عف۔صف]

تہذیب لینے والا (ف ر)

ع ''اب ضبط سے دل ہے ادبستان تمنا'' (ک ف۔۵۱)

ادراک [ع۔ا۔مذ]

عقل (عرل)

ع ''ادراک ہے مظہر مری شوریدہ سری کا'' (ک ف۔۱۴۳)

ادعا [ع۔ا۔مذ]

دعویٰ کرنا، بے دلیل بات کہنا (ع ل)

ع ''آپ کا دیوانہ تھا یہ اِدّعا باطل سہی'' (ک ف۔۱۳)

اذن خروش [عف۔مرکب]

شور کی اجازت مُراد ہنگامہ کرنے کی اجازت (ف ر)

ع ''خم دیئے اور دیا نہ اذنِ خروش'' (ک ف۔۱۰۷)

اذن عام [ع۔ا۔مث]

اجازت (ع ل)

ع ''دے اذنِ عام عشق کو تاراج ہوش کا'' (ک ف۔۲۶۱)

اذن ہنگامۂ نگاہ [عفف۔ترکیب]

فسادی نظر کی اجازت مُراد تاب دید کی اجازت (ف ر)

ع ''اذنِ ہنگامۂ نگاہ نہ دے'' (ک ف۔۷۵)

اذیّت کوش [عف۔ترکیب]

تکلیف جھیلنا مُراد تکلیفوں کا عادی (ف ر)

ع ''مرے راحت طلب دل کا اذیّت کوش ہو جانا'' (ک ف۔۴۹)

ارتباط [ع۔ا۔مذ]

میل ملاپ، دوستی مُراد تعلق (ع ل)

ع ''غیر سے بھی اب وہ ارتباط نہیں ہے'' (ک ف۔ ۲۸۴)

ارنی [ع۔ا۔مذ]

اپنا جلوہ دکھا۔حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے اس کا جلوہ دیکھنے کا تقاضا کیا تھا۔اس میں تلمیح حضرت موسیٰؑ کے واقعہ کی طرف ہے۔(ع ل)

ع ''دلِ فانیؔ کو بہت ہے ''ارنی'' کا دعویٰ'' (ک ف۔ ۱۶۹)

اڑ چلے [ہ۔مص]

مغرور ہونا (ف ر)

ع ''اُڑ چلے کیوں میری وحشت کے بکھیرے ہوئے تار'' (ک ف۔۲۶)

استغنا [ع۔ا۔مذ]

بےفکری، بےنیازی (اُر)

ع ''مرے جوشِ طلب کی شانِ استغنا کوئی دیکھے'' (ک ف۔۲۵)

استوار [ف۔صف]

مضبوط (ف ل)

ع ''زندگی سے ہوتا ہے عہد استوار اپنا'' (ک ف۔۵۵)

اسکندر [ع۔ا۔مذ]

یونان کے مشہور بادشاہ کا نام مُراد دنیا کا مشہور فاتح۔ اس کی خوش قسمتی مسلم ہے (ع ل)

ع ''طالع بد بھی میرا طالع اسکندر ہے'' (ک ف۔ ۴۰۲)

اضطراب دل [عف۔ترکیب]

دل کی بے چینی (ف ر)

ع ''اضطراب دل ہے فانی اضطرار دل مجھے'' (ک ف۔ ۲۲۸)

اضطرار دل [عف۔ترکیب]

دل کی بے اختیاری مُراد دل کی مجبوری یا بے بسی (ف ر)

ع ''اضطراب دل ہے فانی اضطرار دل مجھے'' (ک ف۔ ۲۲۸)

اضمحلال [ع۔ا۔مذ]

پژمردگی، افسردگی (ع ل)

ع ''غمِ اُمید کے صدقے وہ اضمحلال رنگیں ہوں'' (ک ف۔۹۳)

اعتبارِ برملا [عف۔ترکیب]

اعلانیہ یقین یعنی کائنات کی تمام ظاہری اشیاء جن کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہوتا بلکہ صرف اعتباری حیثیت رکھتی ہیں (ف ر)

ع ''اعتبارات برملا کی قسم'' (ک ف۔۱۲۰)

اعجازِ مسیحا [عف۔ترکیب]

حضرت عیسیٰ کا معجزہ کہ وہ مردوں کو جلا دیتے تھے مُراد معجزہ کرامت (ف ل)

ع ''سحرِ الفت رشکِ اعجازِ مسیحا ہو گیا'' (ک ف۔۷۷)

افترا [ع۔ا۔مذ]

بہتان (ع ل)

ع ''شکوۂ ظلم افترا، حالِ شبِ فراق جھوٹ'' (ک ف۔ ۳۹۸)

افشائے حال [عع۔مرکب]

حالت کا ظاہر کرنا یعنی حال ظاہر کرنا (ف۔ر)

ع ''اخفائے حال سے غرض افشائے حال ہے'' (ک ف۔ ۴۰۷)

افشا [ع۔ا۔مذ]

ظاہر کرنا (ع ل)

ع ''یوں چھپایا رازِ دل ہم نے کہ افشا کر دیا'' (ک ف۔۷۰)

اقصائے [ع۔صف]

بہت دور، مُرادو سعت (ع ل)

ع ''مرادرو نہاں رسوائے اقصائے دو عالم ہے'' (ک ف۔ ۶۷)

اکتساب رنگ [عف۔ترکیب]

انداز حاصل کرنا یعنی رنگ حاصل کرنا (ف ر)

ع ''کرتے ہیں بزمِ ناز سے ہم اکتسابِ رنگ'' (ک ف۔۱۵۰)

اکتساب [ع۔ا۔مذ]

کمانا، ذاتی محنت سے حاصل کرنا (اُر)

ع ''اکتسابِ غم کرلوں حُسنِ بے تماشا سے'' (ک ف۔ ۲۴۲)

الاماں [ع۔مث]

امن چاہنا یعنی خدا کی پناہ (ع ل)

ع ''کوئی ستم کبھی تقریب الاماں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

التفات [ع۔ا۔مث]

متوجہ ہونا، رغبت (ع ل)

ع ''قہر کی حد تک بھی تھا دشوار جن کا التفات'' (ک ف۔۱۵)

الم کوشی [عف۔ترکیب]

رنج جھیلنا مُرادغم پسندی (ف ر)

ع ''یاالم کوشی رہی یا خودفراموشی رہی'' (ک ف۔۱۲)

الم لامتناہی [عع۔ترکیب]

غیر محدود دُکھ مُراد نہ ختم ہونے والا رنج (ع ل)

ع ''الم لامتناہی کو نہ پوچھ'' (ک ف۔ ۱۷۵)

الہام [ع۔ا۔مذ]

خدا کی طرف سے دل میں آئی ہوئی بات مُراد جو باتیں خدا کی طرف سے نازل ہوں (ع ل)

ع ''محرومیاں ذریعۂ الہام ذکر تھیں'' (ک ف۔۶)

امیدوبیم [فف۔مرکب]

آرزو اور خوف (ف ر)

ع ''اُلٹ گئی مری اُمیدوبیم کی دُنیا'' (ک ف۔۶۱)

امیدوبیم [فف۔مرکب]

آرزو اور خوف (ف ر)

ع ''امیدوبیم پہ ہے ہستی بشر موقوف'' (ک ف۔ ۲۶۹)

امیدالتفات [فع۔مرکب]

متوجہ ہونے کی خواہش مُراد توقع کا بھرم(ف ر)

ع ''امیدِ التفات کورسوانہ کیجیے''(ک ف۔ ۲۹۸)

امید سحر [ف۔ترکیب]

صبح کی امید(ف ل)

ع ''ہم شبِ ہجر میں امیدِ سحر رکھتے ہیں'' (ک ف۔۱۴۹)

امید عفو [فع۔ترکیب]

بخشش کی آرزو(ف ر)

ع ''امیدِ عفو ہے ترے انصاف سے مجھے''(ک ف۔۵)

اناالقیس [عع۔ترکیب]

میں قیس ہوں(ف ر)

ع ''ہائے وہ شورِ اناالقیس کہ محمل سے اُٹھا''(ک ف۔۱۶)

انالیلیٰ [عع۔ترکیب]

میں لیلیٰ ہوں(ف ر)

ع ''پھر تو مضرابِ جنوں سازِ انالیلیٰ چھیڑ''(ک ف۔۱۶)

انجام تحیّر [عف۔ترکیب]

نتیجہ پریشانی ہونا مُراد عشق کی بے تابی کا آخری نتیجہ پریشانی تھا

ع ''شوقِ بے تاب کا انجام تحیّر پایا''(ک ف۔۴۱)

اندمال [ع۔ا۔مذ]

زخم بھرنا (ع ل)

ع ''اب جو ہوا ہو لمآل چھوڑ خدا پہ اندمال'' (ک ف۔ ۲۲۰)

انفاس [ع۔ا۔مذ]

نفس کی جمع۔سانسیں (ع ل)

ع ''ہر نفس آہ اور انفاس پہ جینے کا مدار'' (ک ف۔ ۴۰۱)

انفعال [ع۔ا۔مذ]

جُدا ہونا مُراد شرمندگی (ع ل)

ع ''کام آیا نہ انفعال اپنا'' (ک ف۔۵۴)

اوراقِ کُن [عف۔ترکیب]

ذرا سا کاغذ کا ٹکڑا مراد دنیا۔دنیا کو وجود میں لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''کُن'' (ہو جا) اور کائنات وجود میں آ گئی (ف ر)

ع ''ثبت تھی اوراقِ ''کُن'' پر صرف میری سرگزشت''

ایجاد [ع۔ا۔مذ]

وجود میں لانا۔اختراع (اُر)

ع '' تیور ستم ایجاد کے غمّاز نہیں ہیں'' (ک ف۔ ۱۵۰)

ایمائے پرسش [عف۔ترکیب]

اشاروں میں حال پوچھنا (ف ر)

ع ''اُدھر ایمائے پرسش اور اِدھر خاموش ہو جانا'' (ک ف۔۴۸)

ایمن، طور [ع۔تلمیح]

طور: وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھا۔ ایمن: وہ وادی جہاں طور واقع ہے۔ (ف ر)

ع ''بڑھ اور دو قدم کہ یہ ایمن وہ طور ہے'' (ک ف۔ ۲۸۰)

بابِ اجابت [عع۔مرکب]

دُعا قبول ہونے کا دروازہ (ف ر)

ع ''واں کُھلا بابِ اجابت، یاں قفس کا در کُھلا'' (ک ف۔۴۱)

بادہ نوش [فف۔ترکیب]

شراب نوش (ع ل)

ع ''یادش بخیر دل بھی عجب بادہ نوش تھا'' (ک ف۔۵)

بادۂ سرجوش [ففف۔ترکیب]

شراب کی طاقت کا نور مُراد اُبلتی ہوئی شراب (ف ر)

ع ''میری قسمت میں غمِ بادۂ سرجوش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

بادیہ پیائی [ع۔ا۔مذ]

جنگلوں میں پھرنا مُراد جنگلوں کی خاک چھاننا جو کہ عاشقوں کا دستور ہے (ع ل)

ع ''کچھ ٹھکانہ بھی ہے اس بادیہ پیائی کا'' (ک ف۔۳۶)

بالیں [ف۔ا۔مذ]

تکیہ، سرہانا (اُر)

ع ''بالیں پہ تم جب آئے تو آئی وہ موت بھی'' (ک ف۔٦)

بام ودر [فف۔مرکب]

دروازہ اور بالاخانہ (ف ر)

ع ''رخصت اے بام ودر، ہر کاخ و ایواں الوداع'' (ک ف۔۱۷۱)

بحرِ تلاطم خیز [عف۔ترکیب]

سمندری موجوں کا زور سے اُٹھنا مُراد طوفانی سمندر (ف ر)

ع ''بحرِ تلاطم خیز جہاں میں یونہی رہیں گے زیروزبر ہم'' (ک ف۔۱۱۷)

بحرِ بے کراں [عف۔ترکیب]

بڑا سمندر جس کا کنارہ نہ ہو، مراد زندگی (ف ر)

ع ''اس بحرِ بے کراں میں ساحل کی جستجو کیا'' (ک ف۔۱۹)

بخیہ [ف۔ا۔مذ]

سیون، سینا (ف ر)

ع "مجالِ بخیۂ زخم جگر نہیں ہے مجھے" (ک ف۔ ۲۲۸)

برملا [ف۔تابع فعل]

برسرِ مجلس، کھلم کھلا مُرادا اعلان کے ساتھ (ف آ)

ع "چھپا کر تو نے جو بخشا وہ میں نے بَرملا پایا" (ک ف۔۶۷)

برچیدہ دامن [مفف۔ترکیب]

منتخب آنچل سمیٹے ہوئے (ف ر)

ع "قبرِ فانؔی پر ہیں وہ برچیدہ دامن اے نسیم" (ک ف۔۱۰۰)

برق پاش [عف۔مرکب]

بجلی گرانے والی (ف ر)

ع "ہر آنکھ برق پاش تھی، ہر ذرّہ طور تھا" (ک ف۔۶)

برقِ تجلّی [مع۔ترکیب]

آسمانی بجلی کی روشنی یعنی تجلّی باری تعالیٰ وہ تجلّی جو حضرت موسیٰ کو طور پر نظر آئی (ف ر)

ع "وہی برقِ تجلّی کارفرما اب بھی ہے لیکن" (ک ف۔۴۸)

برق طور [ع۔ تلمیح]

طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا جو جلوہ دیکھا اور جسے دیکھ کر بیہوش ہو گئے (ف ر)

ع ''کلیم! برقِ طور تھی کہ تار تھا نقاب کا'' (ک ف ۔۳۳)

برق طور [ع۔ تلمیح]

طور پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ نے اللہ کا جلوہ دیکھا اور بے ہوش ہو گئے مُراد تجلی الٰہی (ف ر)

ع ''ہم سے ملتی ہے برقِ طور کو داد'' (ک ف ۔۱۱۳)

برق و باراں [عف۔ حرف عطفی] بجلی اور بارش (ف ر)

ع ''کچھ بھی ہوں برق و باراں ہم تو یہ جانتے ہیں'' (ک ف ۔۶۸)

برق [ع۔ ا۔ مث]

آسمانی بجلی مُراد وہ تجلی جو حضرت موسیٰؑ کو طور پر نظر آئی (ع ل)

ع ''خود برق ہو اور طورِ تجلا سے گذر جا'' (ک ف ۔۴۴)

برق [ع۔ ا۔ مث]

آسمانی بجلی (ع ل)

ع ''برق کو اب کیا غرض کیا رہ گیا کیا جل گیا'' (ک ف ۔۳۲)

برق		[ع۔ا۔مث] آسمانی بجلی (اُر)
ع ''ہوا کہ برق کے سایہ میں آشیاں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

برگشتہ مقدر		[فع۔ترکیب]
پھری ہوئی قسمت مُراد بدنصیبی (ف ر)
ع ''برگشتہ مقدر کی تاثیر، ارے توبہ'' (ک ف۔۲۰۶)

برملا		[ف۔تابع فعل]
برسرِ مجلس مراد ظاہر، سب کے روبرو (ف ر)
ع ''شکوہ برملا کرے! خیر یہ تو کیا کرتے'' (ک ف۔۵۵)

بزمِ احدی		[فع۔ترکیب]
یکتا محفل مُراد وہ محفل جہاں صرف ایک ہستی واحد (اللہ تعالٰی) کے سوا کوئی نہ تھا (ف ر)
ع ''شمع و پروانہ بزمِ احدی ہوں فانؔی'' (ک ف۔۱۲۳)

بزمِ الست		[فع۔ترکیب]
مُراد یہ کہ کائنات کی تخلیق کے وقت کی مجلس سے لے کر بزمِ محشر تک یعنی محفلِ ازل جب خدا تخلیق کائنات کر رہا تھا (ف ر)
ع ''بزمِ الست، دارِ فنا، جلوہ گاہِ حشر'' (ک ف۔۱۲۸)

بزم صدرنگ [فف ۔ ترکیب]

سینکڑوں رنگوں کی محفل مُراد دنیا کے رنگارنگ مناظر (ف ل)

ع ''بزمِ صدرنگ وجلوۂ بے رنگ'' (ک ف ۔ ۱۱۲)

بزم طرب [ف ۔ مث]

مجلس نشاط، گانے بجانے کی محفل مُراد خوشی کی محفل (ف ر)

ع ''تری بزمِ طرب میں معتبر ہے اشکِ غم میرا'' (ک ف ۔ ۲۵)

بزم طرب [ف ۔ مث]

مجلس نشاط یعنی خوشی کی محفل (ف ر)

ع ''کسی کی بزمِ طرب میں کچھ ایک شمع نہیں'' (ک ف ۔ ۱۴۶)

بزم یاس [فع ۔ ترکیب]

مایوسی کی محفل یاسؔ عظیم آبادی، فانی کے ایک دوست دونوں مفاہیم کو استعمال کیا (ف ر)

ع ''وہ نامرادِ اجل بزمِ یاس میں بھی نہیں'' (ک ف ۔ ۴۴)

بساط عجز [عف ۔ مرکب]

غریبی کا سرمایہ (ع ل)

ع ''بساطِ عجز میں اک آہ تھی متاعِ حیات'' (ک ف ۔ ۲۰۲)

بقا [ع۔ا۔مث]

قیام،ہیشگی، پائداری مُرادزندگی (اُر)

ع ''بقا کہتے ہیں جس کو وہ مرا احسان ہے فانیؔ'' (ک ف۔۲۵)

بقدرِ تلخیِ صہبا [عفع۔ترکیب]

لال شراب کی تلخی جتنا (ف ر)

ع ''یعنی بقدرِ تلخیِ صہبا سرور تھا'' (ک ف۔۷)

بقدرِ ظرف [فع۔ترکیب]

صلاحیت واہلیت کے مطابق (ف ر)

ع ''غمِ دنیا بقدرِ ظرف نہیں'' (ک ف۔۷۴)

بقیدِ زماں ومکاں [عفع۔ترکیب]

اسیریِ وقت اور مسکن کی مُراد عالمِ امکاں کا وجود بھی نہ تھا (ف ر)

ع ''عالم ابھی بقیدِ زماں ومکاں نہ تھا'' (ک ف۔۱۱)

بگولہ [ہ۔ا۔مذ]

گردباد۔خاک کا جھونکا (اُر)

ع ''اک بگولہ بھی نہ خاکِ رہِ منزل سے اُٹھا'' (ک ف۔۱۷)

بہ فتوائے خرد [فف۔ ترکیب]
عقل کے فیصلہ کے مطابق (ف ر)
ع ''جو بہ فتوائے خرد مجنوں نہ ہو کامل نہیں'' (ک ف۔۸۰)

بیاباں [ف۔ا۔مذ]
ریگستان، جنگل، ویرانہ (ف ر)
ع ''کوئی ذرّہ ہے یہاں اور نہ بیاباں کوئی'' (ک ف۔ ۲۰۷)

بیدادگریہ [فف۔ ترکیب]
ظلم وستم پر رونا (ف ر)
ع ''بیدادگریہ آہیں خالی کہیں نہ جائیں'' (ک ف۔۱۳۱)

بیداد [ف۔صف]
ظلم وستم مُراد بڑا دشمن (ف ر)
ع ''کیا کہیے کہ بیداد ہے تری بیداد'' (ک ف۔۹۱)

بیداد [ف۔صف]
ظلم وستم مُراد بڑا دشمن (ف ر)
ع ''بیداد کی ہر تہ میں سو طرح سے شامل تھا'' (ک ف۔۸)

بیداد [ف۔صف]

ظلم وستم (ف ر)

ع ''اس تکلف سے ہے بیداد کہ بیداد نہیں'' (ک ف۔۱۵۳)

بیگانۂ عتاب [فف۔ترکیب]

ناراضگی سے مُراد غضب کو نہیں پہچانتا (ف ر)

ع ''نا آشنائے لطف ہوں بیگانۂ عتاب'' (ک ف۔۳۱)

بےثبات [ف۔صف]

ناپائیدار (ف ر)

ع ''ثباتِ زندگی، بےثبات نے مارا'' (ک ف۔۲۷)

بےصرفہ [ف۔ترکیب]

بےفائدہ، بہت زیادہ مُراد بیکار (اُر)

ع ''بےتابی بےصرفہ بےوجہ نہیں یعنی'' (ک ف۔ ۲۷۲)

بےمنّت سر [فف۔مرکب]

سر سے بے نیاز مُراد سر کے احسان سے آزاد (ف ر)

ع ''سجدہ بےمنّت سر یاد آیا'' (ک ف۔۶۴)

بے مہریوں [ف۔صف]

بے رُخی (ف ل)

ع ''ان کی بے مہریوں کو کیا معلوم'' (ک ف۔۶۳)

بے نیازِ نطق [فع۔ترکیب]

بولنے کی قوت سے بے پرواہ مراد زبان قوتِ گویائی سے محروم تھی (ف ر)

ع ''بے نیازِ نطق ہے گویا زبانِ اضطراب'' (ک ف۔۸۷)

بے ہنگام [ف۔صف]

بے وقت، بے موقع (ف ر)

ع ''اُف اس آزادیٔ بے ہنگام کی مجبوریاں'' (ک ف۔۴۱)

پاتراب [ف۔ترکیب]

مقام بدلنا، جگہ تبدیل کرنا مُراد پانی پر پاؤں رکھنا (ف ر)

ع ''روح کا آنسوؤں بھری آنکھوں میں پاتراب ہے'' (ک ف۔ ۴۰۸)

پایابی [ف۔ا۔مث]

کم گہرائی، اتھلا پن (ف ر)

ع ''بحرِ بے پایانِ محبت کی پایابی کیا کہیے'' (ک ف۔ ۳۰۷)

پایان [ف۔ا۔مذ]

انجام، آخر (اُر)

ع ''آغازِ جنوں گو نہیں پایانِ تمنا'' (ک ف۔۵۰)

پردہ پوش [ف۔ترکیب]

برائی کو چھپانے والا مُراد پردہ ڈالنے والا (ف ر)

ع ''شاہد ہے خودِ گناہ کہ تو پردہ پوش تھا'' (ک ف۔۵)

پرسس پنہاں [فف۔ترکیب]

خاموشی سے دیکھ بھال مُراد خاموش تعظیم (ف ر)

ع ''کسی کی پرشسِ پنہاں سے کیوں ہو داد طلب'' (ک ف۔۵۹)

پروردۂ فنا [ف۔ترکیب]

فنا کی آغوش میں پرورش پانا (ف ل)

ع ''نہ آ قریب کہ پروردۂ فنا ہوں میں'' (ک ف۔۹۰)

پرویز [ف۔تلمیح]

فاتح، خوش نصیب مُراد ایران کا مشہور طاقتور بادشاہ (ف ر)

ع ''جشنِ پرویز و عشرتِ جم کیا'' (ک ف۔۷۵)

پری خانے [ف۔ا۔مذ]

وہ مکان جس میں حسینوں کا جمگھٹا ہو مراد پرستان (اُر)

ع ''دل کے ہر ذرّہ میں عالم ہے پری خانے کا'' (ک ف۔۲۹)

پس فردا [ف۔صف]

آنے والے کل کے بعد کا دن مُراد پرسوں (ف ر)

ع ''فردا تو ہے فردا، پسِ فردا سے گذر جا'' (ک ف۔۲۱)

پندار [ف۔ا۔مذ]

غور و فکر، تصور، غرور (ف ر)

ع ''وفا میں اس نے کیا پندار ترکِ مدّعا پایا'' (ک ف۔۶۸)

پیدا [ف۔صف]

ظاہر (اُر)

ع ''ہر جلوۂ پوشیدہ و پیدا سے گذر جا'' (ک ف۔۲۲)

پیکاں [ف۔ا۔مذ]

برچھی بھالے کی نوک یعنی تیر کی نوک (ف ر)

ع ''یاد ہے گم ہو گیا تھا کوئی پیکاں تیر کا'' (ک ف۔۳۱)

پیکاں [ف۔ا۔مذ]

برچھی یا بھالے کی نوک مُراد تیر کی نوک (ف ر)

ع ''کیوں نہ دلِ زار کو ہو ترا پیکاں عزیز'' (ک ف۔ ۳۹۷)

پیکاں [ف۔ا۔مذ]

تیر کی نوک۔ یہاں محبوب کی نگاہوں کو پیکاں کہا ہے (ف ر)

ع ''ہم آنکھوں سے لگا کر دل میں رکھ لیتے ہیں پیکاں کو'' (ک ف۔۱۷۲)

پیکاں [ف۔مذ]

برچھی یا بھالے کی نوک یعنی تیر کی نوک (ف ر)

ع ''دل میں کہتا ہوں، وہ کہتا ہے کہ پیکاں نکلا'' (ک ف۔۴۱)

تا کجا [فف۔تابع فعل]

کب تک، کہاں تک (ف ر)

ع ''تا کجا آہ زیرِ لب آخر'' (ک ف۔۴۷)

تا کجا [فف۔تابع فعل]

کب تک (ف ر)

ع ''تا کجا یہ دلفریبی اے امیدِ جاں بری'' (ک ف۔ ۱۶۴)

تابِ شیون [فف۔ترکیب]

غمناک تاب (ف ر)

ع ''کلیجہ تھام لو تم تابِ شیون لا نہیں سکتے'' (ک ف ۔ ۲۶۵)

تارِ اشک [فف۔ترکیب]

آنسو کا ریزہ مُراد اتنے اشک بہائے ہیں کہ آستیں کی بانہہ بھیگ کر آنسوؤں کے قطروں کی مانند ہو گیا

(ف ر)

ع ''فرقت میں تارِ اشک ہے

تارِ آستیں [ف۔ترکیب]

کُرتے یا قمیص کی بانہہ کا دھاگہ مُراد اتنے اشک بہائے ہیں کہ آستیں کی بانہہ بھیگ کر آنسوؤں کے

قطروں کی مانند ہو گیا (ف ر)

ع ''فرقت میں تارِ اشک ہے ہر تارِ آستیں'' (ک ف ۔۱۳۰)

تاراج [ف۔ا۔مذ]

لوٹ، بربادی (اُر)

ع ''دے اذنِ عام عشق کو تاراج ہوش کا'' (ک ف ۔ ۲۶۱)

تپِ فراق [فع۔ترکیب]

جدائی کا بُخار۔مُراد فراقِ یار کی تپش (ف ل)

ع ''چارہ تپِ فراق کا شکر نہیں تو کچھ نہیں'' (ک ف ۔۱۴۲)

تپِ ہجر [فع۔ترکیب]

جدائی کا بخار مراد جدائی کی آگ (ف ر)

ع ''نہیں منظور تپِ ہجر کا رسوا ہونا'' (ک ف۔۴۵)

تپِ ہجر [فع۔ترکیب]

جدائی کا بخار یعنی غمِ جدائی (ف ر)

ع ''دل مشتاق نہ تھا شکوہ طراز تپِ ہجر'' (ک ف۔۱۰)

تپِ ہجر [فع۔ترکیب]

جدائی کا بخار یعنی غمِ جدائی (ف ر)

ع ''چارہ تپِ ہجر کا اب کیا کروں'' (ک ف۔۸۰)

تردامنی [ف۔ا۔مث]

گنہگاری لفظی معنی بھیگا ہوا دامن (ف ر)

ع ''خیر اس تردامنی کو روزِ محشر دیکھنا'' (ک ف۔۵۲)

تزئینِ داماں [عف۔ترکیب]

آرائش دامن مراد دامن کے لائق (ف ر)

ع ''ان میں جو دَر کار ہو تزئینِ داماں کے لیے'' (ک ف۔ ۳۰۳)

تسلیم [ع۔ا۔مث]

سپرد کرنا، قبول کرنا۔ مُراد ہر بات پر خوشی سے راضی رہنا (ع ل)

ع ''تسلیم کی نظر سے کرشمے رضا کے دیکھو'' (ک ف ۔ ۱۷۷)

تشہیر [ع۔ا۔مث]

بدنام کرنا، رسوا کرنا (ع ل)

ع ''ہے عشق ترا آفاقی تشہیر بھی شہرت بھی'' (ک ف ۔ ۲۲۴)

تصرف [ع۔ا۔مذ]

استعمال (ع ل)

ع ''عشق کا بھی کیا تصرف ہے کہ دل اب دل نہیں'' (ک ف ۔ ۳۱)

تعجیل [ع۔ا۔مث]

عجلت، جلدی (ع ل)

ع ''مجھے عزیز ہے فرمانِ موت میں تعجیل'' (ک ف ۔ ۱۱۴)

تعزیر [ع۔ا۔مث]

سزا (ع ل)

ع ''وہی تقصیر ہے، تعزیر بدل جاتی ہے'' (ک ف ۔ ۲۹۵)

تعینات [ع۔ا۔مذ]

تعین کی جمع ،تقرری مُراد تصورات کے حدود (ع ل)

ع ''تعینات کی حد سے گزر رہی ہے نگاہ'' (ک ف۔ ۳۵)

تغافل و تمکیں [عع۔ترکیب]

بے پرواہ اور طاقت مُراد بے نیازی و ناز و غرور (ع ل)

ع ''گویا نہیں تغافل و تمکین میں کوئی فرق'' (ک ف۔ ۱۶۷)

تغافل [ع۔ا۔مذ]

بے پروائی (عرل)

ع ''خود تغافل نے دیا مژدۂ بیداد مجھے'' (ک ف۔ ۱۴۹)

تقصیر [ع۔ا۔مث]

کوتاہی، خطا مُراد جرم (ع ل)

ع ''وہی تقصیر ہے، تعذیر بدل جاتی ہے'' (ک ف۔ ۲۹۵)

تکلّم [ع۔ا۔مذ]

بات کرنا، گفتگو (ف ل)

ع ''یہ تیری خموشی بھی گویا عینِ تکلّم ہے'' (ک ف۔ ۴۷)

تکملۂ شوق [مع۔ترکیب]
زائد خواہش مُراد خواہش کا مکمل کرنا (ع ل)
ع ''لاؤ کچھ تکملۂ شوق کا ساماں کرلیں'' (ک ف۔۱۳۲)

تمکین [ع۔ا۔مث]
طاقت، زور مُراد- ناز (ع ل)
ع ''ہے کوئی جو منکر ہو اب شمع کی تمکین کا'' (ک ف۔۱۷۵)

تمنّا فروش [عف۔مرکب]
آرزو بیچنے والا مُراد تمناؤں کو رسوا کرنے والا (ف ل)
ع ''ہر قطرہ خونِ دل کا تمنا فروش تھا'' (ک ف۔٦)

تموج [ع۔ا۔مذ]
لہریں اُٹھنا (ع ل)
ع ''لبریز تموج تھا اک اک خط پیمانہ'' (ک ف۔۱۸۱)

تمہید [ع۔ا۔مث]
کسی مضمون کا عنوان، آغاز (اُر)
ع ''تمہیدِ صد ہزار قیامت ہے ہر نفس'' (ک ف۔۳۰)

تنگ بضاعتی [ع۔ترکیب]

تھوڑا سرمایہ مُراد کم مائگی (ف۔ر)

ع ''فانیؔ تنگ بضاعتِ غم کا کیا کروں'' (ک ف۔٦)

تہِ دامانِ یار [فف۔ترکیب]

محبوب کے آنچل کے نیچے مُراد محبوب کے دامن کا سایہ بھی میسر آ گیا (ف۔ر)

ع ''آغوشِ موت میں تہِ دامانِ یار ہوں'' (ک ف۔١١)

تیرگیِ آب و گِل [فف۔ترکیب]

تاریکی، پانی و مٹی یعنی سرشت سے ہی رنجش (ف۔ر)

ع ''یوں دیکھتا ہے تیرگیِ آب و گِل'' (ک ف۔١٧٧)

ثباتِ زندگی [عف۔ترکیب]

زندگی کی پائیداری (ف۔ر)

ع ''ثباتِ زندگی، بے ثبات نے مارا'' (ک ف۔٢٧)

جادہ و منزل [عع۔مرکب]

راستہ اور پڑاؤ (ف۔ل)

ع ''مسلک اپنا امتیازِ جادہ و منزل نہیں'' (ک ف۔١٥٦)

جادہ [ع۔ا۔مذ]

راستہ (ف ر)

ع ''ہر منزل وہر جادہ وہر جا سے گذر جا'' (ک ف۔۴۲)

جادۂ ہستی [عف۔ترکیب]

زندگی کی راہ (ف ر)

ع ''دیکھ یہ جادۂ ہستی ہے سنبھل کر فانیؔ'' (ک ف۔۱۷۹)

جادۂ ہستی [عف۔ترکیب]

زندگی کا راستہ (ف ر)

ع ''آتی ہے خاکِ جادۂ ہستی سے بوئے دل'' (ک ف۔ ۲۱۳)

جام جہاں نما [فہف۔ترکیب]

مقام بتانے والا پیالہ مُراد وہ پیالہ جس میں دنیا کے تمام حالات دکھائی دے جاتے تھے اور جو جمشید کے قبضہ میں تھا (ف ر)

ع ''جامِ جہاں نما کوئی جاگیر جم کی ہے'' (ک ف۔ ۴۰۵)

جانکاہی [ف۔ا۔مث]

محنت، مشقت، کوئی چیز جو زندگی کم کر دے مُراد جان لیوا تکالیف (ف ر)

ع ''خرابِ لذّتِ جانکاہی محبت ہوں'' (ک ف۔۲۲۷)

جاں بہ لب [ف۔صف]

قریب المرگ مُراد ہونٹوں پر جان ہونا (ف ر)

ع "میں دردِ فرقت سے جاں بہ لب ہوں تمھیں یقینِ وفا نہیں ہے" (ک ف۔۲۴)

جاں کاہ [ا۔صف]

محنت طلب مُراد جان لیوا (ف ر)

ع "تاثیر کیا دکھاتے جاں کاہ بھی نہ نکلے" (ک ف۔ ۲۵۲)

جاں گداز [ف۔صف]

جان کو گھلانے والا مُراد جان لیوا (اُر)

ع "احسان مند ہوں المِ جاں گداز کا" (ک ف۔۳۰)

جبین سجدہ ریز [صف۔ترکیب]

سجدہ کرنے والی پیشانی (ف ر)

ع "حاصلِ خلقت ہے تعمیرِ جبینِ سجدہ ریز" (ک ف۔ ۲۹۲)

جذب بیخودی [صف۔ترکیب]

سرشاری کی کشش مراد یہ کہ محبوب کو پانے کے لیے خود کو کھونا ضروری ہے (ف ر)

ع "اے جذبِ بیخودی ترے قربان جایئے"

جراحت پنہاں [عف۔ترکیب]

پوشیدہ زخم (ف ر)

ع "سامانِ صد جراحتِ پنہاں کیے ہوئے" (ک ف۔ ۲٦٠)

جرس [ع۔ا۔مذ]

گھنٹہ، گھڑیال مُراد قافلہ کی گھنٹی (ع ل)

ع "بتا اب اے جرس دور میں کدھر جاؤں" (ک ف۔۲)

جفا کار [فف۔مرکب]

ظلم وستم کرنے والا (ف ر)

ع "ظالم سے جفا کار ہوا بھی نہیں جاتا" (ک ف۔۲)

جفا کوش [فف۔مرکب]

ظلم برداشت کرنے والا (ف ر)

ع "کیوں جفا کیش تو بھی جفا کوش نہ تھا" (ک ف۔۹)

جفا کیش [فف۔ترکیب]

ظلم کا دین مُراد جس کا مسلک ظلم ہو (ف ر)

ع "کیوں جفا کیش تو بھی جفا کوش نہ تھا" (ک ف۔۹)

جگرخراش [ف۔صف]

نہایت رنج دہ مُراد دل کو زخمی کرنے والا (ف۔ر)

ع ''جگرخراش ہے حال ان تباہ حالوں کا'' (ک ف۔۳۵)

جلو میں [ت۔ا۔مث]

باگ، لگام مُراد ساتھ لے کر (ف۔ر)

ع ''سنا ہے اٹھا ہے اک بگولہ جلو میں کچھ آندھیوں کو لے کر'' (ک ف۔۴۴)

جلوہ ساز [عف۔ترکیب]

سامان کی نمائش کرنا مُراد جلووں کی تخلیق کرنے والا (ف۔ر)

ع ''عشق بن گیا آخر حسنِ جلوہ سازاں کا'' (ک ف۔۳۳)

جلوہ گاہ حشر [عفع۔ترکیب]

وہ جگہ جہاں روز قیامت برپا ہوگا مُراد قیامت کا دن جہاں خدا کا جلوہ بے نقاب نظر آئے گا (ف۔ر)

ع ''بزمِ الستؔ، دارِ فنا، جلوہ گاہِ حشر'' (ک ف۔۱۲۸)

جلوۂ بے رنگ [عف۔ترکیب]

دیدار بے لطف مُراد جلوۂ الٰہی جو کسی رنگ کا محتاج نہیں (ف۔ر)

ع ''بزمِ صد رنگ و جلوۂ بے رنگ'' (ک ف۔۱۱۲)

جلوۂ جاناں [عف۔ترکیب]

دیدار یار یعنی کسی خاص طرز سے اپنے تئیں ظاہر کرنا (ف ر)

ع ''آنکھوں کو ورنہ جلوۂ جاناں کہاں نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

جلوۂ رنگ [عف۔ترکیب]

روپ کا نظارہ کرنا مُراد دنیا کے رنگا رنگ جلوے (ف ر)

ع ''جلوۂ رنگ ہے نیرنگ تقاضائے نگاہ'' (ک ف۔ ۲۷۰)

جلوۂ کثرت [عع۔ترکیب]

نور کی بہتات مُراد خدا کی تجلی جو عاشقوں کو دنیا کی ہر شے میں نظر آتی ہے (ف ر)

ع ''جلوۂ کثرت خود اپنا شوق بے اندازہ تھا'' (ک ف۔۸۴)

جلوۂ مستور [عع۔ترکیب]

چھپی ہوئی تجلّی نور یعنی چھپا ہوا جلوہ مُراد جلوۂ الٰہی (عرل)

ع ''کون سمجھے اثرِ جلوۂ مستور کا راز'' (ک ف۔۱۵۴)

جلوۂ آتش پنہاں [عفف۔ترکیب]

چھپے ہوئی جلن کا نمودار ہونا مُراد پوشیدہ سوزِ عشق (ف ر)

ع ''جلوۂ آتش پنہاں جسے غم کہتے ہیں'' (ک ف۔۲٦)

جمالِ جاں سوز [عف۔ترکیب]

دل جلانے والی خوبصورتی مُراد حُسن جو جان جلادے (ف ر)

ع ''نگاہِ دل دوز کی دہائی، جمالِ جاں سوز کی دہائی'' (ک ف۔۲۴)

جمالِ مطلق [ف۔ترکیب]

بے قید حسن مراد جمالِ باری تعالیٰ (ف ر)

ع ''جمالِ مطلق بے نام کی دہائی ہے'' (ک ف۔۲۷)

جمالِ یار [عف۔ترکیب]

محبوب کی خوبصورتی یعنی حسنِ محبوب (ف ر)

ع ''جمالِ یار کا چرچا کہاں کہاں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

جمع خاطر [ع۔ا۔مث]

سکون۔تسلی (اُر)

ع ''بیٹھا ہوں جمع خاطرِ داماں کیے ہوئے'' (ک ف۔ ۲۶۰)

جم [ف۔تلمیح]

جمشید ایران کا مشہور طاقتور بادشاہ کے نام کا مخفف (ف ر)

ع ''جشنِ پرویز و عشرتِ جم کیا'' (ک ف۔۷۵)

جم [ف۔ا۔مذ/تلمیح]

جمشید۔ایران کا بادشاہ (ف ر)

ع ''جامِ جہاں نما کوئی جاگیر جم کی ہے'' (ک ف۔ ۴۰۵)

جنونِ شکوۂ بیداد [عفف۔ترکیب]

ظلم ستم کی دیوانگی کا گلہ (ف ر)

ع ''جنونِ شکوۂ بیداد پر خدا کی مار'' (ک ف۔۳۵)

جنونِ عاشقی [عف۔ترکیب]

عشق ومحبت کا خبط مُراد عشق کی دیوانگی (ع ل)

ع ''ہوش کا سودا جنونِ عاشقی سے کم نہ تھا'' (ک ف۔۱۴)

جنوں خیز [عف۔ترکیب]

دیوانگی پیدا کرنا مراد دیوانگی کو بڑھانے والی (ف ر)

ع ''ناصحا! وسعت کا شانہ جنوں خیز نہیں'' (ک ف۔۴۵)

جو فروش زہد کو گندم نما [ف۔صف]

مکار، دغا باز، گندم نما جو فروش فارسی کا محاورہ ہے جس کا مطلب ہے وہ شخص جو اصل میں حقیر اور بے وقعت ہو مگر ظاہر کرے کہ وہ بہت بلند مرتبہ ہے۔ (ف ل)

ع ''جو فروشِ زہد کو گندم نما کہنے کو ہیں'' (ک ف۔ ۱۶۳)

جوشش سیل گریہ [فعف۔ترکیب]

رونے کے بہاؤ کی شدت مُراد آنسوؤں کے طوفان کی شدّت (ف ر)

ع ''جوششِ سیلِ گریہ کون، ضبط کو ناگوار کیا'' (ک ف۔۷۴)

جوشش غم [فع۔ترکیب]

غم کا جوش (ف ر)

ع ''جوششِ غم نے پھر اس قطرہ کو دریا کر دیا'' (ک ف۔۷۱)

جولاں گہ [ع۔ترکیب]

گھوڑے کدانے کی جگہ مراد گھڑ دوڑ کا میدان (ف ر)

ع ''سینۂ فانؔی ہے یا جولاں گہِ برقِ فنا'' (ک ف۔۸۶)

جہد طلب [عع۔مرکب]

کوشش کی خواہش۔فانی کے نزدیک راحت کا مطلب مقصد کا حصول نہیں بلکہ مقصد کے لیے جدوجہد کرنا ہے۔(ف ر)

ع ''راحت کا مفہوم یہی ہے جہد طلب سے باز نہ آ''(ک ف۔ ۲۵۳)

جہل [ع۔ا۔مذومث]

جہالت، بے علمی مُراد لاعلمی (اُر)

ع ''حاصلِ علمِ بشر جہل کا عرفاں ہونا'' (ک ف۔۴۶)

چارزنجیرعناصر [ففع۔ترکیب]
چار متصل اجزاء مراد آب وخاک وبادوآتش یعنی پانی،مٹی،ہوا،آگ۔قدیم حکمت کی رو سے ان چارعناصر سے عالمِ مادی اورانسان کی مادّی وجود کی تشکیل ہوئی ہے(ف ر)
؏ ''چارزنجیرِ عناصر پہ ہے زنداں موقوف'' (ک ف۔۴۶)

چارہ ساز [ف۔صف]
مشکل آسان کرنے والا(ف ل)
؏ ''ساری ہے دردِ دل مری رگ رگ میں چارہ ساز''(ک ف۔۱۵۸)

چارہ ساز [ف۔صف]
مشکل آسان کرنے والامرادمعالج،طبیب(ف ر)
؏ ''کیوں ہاتھ کانپتا ہے مرے چارہ ساز کا''(ک ف۔۳۱)

چارہ فرمائی [ففف۔مرکب]
علاج کرنا یعنی بیماری کا علاج کرنا(ف ر)
؏ ''وہ شانِ چارہ فرمائی کہاں ہے''(ک ف۔ ۲۸۷)

چارہ گر [ف۔صف]
معالج مُرادکام بنانے والا یعنی مشکل آسان کرنے والا(ف ر)
؏ ''چارہ گر،ناصحِ مشفق،دلِ بے صبروقرار'' (ک ف۔۴۰)

چاکِ جگر [فف۔ترکیب]

کٹا ہوا جگر مُراد زخمِ جگر (ف ل)

ع ''لبیک کی آتی ہے صدا چاکِ جگر سے'' (ک ف۔ ۲۳۸)

چاکِ داماں [ف۔صف]

دامن کا کھلا ہوا حصہ مُراد دیوانگی یا شکستہ حالی کا کنایہ (ف ر)

ع ''وہ دنیا تھی جو ہنستی ہی رہی ہر چاکِ داماں پر'' (ک ف۔۹۳)

چتون [ف۔ا۔مذ]

نظر، تیوری مُراد ماتھے کی شکن (ف ر)

ع ''جلاد کی چتون ہے جو شرمائی ہوئی سی'' (ک ف۔۱۸۷)

چراغ تہِ داماں [ففف۔ترکیب]

آنچل کے نیچے چراغ مُراد جس چراغ کو ہوا سے بچانے کے لیے دامن میں چھپالیا جائے (ف ر)

ع ''وہ بھی قسمت سے چراغِ تہِ داماں نکلا'' (ک ف۔۴۰)

چراغ کشتہ [فف۔مرکب]

بجھا ہوا دیا (ف ل)

ع ''چراغ کشتۂ آرام گاہِ بے نشانی ہوں'' (ک ف۔۱۲۳)

چشمِ تر [ف۔ا۔مث]

رونے والی آنکھ (ف ر)

ع ''چشمِ تر حاملِ آثارِ جنوں ہے شاید'' (ک ف۔۲۶)

چشمِ حیراں [فع۔ترکیب]

متحیر آنکھ مُراد عاشق کی آنکھ جو حسنِ محبوب کے جلوے کو دیکھ کر حیران ہوئی ہے۔(ف ر)

ع ''دل کی وسعت چاہیے تھی چشمِ حیراں کے لیے'' (ک ف۔ ۳۰۳)

چشم و گوش [فف۔مرکب]

آنکھ اور کان مُراد دیکھنا اور سننا (ف ر)

ع ''عالم دلیلِ گمرہی چشم و گوش تھا'' (ک ف۔۵)

چمن بردوش [ففف۔ترکیب]

کاندھوں پر چمن اٹھائے ہوئے (ف ر)

ع ''مبارک نکہتِ گل کو چمن بردوش ہو جانا'' (ک ف۔۴۸)

چھکا دیتی [و۔مص]

غنی و بے پروا کر دینا (ف ر)

ع ''بے تکلف نگہِ مست چھکا دیتی تھی'' (ک ف۔۱۰)

حادث [ع۔صف]

قدیم کی ضد نئی چیز جو پہلے نہ ہو، فانی مُراد وہ شے جو فنا پذیر ہو اور جس کا پہلے وجود نہ رہا ہو (اُر)

ع ''وہ حادث ہوں کہ دنیائے قِدَم بھرتی ہے دم میرا'' (ک ف۔۲۵)

حجاب غم آغوش [عف۔ترکیب]

رنج کی جدائی کا پردہ یعنی آغوش خالی بھی ہو تو تب بھی تیرا تصور ہمیں دوری کا احساس نہ ہونے دیتا تھا (ف ر)

ع ''درمیاں کوئی حجابِ غمِ آغوش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

حجاب ہوش اٹھا [عفہ۔ترکیب]

ہوش کا پردہ اٹھا (ف ر)

ع ''حجابِ ہوش اٹھا اب کوئی حجاب نہیں'' (ک ف۔۱۴۷)

حدیث طرّۂ گیسوئے [عف۔ترکیب]

سر کے لمبے بالوں کا ذکر مُراد محبوب کے گیسوؤں کا ذکر (ف ر)

ع ''خود ہی چھیڑی تھی حدیثِ طرّۂ گیسوئے دوست'' (ک ف۔۸۸)

حذرائے آہ! الاماں [عفع۔ترکیب]

خدا بچائے۔خدا کی پناہ (ع ل)

ع ''حذرائے آہ! الاماں انجام'' (ک ف۔۱۱۸)

حرم ودیر [عف۔مرکب]

کعبہ وبت خانہ (ف ر)

ع ''حرم ودیر کی گلیوں میں پڑے پھرتے ہیں'' (ک ف۔ ۲۲۱)

حریف گریہ [عف۔ترکیب]

مقابلے میں رونایا گریہ کرنا (ف ر)

ع ''حریفِ گریۂ بے اختیار ہم بھی ہیں'' (ک ف۔۱۴۶)

حریف [ع۔ا۔مذ]

دشمن، ہم پیشہ مُراد مقابلہ کرنے والا (ف ر)

ع ''دم حریف زوالِ غم نہ ہوا'' (ک ف۔۶۰)

حریم ناز [فف۔ترکیب]

پیارا گھر (ف ل)

ع ''تھا حریمِ نازاُن کا دل کی آخری منزل'' (ک ف۔۵۶)

حسرت بیش [عف۔ترکیب]

زیادہ پانے کی حسرت (اُر)

ع ''حسرتِ بیش وشکوۂ کم کیا'' (ک ف۔۷۴)

حسرت زدۂ نوش [عفف۔ترکیب]

آبِ حیات پینے کی آرزو مُراد پینے کی حسرت لیے ہوئے (ف ر)

ع "میں تری بزم میں حسرت زدۂ نوش نہ تھا" (ک ف۔۱۰)

حسن تماشا ریز [عحف۔ترکیب]

خوبی کا ظاہر ہونا مُراد حسن کا چھن چھن کر باہر آنا (ف ر)

ع "ہاں نقاب جلوہ خود حسنِ تماشا ریز ہے" (ک ف۔۲۸۱)

حسن طلب [ع۔ا۔مذ]

لطیف اشارہ کر کے کوئی شے مانگنا مُراد لطیف انداز یا کنایہ میں خواہش کا اظہار کرنا (اُر)

ع "میرے دلِ غیور کا حُسنِ طلب تو دیکھ" (ک ف۔۱۲)

حسن مجاز [عع۔ترکیب]

مراد خوشنمائی یعنی ظاہری حسن جو حقیقت نہ ہو (ف ر)

ع "جلوۂ عشق حقیقت تھی، حسنِ مجاز بہانہ تھا" (ک ف۔۸)

حشر امید [عف۔مرکب]

آرزو کا روزِ حساب یعنی امیدوں و آرزوؤں کا روزِ قیامت (ف ر)

ع "حشر امید سے مراد ہیں ہم" (ک ف۔۱۱۳)

حقیقت نگر [عف۔ترکیب]

اصلیت کو دیکھنے والی (ف ر)

ع ''تلاشِ چشمِ حقیقت نگر نہیں ہے مجھے'' (ک ف۔)

حلقۂ دام خیال [عفع۔ترکیب]

اندیشہ کے جال کا دائرہ مُراد دنیا اور اس کی رنگینیاں ایک واہمہ کا جال ہے (ف ر)

ع ''گھر سا گیا ہوں حلقۂ دامِ خیال میں'' (ک ف۔۱۴۲)

حوصلہ فرسا [عف۔ترکیب]

نا قابلِ برداشت۔ ہمت شکن (ف ر)

ع ''چشم بد دور، غمِ حوصلہ فرسا اپنا'' (ک ف۔۵۴)

حیات مرگ نواز [عفف۔ترکیب]

ایسی زندگی جو موت کو نوازنے والی یا اس کی پذیرائی کرنے والی ہو (ف ر)

ع ''تو نے بخشی حیاتِ مرگ نواز'' (ک ف۔۱۰۵)

حیف [ع۔ا۔مذ]

افسوس (ع ر ل)

ع ''حیف ہے اس کی قسمت پر جو عشق میں رسوا ہو نہ سکا'' (ک ف۔۳۸)

خارستانِ حسرت [فع۔ترکیب]

حسرتوں کے کانٹے (ف ر)

ع ''غبارِ رشک، خارستانِ حسرت، یاس کے منظر'' (ک ف۔۲۶۷)

خاطرِ حسرت نواز [ععف۔ترکیب]

دل کی آرزو والا یعنی وہ دل جو حسرتوں کی آماجگاہ ہو (ف ر)

ع ''مارا ہوا ہوں خاطرِ حسرت نواز کا'' (ک ف۔۳۰)

خاکِ فلک منزل [ففع۔ترکیب]

وہ خاک جس کا مقام آسمان کی رفعتوں میں ہو (ف ر)

ع ''ایسا کوئی ذرّہ اے دنیا اس خاکِ فلک منزل میں نہیں'' (ک ف۔۱۶۱)

خانہ خراب [فع۔صف]

اُجڑا ہوا مراد ویران گھر (ف ل)

ع ''بنا ہی لیتے ہیں گھر خانہ خراب میں سانپ'' (ک ف۔۸۷)

خبر [ع۔ا۔مث]

آگاہی، واقفیت یعنی احساسِ خودی (ع ل)

ع ''سرکارِ محبت میں خبر بے ادبی ہے'' (ک ف۔۲۱)

خجل [ع۔صف]

شرمندہ (ع ل)

ع ''پاتے ہی خجل رحم کا دریا امنڈ آیا'' (ک ف۔۱۳)

خرام ناز [ف۔ا۔صف]

معشوقہ کی چال مُراد محبوب کی حسین رفتار (ف ر)

ع ''یادِ خرامِ ناز نے حشر کا آسرا دیا'' (ک ف۔۶۹)

خرد نواز [فف۔ترکیب]

عقل سے سرفراز کرنے والا مُراد عقل کو اہم اور عظیم سمجھنے والی (ف ر)

ع ''خرد نواز نگاہوں کی آڑ میں رہ کر'' (ک ف۔۲۳)

خرد [ف۔ا۔مث]

عقل (ف ر)

ع ''گھبرا گیا خرد کی تاریکیوں میں فانؔی'' (ک ف۔۲۰)

خرمن [ف۔ا۔مذ]

کھلیان مُراد محبوب سے قربت کا خاتمہ (ف ل)

ع ''جل گیا خرمن میں جو کچھ تھا مری تقدیر کا'' (ک ف۔۳۲)

خرمن [ف۔ا۔مذ]

کھلیان (ف ل)

ع ''قیامت کی کشش رکھتے ہیں دانے میرے خرمن کے'' (ک ف۔۹۴)

خضر [ع۔ا۔مذ۔تلمیح]

رہنما مُراد ایک پیغمبر جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آب حات پیاہے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور وہ بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں (ف ر)

ع ''تلاش خضر میں ہوں روشناسِ خضر نہیں'' (ک ف۔۴۴)

خضر [ع۔ا۔مذ۔تلمیح]

حضرت خضرؑ ایک پیغمبرؑ گذرے ہیں انہوں نے آبِ حیات پیا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھولے ہوؤں کو راستہ دکھاتے ہیں (ف ر)

ع ''ہم کہ رہزن کو بھی خضرِ رہنما کہنے کو ہیں'' (ک ف۔ ۱۶۳)

خط پیشانی [ف۔ترکیب]

تقدیر، نوشتہ تقدیر مُراد پیشانی کی لکیریں (ف۔ر)

ع ''خطِ پیشانی صفِ ماتم نظر آیا مجھے'' (ک ف۔ ۲۲۹)

خلوت گہ [عف۔ترکیب]

تنہائی کی جگہ (ف ر)

ع ''ہے یاد تری رونقِ خلوت گہِ خاطر'' (ک ف۔۴۹)

خم [ف۔ا۔مذ]

مٹکا۔ شراب کا بڑا برتن (ف ر)

ع ''خم دیئے اور دیا نہ اذنِ خروش'' (ک ف۔۱۰۷)

خمار [ع۔ا۔مذ]

نشہ مُراد نشہ ٹوٹنے کی کیفیت جو تکلیف دہ بھی ہوتی ہے (ع ل)

ع ''خرابِ مستیِ عیشِ خمار ہم بھی ہیں'' (ک ف۔۱۴۷)

خمار [ع۔ا۔مذ]

نشہ مُراد نشہ اترنے کی کیفیت (ع ل)

ع ''بقدرِ ہستیِ دل ہے خمارِ غم بدنام'' (ک ف۔ ۲۰۲)

خندۂ عیش [فع۔ترکیب]

چین کی ہنسی مُراد اطمینان و راحت کی ہنسی (ف ر)

ع ''خندۂ عیش پہ یہ گریۂ حیراں میرا'' (ک ف۔۲۶)

خندۂ گل [ف۔مذ]

پھولوں کا کھِلنا مُراد پھولوں کی ہنسی (ف ر)

ع ''خندۂ گل تھا مگر بے گریۂ شبنم نہ تھا'' (ک ف۔۱۵)

خودشناس [فف۔مرکب]

خود کو پہچاننے والا (ف ر)

ع ''خودشناس وخودشناس جو ہے خداشناس ہے'' (ک ف۔ ۲۸۲)

خواب زلیخا [فع۔تلمیح]

نیند میں حسین و جمیل عورت دیکھنا مُراد زلیخا نے حضرت یوسف سے ملنے سے پہلے ہی انھیں خواب میں دیکھ لیا تھا اور ان پر عاشق ہوگئی تھی (ف ر)

ع "افسانہ میرے خوابِ زلیخائے محبت" (ک ف۔۵۰)

خودنشناس [فف۔ترکیب]

جو اپنے آپ کو نہ پہچانے (اُر)

ع "مرا وجود ہے میری نگاہ خودنشناس" (ک ف۔۳)

خودنشناس [فف۔ترکیب]

خود کو نہ پہچاننے والا مُراد خود کو بھلا دینے والا (ف ل)

ع "خودنشناس و خودشناس جو ہے خداشناس ہے" (ک ف۔ ۲۸۲)

خوگرِ دورباش [فف۔ترکیب]

دوری کا عادی یعنی دور رہو مُراد جدائی کا عادی بناؤ (ف ل)

ع "دل کو غم آشنا بنا، خوگرِ دورباش کر" (ک ف۔۱۰۱)

خوگرِ آزار [فف۔ترکیب]

دکھ کا عادی (ف ر)

ع "اب خوگرِ آزار ہوا بھی نہیں جاتا" (ک ف۔۲)

خون بار [ف۔صف]

خون برسانے والا مُراد اتنے اشک بہائے ہیں کہ آستیں کی بانہہ بھیگ کر آنسوؤں کے قطروں کی مانند ہوگیا (ف ر)

ع ''فرقت میں تار اشک ہے''

دامن تر [ف۔صف]

گناہ گار، مجرم مُراد گناہوں کی کثرت (ف ر)

ع ''خورشیدِ قیامت نے مرے دامنِ تر سے'' (ک ف۔ ۲۳۷)

دادِ نظارہ [فف۔ترکیب]

تحسین کی نظر ڈالنا مراد اچھی طرح سے دیکھنا (ف ر)

ع ''دادِ نظارہ تو دی اب جو حقیقت ہے وہ سُن'' (ک ف۔۴۵)

دارِ فنا [عع۔ترکیب]

ختم ہونے والا گھر مُراد دنیا (ع ل)

ع ''بزمِ الست، دارِ فنا، جلوہ گاہِ حشر'' (ک ف۔۱۲۸)

دار و گیر [فف۔ترکیب]

ہنگامہ (اُر)

ع ''بچ رہا تھا ایک آنسو دار و گیرِ ضبط سے'' (ک ف۔۷۱)

دار و گیر [فف۔ترکیب]

ہنگامہ مُراد سزا (اُر)

ع ''دنیائے دل میں یاس کی اللہ رے دار و گیر'' (ک ف۔۲۰۱)

دار [ف۔ا۔مث۔تلمیح]

سولی مراد منصور کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔جو عشق الٰہی میں ایسا بے خود ہوا کہ ''انا الحق'' (میں خدا ہوں) کہہ اٹھا اور اسی پاداش میں سولی پر چڑھا (ف ر)

ع ''اب اسے دار پہ لیجا کے سُلا دے ساقی'' (ک ف۔۲۹)

دامن چیدہ [فف۔ترکیب]

دامن سمیٹے ہوئے (ف ر)

ع ''بلبلہ ہے عین دریا پھر بھی دامن چیدہ ہے'' (ک ف۔)

دامن گیر [ف۔صف]

مدد چاہنے والا مُراد دامن پکڑنا، داد خواہ ہونا (ف ر)

ع ''کانپ اٹھا ہر ذرّہ میری خاکِ دامن گیر کا'' (ک ف۔۳۲)

داورِ محشر [ف۔مذ]

قیامت کے دن انصاف کرنے والا روزِ حشر کا مالک مُراد اللہ تعالیٰ (ف ر)

ع ''کیا ہوئیں داورِ محشر وہ خطائیں میری'' (ک ف۔۵۷)

درجاناں [فف۔ترکیب]

محبوب کا دروازہ (ف آ)

ع ''تو اور درِ جاناں! مگر اپنی سی تو کر جا'' (ک ف۔۲۰)

درخورِ پیشکش [فف۔ترکیب]

نذرانے کے لائق (ف ل)

ع ''مگر آہ درخورِ پیشکش نہ وہ مشتِ خس نہ یہ چارپَر'' (ک ف۔۹۶)

درخور [ف۔صف]

لائق مُراد مستحق (ع ل)

ع ''شاید میں درخورِ نگہِ گرم بھی نہیں'' (ک ف۔۱۰۲)

دردمندانِ ازل [فع۔ترکیب]

آغاز سے ہمدرد مُراد وہ لوگ جو ازل سے غم زدہ دل لے کر آئے ہیں (ف ر)

ع ''دردمندانِ ازل پر عشق کا احساں نہیں'' (ک ف۔۱۷)

دردِ بے درماں [فف۔ترکیب]

جس درد کا کوئی علاج نہ ہو، لاعلاج تکلیف، دُکھ (ف ر)

ع ''ہے علاجِ دردِ بے درماں عبث'' (ک ف۔ ۳۹۶)

دردفرقت [فع۔ترکیب]

جدائی کا درد (ف ر)

ع ''دردِفرقت کی خلش وابستۂ انفاس تھی'' (ک ف۔۷۹)

دردفرقت [فع۔ترکیب]

جدائی کا دور مراد دوری کا درد (ف ر)

ع ''میں دردِفرقت سے جاں بہ لب ہوں تمھیں یقینِ وفا نہیں ہے'' (ک ف۔۲۴)

درکِ خودی [عف۔ترکیب]

خودشناسی کا، ادراک، فہم (ف ر)

ع ''ترکِ خودی ہے ہوشِ عشق، درکِ خودی ہے جوشِ عشق'' (ک ف۔ ۲۸۲)

درماں [ف۔ا۔مذ]

علاج (ف ل)

ع ''یہ دردِ بے دعا احسان ہے تقدیرِ درماں پر'' (ک ف۔۹۳)

دروغ [ف۔ا۔مذ]

جھوٹ (ف ل)

ع ''نالۂ غم فزا دروغ، آہِ شرر فشاں غلط'' (ک ف۔۳۹۸)

دریوزۂ فنا [فع۔ترکیب]
موت کی بھیک مُراد خاتمے کی بھیک (ف ر)
ع ''دریوزۂ فنا میرے مسلک میں ہے حرام'' (ک ف۔)

دزدیدہ [ف۔تابع فعل]
چوری کی ہوئی۔ مراد ترچھی نگاہوں کو دزدیدہ نگاہ کہا جاتا ہے (ف ر)
ع ''کیا تماشا ہے کہ دل کا چور بھی دزدیدہ ہے'' (ک ف۔ ۲۹۱)

دزدیدہ نگاہی [فف۔ترکیب]
چوری سے نگاہ ڈالنا (ف ر)
ع ''دزدیدہ نگاہی سے کر پرسش پنہانی'' (ک ف۔ ۱۹۸)

دست تظلّم [فع۔مرکب]
ظلم وستم کی فریاد کرنے والا ہاتھ (ف ر)
ع ''یہ میرے دستِ تظلّم کی رسائی یہ نصیب'' (ک ف۔۱۲۸)

دستبرد درنگ [فف۔ترکیب]
تاخیر کی خیانت مُراد زبردستی تاخیر (ف ل)
ع ''میری موت اور یہ دستبرد درنگ'' (ک ف۔۱۱۲)

دشت جنوں [فع۔ترکیب]

صحرا کی سی دیوانگی مُراد یہ کہ لمبی مسافت کی دھن کے دوران مرنے کے بعد میری خاک میں بھی وہی خبط ہے(ف ر)

ع ''طوافِ دشتِ جنوں کو شاید گیا ہے فانی غبار میرا'' (ک ف۔۲۴)

دشنۂ غم [فع۔مرکب]

غم کا خنجر(ف ر)

ع ''دشنۂ غم کو مبارک نذرِ خونِ آرزو'' (ک ف۔۷۹)

دشنہ [ف۔ا۔مذ]

خنجر(اُر)

ع ''تو دشنہ و پہلو میں حائل نظر آتا ہے'' (ک ف۔ ۲۷۲)

دعا گدائے اثر [عفع۔ترکیب]

التجا دعا کی محتاج یعنی دعا خود اثر کی دست نگر ہے(ف ر)

ع ''دعا گدائے اثر ہے گدا پہ تکیہ نہ کر'' (ک ف۔۴۳)

دغدغہ [ع۔ا۔مذ]

خوف۔خدشہ(ع ل)

ع ''دغدغۂ حسان کیوں، شکوۂ روزگار کیا'' (ک ف۔۸)

دفترِغم [فف۔ترکیب]

مجموعہ رنج (ف ل)

ع ''شیرازہ آج دفترِغم کا بکھر گیا'' (ک ف ۔۸۲)

دل ادھر گیا [ا۔محاورہ]

عاشق ہونا، محبت ہونا (اُر)

ع ''یہ جانتا ہوں دل اِدھر آیا اُدھر گیا'' (ک ف ۔۸۲)

دل جب آیا [ا۔محاورہ]

عاشق ہونا مُراد دل جب محبت میں گرفتار ہوا (اُر)

ع ''دل جب آیا تو دھڑ کنے کی صدا بھی آئی'' (ک ف ۔)

دلِ حزیں [ف۔ا۔مذ]

غم زدہ دل (ف ر)

ع ''عرصۂ حشر دور ہے خاکِ دلِ حزیں سہی'' (ک ف ۔ ۲۱۲)

دلِ رنجور [فف۔ترکیب]

غمگین دل (ف ۔ ر)

ع ''جمع ہیں دونوں جہاں اپنے دلِ رنجور میں'' (ک ف ۔ ۱۷۱)

دل سوزیٔ ہمدم [مفف۔ترکیب]

ساتھی کی ہمدردی (ف۔ر)

ع ''جو واقف دل سوزیٔ ہمدم نہ ہوا تھا'' (ک ف۔۱۴)

دل غیور [فع۔ترکیب]

جرأت و غیرت کرنے والا یعنی غیرت مند دل (ف۔ر)

ع ''میرے دلِ غیور کا حسنِ طلب تو دیکھ'' (ک ف۔۱۲)

دل فگار [فف۔صف]

زخمی دل، غمگین دل مُراد دل کو چھیدنے والی (ف۔ر)

ع ''یہ دل فگار کبھی آسماں فگار ہوئی'' (ک ف۔ ۲۰۲)

دل فگار [فف۔صف]

زخمی دل، غمگین (ف۔ر)

ع ''اک بے قرار تڑپا اک دل فگار رویا'' (ک ف۔۶۸)

دل مبتلا [فع۔ترکیب]

دل جو عشق میں مبتلا ہو مُراد ہوس میں گرفتار (ف۔ر)

ع ''دولتِ دو جہاں نہ دی اک دلِ مبتلا دیا'' (ک ف۔۶۹)

دلِ آگاہ [ف ف۔ ترکیب]
جاننے والا دل مُراد دل کی دانائی (ف ر)
ع ''دلِ آگاہ سے کیا کیا ہمیں امیدیں تھیں''

دم دیے [ف۔ ترکیب]
مرجانا مراد دھوکا دینا (ف ل)
ع ''بہت دنوں یہی کہہ کہہ کے دم دیے دل کو'' (ک ف۔ ۶۳)

دم دے [ا۔ محاورہ]
مرجانا مُراد دھوکا دینا (اُر)
ع ''غم وہ بلا نہیں جسے دم دے کے ٹال دوں'' (ک ف۔ ۳۰۲)

دوش [ف۔ ا۔ مذ]
کندھا، گزرا ہوا کل (اُر)
ع ''ہر رخ مری نگاہ کا تصویرِ دوش تھا'' (ک ف۔ ۵)

دوش [ف۔ ا۔ مذ]
کندھا، شانہ، کل رات مُراد عمرِ گذشتہ (ف ل)
ع ''ہوش رہے نہ دوش کا فکرِ مآل رہ نہ جائے'' (ک ف۔ ۲۱۹)

دیارِ عمر [ع۔ مرکب]

علاقے کا عہد مراد دنیا (ف ر)

ع ''دیارِ عمر میں اب قحطِ مہر ہے فانیؔ'' (ک ف۔۳)

دیدۂ اشکبار [فف۔ ترکیب]

آنسو بہانے والی آنکھیں مراد آنسو بہانے والا (ف ر)

ع ''نہ خاطرِ بے قرار میری، نہ دیدۂ اشکبار میرا'' (ک ف۔۲۳)

دیدۂ حیراں [فع۔ ترکیب]

حیرت زدہ آنکھ (ف۔ ل)

ع ''دل سمجھتے تھے جسے، دیدۂ حیراں نکلا'' (ک ف۔۴۱)

دیدۂ خونبار آستیں [ففف۔ ترکیب]

خون برسانے والی آستین کی آنکھیں (ف ر)

ع ''ہر داغ خوں ہے دیدۂ خوں بار آستیں'' (ک ف۔۱۳۰)

دیدۂ دل [فف۔ ترکیب]

دل کی آنکھیں (ف ر)

ع ''تاکید ہے کہ دیدۂ دل وا کرے کوئی'' (ک ف۔۲۰۵)

دیدۂ عبرت نگاہ [فعف۔ترکیب]

خوف کی نظر سے دیکھنا مُراد نمونۂ عبرت (ف ر)

ع ''ادھر بھی دیدۂ عبرت نگاہ ایک نظر'' (ک ف۔۱۴۶)

دیر و حرم [فع۔ترکیب]

مندر و کعبہ، مراد مذہبوں کے طریقے (ف ر)

ع ''ہم نے چھانی ہیں بہت دیر و حرم کی گلیاں'' (ک ف۔۳۰)

دیر آشنا [ف۔ا۔صف]

مدت کے بعد بے تکلف ہونے والا شخص، دیر میں دوستی کرنے والا (ف ر)

ع ''خاک میں ملا دو گے دیر آشنا ہو کر'' (ک ف۔۹۷)

دیر آشنا [ف۔ا۔صف]

مدت کے بعد بے تکلف ہونے والا شخص مُراد موت دیر آشنا ہے کیونکہ جب موت کی آرزو کی جاتی ہے تو وہ بھی بہت انتظار کرواتی ہے (ف ر)

ع ''کوئی اجل کی طرح دیر آشنا نہ ملا'' (ک ف۔۴۴)

دیر [ف۔ا۔مذ]

مندر، بت کدہ (ف ر)

ع ''کعبہ ہو کہ ہو دَیر وہ دنیا ہو کی عقبیٰ'' (ک ف۔۲۲)

ڈورباش [ف۔کلمۂ ندا]

فاصلے پر۔ڈور ہو۔دور رہو، بچو ہٹو(ف ر)

ع ''عبرت سرائے دل میں ہوں آوازِ ڈور باش'' (ک ف۔۳۰)

ذات [ع۔ا۔مث]

حقیقت، مراد ذاتِ باری (ع ل)

ع ''فریبِ ذات نے لوٹا، صفات نے مارا'' (ک ف۔۲۷)

ذرہ [ف۔ترکیب]

جزو، ریزہ (ف ر)

ع ''کوئی ذرّہ ہے یہاں اور نہ بیاباں کوئی'' (ک ف۔ ۲۰۷)

ذرۂ خورشید اثر [عفع۔ترکیب]

تھوڑی سی سورج کی تاثیر مُراد وہ ذرہ جس میں خورشید کی خصوصیت ہو (ف ر)

ع ''نم ہے ہر ذرۂ خورشید اثر کا دامن'' (ک ف۔۱۲۸)

ذوقِ تماشا [عع۔ترکیب]

دیدار کا لطف مُراد دیدار کی آرزو میں گرفتار (ع ل)

ع ''کب تک رہینِ ذوقِ تماشا رہے کوئی'' (ک ف۔ ۲۳۹)

رائیگاں [ف۔صف]

لاحاصل، اکارت یعنی بے کار (اُر)

ع ''شرمندہ ہوں کہ ضبطِ فغاں رائیگاں نہ تھا'' (ک ف۔۱۱)

رازِ کونین [فع۔ترکیب]

دونوں جہان کا راز (ف ر)

ع ''رازِ کونین خلاصہ ہے اس افسانے کا'' (ک ف۔۲۹)

راہنما [ف۔ا۔مذ]

ہادی، راستہ دکھانے والا (ع ل)

ع ''ہم کہ رہزن کو بھی خضرِ رہنما کہنے کو ہیں'' (ک ف۔ ۱۶۳)

راہِ گریز [ا۔محاورہ]

بھاگ جانا مُراد بچنے کا راستہ (ف ر)

ع ''عجلت پرواز جب ملنے بھی دے راہِ گریز'' (ک ف۔۴۱)

رب ارنی [ع۔تلمیح]

الٰہی! مجھے اپنا جلوہ دیکھا مُراد حضرت موسیٰ کے الفاظ جو انھوں نے نے کوہ طور پر تجلی کی طلب میں کہے تھے (عر ل)

ع ''طور تو ہے ''رب ارنی'' کہنے والا چاہیے'' (ک ف۔ ۲۸۳)

ربایہائے غم　　[ف۔ترکیب]

طاقت ختم کردیا، گھلا دینا (ع ل)

ع ''شکوۂ طاقت ربایہائے غم کیا کیجیے'' (ک ف۔۷۷)

رحمت بداماں　　[عفع۔ترکیب]

بری عافیت، برے کرم (ف ر)

ع ''یہ محشر ہے، یہاں جو چاک ہے رحمت بداماں ہے'' (ک ف۔۹۳)

رخت ہستی　　[ف۔ا۔مث]

عقل، سمجھ مُراد زندگی کا سامان (ف۔ر)

ع ''وہ چشم خوں فشاں اب رختِ ہستی کو بھگوتی ہے'' (ک ف۔ ۲۶۶)

رخش　　[ف۔ا۔مذ]

گھوڑا (ف ل)

ع ''رخشِ ہستی کو جواب ہر سانس اک مہمیز ہے'' (ک ف۔ ۲۸۰)

رسا　　[ہ۔ا۔مذ]

عرق مراد اثر (اُر)

ع ''پھر بھی نارسا ٹھہرا، اور کیا رسا ہوتا'' (ک ف۔۵۷)

رضا [ع۔ا۔مث]

خوشنودی مُراد ہر بات پر خوشی سے راضی رہنا (ف۔ر)

ع ''تسلیم کی نظر سے کرشمے رضا کے دیکھو '' (ک ف۔۱۷۷)

رفتۂ بیم خزاں [ففف۔ترکیب]

کھونے کا خطرہ مُراد خزاں سے خوف زدہ (ف ر)

ع ''رفتۂ بیمِ خزاں تھی اس چمن کی ہر بہار'' (ک ف۔۱۵)

رفتۂ نظر [فف۔ترکیب]

بیخود نگاہ مُراد محبوب کی نگاہوں سے بے خود (ف ر)

ع ''رفتۂ نظر ہو جا سب سے بے خبر ہو جا'' (ک ف۔۳۳)

رم ہوش [عف۔مرکب]

ہوش رخصت ہونا (ف ل)

ع ''میں ہوں اک مرکزِ ہنگامۂ ہوش درِ رم ہوش'' (ک ف۔۱۰۷)

رنج زیست [فف۔ترکیب]

زندگی کا دکھ۔ پچھتاوا (ف ر)

ع ''تو نے کرم کیا تو بہ عنوانِ رنجِ زیست'' (ک ف۔۱۲)

رنجِ فراواں [فف۔ترکیب]
بڑھا ہوا غم (ف ر)
ع ''کچھ کم تو ہوا رنجِ فراوانِ تمنا'' (ک ف۔۵۰)

رنگ و بو [ف۔صف]
شان و شوکت، عزو فر مُراد دنیا کا ظاہری حسن جس کو مادی ذرائع سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔(ف ر)
ع ''دکھا کے تجزیہ رنگ و بو کا حسنِ کمال'' (ک ف۔ ۳۰۸)

رو براہ [ف۔صف]
تیار، مستعد، درست مُراد صحیح راستہ کی طرف جانا (ف ر)
ع ''زندگی رو براہ ہوتی ہے'' (ک ف۔ ۳۰۸)

رولیا [اُر۔ماضی مطلق]
انبوہ مراد صبر کر لیا (ف ل)
ع ''روتے روتے آنسوؤں کو رولیا'' (ک ف۔۶۸)

روداد حسرت [فع۔مرکب]
غم کی کیفیت (ف ر)
ع ''نگاہ و یاس کو روداد حسرت کہہ تو لینے دے'' (ک ف۔ ۱۶۸)

روداد عبرت خیز   [ف۔ترکیب]

مجنوں کی ناکامیِ عشق کا قصہ عبرت خیز ہے مگر ہم اس پر کیا افسوس کریں (ف ر)

ع ''روئیں کیا رودادِ عبرت خیزِ عشقِ قیس پر'' (ک ف۔۷۸)

روزِ جزا   [ف۔مذ]

قیامت کا دن یعنی روزِ قیامت جب ہر ایک کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا اور ظلوم کی فریاد سنی جائے گی (ف ر)

ع ''روزِ جزا گلہ تو کیا شکرِ ستم ہی بن پڑا'' (ک ف۔۶۹)

روشناس خضر   [فع۔ترکیب]

خضر کو پہچاننے والا (ف ر)

ع ''تلاش خضر میں ہوں روشناسِ خضر نہیں'' (ک ف۔۴۴)

روشناس   [ف۔صف]

واقف کار مُراد پہچاننے والا (ف ر)

ع ''کسی کو دیکھ کر دل روشناسِ آگہی کیوں ہو'' (ک ف۔ ۱۶۸)

رونمائے جوشِ حیرت   [ففع۔ترکیب]

تعجب سے ہیجان کا اظہار مُراد منہ دکھائی کی دیدہ حیراں (ف ر)

ع ''رونمائے جوشِ حیرت تھی نگاہ'' (ک ف۔۷۶)

رویائے پریشان [فف۔ترکیب]

مضطرب چہرہ مُراد پریشان خواب (ف ر)

ع "میں رویائے پریشانِ فنا ہوں، یعنی فانی ہوں" (ک ف۔۱۲۳)

رہروِغم [عف۔ترکیب]

غم کی راہ پر چلنے والے مسافر (ف ر)

ع "کس زعم میں ہے اے رہروِغم دھوکہ میں نہ آنا منزل کے" (ک ف۔۱۶)

رہین [ع۔صف]

گرو رکھی ہوئی چیز، تابع (ع ل)

ع "کب تک رہینِ ذوقِ تماشا رہے کوئی" (ک ف۔ ۲۳۹)

زباں دان [ف۔صف]

کسی زبان کا ماہر، واقفِ زبان مُراد دوست (اُر)

ع "باقی نہ رہا کوئی زباں دانِ تمنا" (ک ف۔۴۹)

زخمِ جگر [ف۔ا۔مذ]

غم، رنج (ف ر)

ع "مجالِ بخیۂ زخمِ جگر نہیں ہے مجھے" (ک ف۔ ۲۲۸)

زعم تماشا [ع۔ترکیب]

یہ گمان کہ ہم اس کو دیکھ رہے ہیں (ف۔ر)

ع ''حجاب زعم تماشا اٹھا تو کچھ دیکھوں'' (ک ف۔ ۲۶۹)

زلف بردوش [ف ف۔ترکیب]

زلفیں کاندھوں پر بکھیرے ہوئے (ف ر)

ع ''زلف بردوش نہ تھا، غیر سے ہم دوش نہ تھا'' (ک ف۔۹)

زلف گرہ گیر [ف۔ا۔مث]

اُلجھنے والی زلف مراد خم کھائی ہوئی زلفیں (ف ر)

ع ''کس سے کھلتے ہیں تری زلفِ گرہ گیر کے بل'' (ک ف۔۴۶)

زندگی جادۂ بے منزل [فعع۔ترکیب]

زندگی ایک ایسا راستہ ہے جس کی کوئی منزل نہیں (ف ر)

ع ''زندگی جادۂ بے منزل ہے'' (ک ف۔۱۷۵)

زندگی خضر [فع۔تلمیح]

حضرت خضر کی سی زندگی یعنی ابدی (ف ر)

ع ''کچھ زندگی خضر کے پاتا ہوں قرینے'' (ک ف۔ ۲۵۸)

زندۂ جاوید [ف۔صف]

ہمیشہ کے لیے زندہ (ف ر)

ع ''زندۂ جاوید فانی نام اپنا ہو گیا'' (ک ف۔۷۷)

ساری [ع۔صف]

سرایت کرنے والا (ع ل)

ع ''ساری ہے درد دل مری رگ رگ میں چارہ ساز'' (ک ف۔۱۵۸)

ساز [ف۔ا۔مذ]

ربط مُراد سازباز (ف ل)

ع ''ترا اشارہ ترا ساز برق سے نہ سہی'' (ک ف۔۹۰)

ساغر [ف۔ا۔مذ]

جام، شراب کا پیالہ (اُر)

ع ''خالی لیے بیٹھا ہوں تری بزم میں ساغر'' (ک ف۔۲۰)

سانحۂ ہوش رُبا [عف۔ترکیب]

ہوش اڑانے والا حادثہ (ف ر)

ع ''عجب اک سانحۂ ہوش رُبا تھی وہ نگاہ'' (ک ف۔۱۰۸)

سبک سری [ف۔ا۔مث]

کمین پن، حماقت مُراد ذلّت (ف ر)

ع ''سبک سری ہے ترے عشق سے سبکدوشی'' (ک ف ۔۵۹)

سبکدوشی [ف۔ا۔مث]

بے تعلقی، آزادی مُراد خالی ہو جانا (اُر)

ع ''سبک سری ہے ترے عشق سے سبکدوشی'' (ک ف ۔۵۹)

سپاس [ف۔ا۔مث]

شکر گزاری (ف ر)

ع ''مرے شکوے سپاسِ غم کی لے میں دل سے اُٹھتے ہیں'' (ک ف ۔٦٧)

سپاس [ف۔ا۔مث]

شکر گزاری مُراد شکریہ (ف ر)

ع ''اجر ہزار صبر ہے، نازش صد سپاس ہے'' (ک ف ۔ ۲۸۲)

سپندی [ف۔ا۔مذ]

کالا دانہ، حرمل مُراد ایک طرح کا سیاہ دانہ ''حرمل'' جسے نظر اتارنے کے لیے آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ (ف ر)

ع ''اس بزم میں خدمت سپندی کب تک'' (ک ف ۔۱۱۱)

سپہرِکہن [فف۔ترکیب]

پُرانا آسمان مُراد بوڑھا آسمان (ف ر)

ع ''گردش وہی یہاں بھی سپہرِکہن میں تھی'' (ک ف۔۱۸۱)

ستم دوست [فف۔مرکب]

ستم کو عزیز رکھنے والا (ف ر)

ع ''دل ستم دوست وہ رقیب نواز'' (ک ف۔۱۰۳)

ستم ہائے شوق [فع۔ترکیب]

ظلم کی خواہش مُراد محبت کو آزمانے والے ظلم (ف ر)

ع ''ستم ہائے شوق آزما چاہتا ہوں'' (ک ف۔۱۲۵)

سجّادہ [ع۔ا۔مذ]

مصلّٰی (ع ل)

ع ''تو بھی سجّادہ اُلٹ، جام اٹھا'' (ک ف۔۱۷)

سحر [ع۔ا۔مذ]

جادو (اُر)

ع ''یہ سحر ہے فانؔی کہ غمِ عشق ہے کیا ہے'' (ک ف۔۵۲)

سرگذشت [ف۔ا۔مث]

کیفیت (ف ر)

ع ''ثبت تھی اوراقِ ''گن'' پر صرف میری سرگزشت''

سرہوش [عف۔ترکیب]

واقفیت کا راز

ع ''سرِ ہوش برق گرتی وہ ہجومِ ناز ہوتا'' (ک ف۔۳)

سراب [ع۔ا۔مذ]

ریگ صحرا جس پر پانی کا دھوکہ ہوتا ہے، دھوکہ (ع ل)

ع ''کوئی مجبور تماشائے سراب آتا ہے'' (ک ف۔ ۲۷۰)

سربسر اضطراب [فع۔ترکیب]

یکساں بے قراری مُراد اضطرابِ مسلسل کا شکار (ف ر)

ع ''سربسر اضطراب ہو کے رہی'' (ک ف۔۲۲۱)

سرشت [ف۔ا۔مث]

خصلت، عادت مُراد فطرت (اُر)

ع ''سرشتِ عشق دل میں کس بلا کا بیج بوتی ہے'' (ک ف۔ ۲۶۶)

سرشکِ خونیں [فف۔ترکیب]

خون آلود آنسو (ف ر)

ع "تم کیا جانو کیا سے ہے طوفان سرشکِ خونیں کا" (ک ف۔ ۳۰۷)

سرگرانیاں [ف۔ترکیب]

ناراضگی، رنجیدگی مُراد بدگمانیاں (اُر)

ع "دنیا سے کچھ نہ پوچھو کیوں سرگرانیاں ہیں" (ک ف۔ ۱۶۲)

سروش [ف۔ا۔مذ]

حضرت جبرائیلؑ کا نام، فرشتہ (ف ر)

ع "نالوں پہ انحصارِ پیامِ سروش تھا" (ک ف۔۶)

سعیِ تماشا [عع۔ترکیب]

دیکھنے کی کوشش (ف ر)

ع "اس مرحلۂ سعیِ تماشا سے گذر جا" (ک ف۔۲۱)

سعیِ حصولِ عیش [ععع۔ترکیب]

خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش (ف ر)

ع "جو سعیِ حصولِ عیش میں ہے وہ عیشِ غمِ حاصل میں نہیں" (ک ف۔۱۶۱)

سکوتِ برہم [عف۔ترکیب]

رنجیدہ خاموشی مُراد وہ خموشی جس کے اندر طوفان پوشیدہ ہیں (ف ر)

ع ''طوفان خیز خاموشی انتہائے سکوتِ برہم کیا'' (ک ف۔۷۴)

سلسلہ جنبانیٔ نشاط [فع۔ترکیب]

خوشی سے بات نکالنے والا مُراد خوشی سے تعلق پیدا ہونا (ف ر)

ع ''دل اور ہوائے سلسلہ جنبانیٔ نشاط'' (ک ف۔۲۰۹)

سلسلہ جنبان [ف۔صف]

بات نکالنے والا۔تحریک چلانے والا مُراد تعلق پیدا کرنا (ف ر)

ع ''اُمید ہے پھر سلسلہ جنبانِ تمنا'' (ک ف۔۵۲)

سلسلہ جنباں [ف۔صف]

بات نکالنے والا مُراد حرکت میں لانا (ف ر)

ع ''دشتِ عشق ذرا سلسلہ جنباں ہونا'' (ک ف۔۴۶)

سمند [ف۔ا۔مذ]

گھوڑا (ف ر)

ع ''صرفِ تازیانہ ہے پھر سمندِ نازان کا'' (ک ف۔۳۳)

سوا [ع۔ترکیب]

زیادہ(ع ل)

ع ''اور تسلّی سے سوا ہو گیا'' (ک ف۔۸۰)

سوختہ دل [فف۔ترکیب]

بدنصیب دل مُراد دل جلا، غمگین(ف ل)

ع ''کہاں میں سوختہ دل مشتِ پر، کہاں صیاد'' (ک ف۔۹۱)

سوختہ سامانی [ف۔صف]

تباہ و برباد، بدنصیب(ف ر)

ع ''یہ سوختہ سامانی کس کس کے نہ کام آئی''(ک ف۔ ۲۵۷)

سوختہ سامانِ تمنّا [فع۔ترکیب]

بدنصیب خواہش(ف ر)

ع ''اک دل ہے سو ہے سوختہ سامانِ تمنّا'' (ک ف۔۵۱)

سوختہ ساماں [ف۔صف]

تباہ و برباد مُراد بدنصیبی، جس کا ساز و سامان جل چکا ہو(ف ر)

ع ''دونوں عالم ہیں ترے سوختہ ساماں پہ نثار''(ک ف۔ ۳۰۸)

سوختہ ساماں [ف۔صف]

تباہ و برباد مُراد بے سروساماں، بدنصیب (ف ر)

ع "کیا نشیمن سے کوئی سوختہ ساماں نکلا" (ک ف۔۴۰)

سوختہ ساماں [ف۔صف]

تباہ و برباد، جس کا سب کچھ جل گیا ہو (ف ر)

ع "آہ ایسا بھی نہ ہو سوختہ ساماں کوئی" (ک ف۔ ۲۰۷)

سود و زیاں [ف۔ترکیب]

نفع و نقصان (ف ر)

ع "کسی کو کیا مرے سود و زیاں سے" (ک ف۔ ۲۳۵)

سودائیانِ جستجو [عف۔ترکیب]

تلاش کے سودائی (ف ر)

ع "تری دُھن میں رہے سودائیانِ جستجو برسوں" (ک ف۔۱۲۹)

سودا [ع ا۔مذ]

دیوانگی (ع ل)

ع "آشنا رسمِ جنوں سے نہیں سودا اپنا" (ک ف۔۵۳)

سوزِ محبت [فع۔ترکیب]

دوستی کا دکھ مُراد آتشِ محبت (ف ر)

ع ''جو سوزِ محبت سے ہوا سرد، وہ دل ہوں'' (ک ف۔ ۲۳۳)

سوزن [ف۔ا۔مث]

سوئی (ف ر)

ع ''نہ بارِ منّتِ ناخن نہ خطرۂ سوزن'' (ک ف۔ ۲۲۸)

سوئے لحد [فع۔مرکب]

قبر کی طرف سے (ف ر)

ع ''آتی ہے صبا سوئے لحد ان کی گلی سے'' (ک ف۔ ۲۸۵)

سہل [ع۔صف]

آسان (اُر)

ع ''قدم نکال اب تو گھر سے باہر کہ دم بھی سینہ سے سہل نکلے'' (ک ف۔۲۴)

سیہ پوش [ف۔محاورہ]

کالے کپڑے پہننا مُراد تاریک آسمان (اُر)

ع ''آسماں صبح کے ماتم میں سیہ پوش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

شاہد [ع۔ا۔مذ]

گواہ (ع ل)

ع ''شاہد ہے خود گناہ کہ تو پردہ پوش تھا'' (ک ف۔۵)

شبستان [ف۔ا۔مذ]

حرم سرا مُراد رات گزارنے کی جگہ (ف ر)

ع ''ہے ذکر ترا شمعِ شبستانِ تمنا'' (ک ف۔۴۹)

شرمندۂ اثر [فع۔ترکیب]

تاثیر کا ممنون یعنی اثر کی احسان مند (ف ر)

ع ''شرمندۂ اثر ہیں روٹھی ہوئی دعائیں'' (ک ف۔۱۳۱)

شش جہت [ف۔صف]

چھ سمتوں والا، تمام عالم (ف ل)

ع ''شش جہت کاسۂ گدائی ہے'' (ک ف۔ ۲۹۲)

شعلہ زار [عف۔صف]

شعلوں سے بھری ہوئی یعنی منور (ف ر)

ع ''فضائے شوز کا وہ شعلہ زارِ نور رہو جانا'' (ک ف۔۴۹)

شعلۂ بالیدہ [عف۔ترکیب]

بھڑکتا ہوا شعلہ جو اوپر کی طرف رخ کرتا ہے (ف ر)

ع ''آتشِ سیال تھا اب شعلۂ بالیدہ ہے'' (ک ف۔ ۲۹۱)

شعلۂ عریاں [عع۔ترکیب]

بے پروا مراد غم بجھ کر میرا دل بن گیا (ف ر)

ع ''دل ہوا بُجھ کے وہی شعلۂ عریاں میرا'' (ک ف۔۲۶)

شعلۂ آرمیدہ [عف۔ترکیب]

شعلۂ خاموش یعنی جس میں چنگاڑی سلگتی رہتی ہے۔(ف ر)

ع ''شعلۂ آرمیدہ ہوں وادیٔ برقِ ناز میں'' (ک ف۔۱۴۰)

شغل فصل بہار [ععف۔ترکیب]

موسمِ بہار کا مشغلہ (ف ر)

ع ''شغلِ فصلِ بہار تھا نہ رہا'' (ک ف۔۶۳)

شفیع [ع۔صف]

شفاعت کرنے والا مُراد بخشوانے والا (ع ل)

ع ''فضل تیرا شفیعِ طاعت و زہد'' (ک ف۔۱۰۷)

شکوہ طراز [فف۔ترکیب]

شکایت گذار (ع ل)

ع ''دل مشتاق نہ تھا شکوہ طراز تپ ہجر'' (ک ف۔۱۰)

شکوۂ برملا [فف۔ترکیب]

کھلی ہوئی شکایت (ف ل)

ع ''پھر اک شکوۂ برملا چاہتا ہوں'' (ک ف۔۱۲۵)

شکوۂ بیداد [فف۔ترکیب]

ظلم وستم کی شکایت (ف ل)

ع ''شکر گر بن نہ پڑے شکوۂ بیداد نہ کر'' (ک ف۔۱۰۰)

شکوۂ طاقت [ف۔ترکیب]

غم کے زور کی شکایت کا اظہار کرنا (ع ل)

ع ''شکوۂ طاقت ربا بہائے غم کیا کیجیے'' (ک ف۔۷۷)

شکیب وصبر [ف۔ا۔مذ]

صبر، برداشت، تحمّل (ف ر)

ع ''رہِ محبت میں غم نے لوٹا شکیب وصبر وقرار میرا'' (ک ف۔۲۴)

شکیبائی [ف۔ا۔مث]

صبر، تحمل (ف۔ر)

ع ''دل پہ الزام نہ آ جائے شکیبائی کا'' (ک ف۔۳۶)

شوریدگی [ف۔ا۔مث]

پریشانی، حیرانگی، دیوانگی (ف۔ر)

ع ''دل کی یہ شوریدگی شب ہائے غم اتنی دراز'' (ک ف۔ ۳۰۴)

شوریدہ [ف۔صف]

پریشانی، جنونی دیوانہ مُراد وحشت سے بھرا (ف۔ر)

ع ''سرِ شوریدہ مگر یاد آیا'' (ک ف۔۶۴)

شوقِ بے تاب [عف۔ترکیب]

محبت کی بیقراری مُراد عشق کی دھن (ف۔ر)

ع ''شوقِ بے تاب کا انجام تحیّر پایا'' (ک ف۔۴۱)

شہاب [ع۔ا۔مذ]

لَو، روشن ستارہ، شعلہ مُراد شرخ رنگ۔ چنگاری (ع ل)

ع ''پھر زبانِ تیغ پر رنگ شہاب آنے کو ہے'' (ک ف۔ ۲۹۰)

شیرازہ [ف۔ا۔مذ]

جزو بندی، وہ ڈورا جس سے اوراق کو یکجا کیا جاتا ہے (اُر)

ع ''شیرازہ آج دفترِ غم کا بکھر گیا'' (ک ف۔۸۲)

شیوانگاہیاں [فف۔ترکیب]

دیکھنے کا ڈھنگ مُراد وہ نظر جو حسن کو دیکھ سکتی ہو (ف ل)

ع ''سیری شیوانگاہیاں جائیں'' (ک ف۔۱۵۲)

شیوۂ تغافل [ف۔ترکیب]

بے پرواہ مُراد بیگانگی برتنا (ف ر)

ع ''مرے شوق نے سکھایا اُسے شیوۂ تغافل'' (ک ف۔۳)

شیوۂ عجز و مستمندی [فع۔ترکیب]

طریقۂ حاجت مندی، غمگینی (ف ر)

ع ''یہ شیوۂ عجز و مستمندی کب تک'' (ک ف۔۱۱۱)

صد عالم صحرا [فع۔ترکیب]

سینکڑوں دنیا کے بیابان مراد تجلیات الٰہی ہیں (ف ر)

ع ''ذرہ میں ہے گم وسعتِ صد عالمِ صحرا'' (ک ف۔۲۱)

صرصر [ع۔ا۔مذ]

آندھی، بادِتُند (اُر)

ع ''آہستہ گذر صرصرِ غم وادیٔ دل سے'' (ک ف۔۴۹)

صرصر [ع۔ا۔مذ]

آندھی، بادِتُند مُراد علامت مرضی، قسمت (اُر)

ع ''اس طرح چل جس طرح صرصر چلے'' (ک ف۔ ۲۴۸)

صرفِ تازیانہ [عف۔ترکیب]

کوڑا لگایا جانا (ف ر)

ع ''صرفِ تازیانہ ہے پھر سمندِ نازان کا'' (ک ف۔۳۳)

صفات [ع۔ا۔صف]

خواص، خوبیاں۔ اللہ تعالیٰ کی دو حیثیتیں ہیں ایک ذات جو اس کی اپنی حقیقت ہے اور دوسری صفات جس میں بندے بھی شریک ہیں (ع ل)

ع ''فریبِ ذات نے لوٹا، صفات نے مارا'' (ک ف۔۲۷)

صلائے جلوہ فروش [عف۔ترکیب]

دیدار کی اجازت مُراد جلوہ دکھانے والے محبوب کی اجازت (ف ر)

ع ''کہ نظر ہے صلائے جلوہ فروش'' (ک ف۔۱۰۷)

صلائے [ع۔ا۔مث]

دعوت دینا (ف ل)

ع ''یہ نویدِ گردشِ جام کیا یہ صلائے عیشِ مدام کیا'' (ک ف۔۹۵)

صور و منصور و طور [ع۔تلمیح]

صور وہ آواز جو قیامت کے روز سنائی جائے گی اور جس کو سن کر تمام انسان اور جاندار مر جائیں گے۔

منصور: منصور حلاج جو عشقِ الٰہی میں دیوانہ ہو کر انا الحق کہنے لگے تھے اور آخر میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

طور: وہ پہاڑ جہاں موسیٰ نے خدا کا جلوہ دیکھا تھا اور بیہوش ہو گئے تھے (ع ل)

ع ''صور و منصور و طور ارے توبہ'' (ک ف۔۱۰۴)

صورت ببیں عالم مپرس [ف۔مقولہ]

کہنے کی ضرورت نہیں سب کچھ چہرے سے ظاہر ہے۔ مُراد صورت دیکھو حال مت پوچھو یعنی ہمارا حال کسی بیان کا محتاج نہیں بلکہ صورت سے ظاہر ہے (ف ر)

ع ''دل میں زخم، اشکوں میں خوں، صورت ببیں عالم مپرس'' (ک ف۔۴۲)

صورت شناس [عف۔ترکیب]

حالت سے واقف یعنی جو زیادہ واقفیت نہ رکھتا ہو محض صورت آشنا ہو (ف ر)

ع ''صورت شناس ہوں نگہ امتیاز کا'' (ک ف۔۳۱)

صیقل و زنگ [عف۔ترکیب]

چمک اور دھات کا میل مُراد قلعی اور زنگ یعنی دنیا کے غم اور خشی سے بے نیاز (ف ر)

ع ''آئینہ ہوں بغیرِ صیقل و زنگ'' (ک ف۔۱۱۲)

صیاد [ع۔ا۔مذ]

شکاری (ع ل)

ع ''اب چھری صیاد نے لی اب قفس کا در کھلا'' (ک ف۔۴۱)

ضبط شوق [عع۔مرکب]

خواہش کی حفاظت (ف ر)

ع ''عشوۂ تاثیر ضبطِ شوق میں سمجھا کیا'' (ک ف۔ ۲۹۹)

ضبط فغاں [عف۔ترکیب]

روکنا، نالہ وفریاد یعنی رونے سے صبر کرنا یا رُکنا (ف ر)

ع ''آزردہ تھا کہ ضبطِ فغاں میں اثر نہیں'' (ک ف۔۱۱)

طرفہ ستم [عف۔مرکب]

انوکھا ظلم (ف ر)

ع ''یہ طرفہ ستم ہے کہ ستم بھی ہے کرم بھی'' (ک ف۔۲)

طلب محض [عع۔ترکیب]

خالص طلب مراد عشق حقیقی (ع ل)

ع ''طلب محض ہے سارا عالم'' (ک ف۔۸۶)

طور [ع-ا-مذ]

کوہ سینا مُراد اس میں اشارہ طور کے واقعہ کی طرف ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنی تجلی دکھائی تھی اور اسے دیکھ کر حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے تھے اور طور جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔(ع ل)

ع ''نہ دل کے ظرف کو دیکھو نہ طور کو دیکھو'' (ک ف-۱۹۲)

ظرف خلق [مع-ترکیب]

لوگوں کی دانائی مُراد مخلوق کی صلاحیت (ف ر)

ع ''خدا کی دین نہیں ظرف خلق پر موقوف'' (ک ف-۴۳)

ظرف مہر [عف-ترکیب]

حب کی دانائی مُراد برتن جو سورج کو اپنے اندر سمو لے (ف ر)

ع ''نشانِ مہر ہے ہر ذرّہ ظرف مہر نہیں'' (ک ف-۴۴)

ظلمات [ع-ا-مث]

تاریکی مُراد وہ جگہ جہاں آبِ حیات کا چشمہ پوشیدہ ہے اور جس سے صرف حضرت خضر واقف ہیں (ع ل)

ع ''رہِ ظلمات کی اے خضر نہیں ہم کو تلاش'' (ک ف- ۴۰۲)

ظلمت افزا [عف-ترکیب]

تاریکی بڑھانے والا (ف ر)

ع ''ظلمت افزا ہے ظہورِ خورشید'' (ک ف-۱۷۵)

ظہورجلوہ [عع۔ترکیب]
دیدار کا اعلان مُراد محبوب کے جلوؤں کا اظہار (ف ر)
ع ''ظہورِ جلوہ کو ہے ایک زندگی درکار'' (ک ف ۔۴۴)

ظہورخورشید [عف۔مرکب]
سورج کا ظاہر ہونا (ف ر)
ع ''ظلمت افزا ہے ظہورِ خورشید'' (ک ف ۔۱۷۵)

عاصی نواز [عف۔ترکیب]
گنہگار کی پذیرائی کرنا مُراد گناہ گاروں پر کرم کرنے والا (ف ر)
ع ''عدل عاصی نواز و عصیاں پوش'' (ک ف ۔۱۰۷)

عالم [ع۔ا۔مذ]
زمانہ، دنیا جہاں مراد صفات الٰہی (ع ل)
ع ''تم پہ چھایا ہوا ہے عالم کیا'' (ک ف ۔۷۴)

عجزنظارہ [عع۔ترکیب]
ناتواں نظر ڈالنا مراد نگاہوں کی کم مائگی (ف ر)
ع ''عجزِ نظارہ ترے حسن کا پردہ ہے تو خیر'' (ک ف ۔۵۴)

عجلت پرواز [عف۔ترکیب]

اڑان میں جلدی (ف ر)

ع ''عجلت پرواز جب ملنے بھی دے راہِ گریز'' (ک ف۔۴۱)

عدو [ع۔ا۔مذ]

دشمن، رقیب (ع ل)

ع ''اس دوست پر فدا ہوں جسے ہے عدو پسند'' (ک ف۔ ۳۹۶)

عذرِ بے تقصیر [عف۔ترکیب]

بے قصور معذرت طلب کرنا (ف ر)

ع ''کیا مزے کا ہے تقاضا عذرِ بے تقصیر کا'' (ک ف۔۳۱)

عرفانِ تمنا [عع۔ترکیب]

آرزو کی شناخت مُراد محبت کا احساس یا شعور (ف۔ر)

ع ''سنتے ہیں حجاب ان کا عرفانِ تمنا ہے'' (ک ف۔ ۳۰۶)

عرفاں [ع۔ا۔مذ]

پہچان مُراد سمجھ، واقفیت (ع ل)

ع ''حاصلِ علمِ بشر جہل کا عرفاں ہونا'' (ک ف۔۴۶)

عرفاں [ع۔ا۔مذ]

شناخت، پہچان (ع ل)

ع ''تیرے عرفاں سے بھی دشوار ہے عرفاں میرا'' (ک ف۔۲۵)

عرق انفعال [ع۔ا۔مذ]

وہ پسینہ جو شرمندگی کے باعث آئے مُراد شرمندگی کا پسینہ (ع ل)

ع ''اک موجِ خوں بھی ہے عرقِ انفعال میں'' (ک ف۔۱۴۲)

عشق قیس [ع۔تلمیح]

مجنوں کی محبت مُراد مجنوں عامری کا نام جو لیلیٰ سے محبت کرتا تھا اس کی طرف اشارہ ہے (ف ر)

ع ''روئیں کیا رودادِ عبرت خیزِ عشقِ قیس پر'' (ک ف۔۷۸)

عشوۂ تاثیر [ع۔ترکیب]

معشوقانہ ادا کی خاصیت (ف ر)

ع ''عشوۂ تاثیر ضبطِ شوق میں سمجھا کیا'' (ک ف۔ ۲۹۹)

عصیاں پوش [عف۔مرکب]

گناہ چھپانے والا مُراد عیب چھپانے والا (ف ر)

ع ''عدلِ عاصی نواز و عصیاں پوش'' (ک ف۔۱۰۷)

عصیاں [ع۔ا۔مذ]

گناہ (اُر)

ع "یہ دعویٰ خبر ہی عصیاں بھی ہے سزا بھی" (ک ف۔۲۰)

عقبیٰ [ع۔ا۔مث]

آخرت، عاقبت (ع ل)

ع "کعبہ ہو کہ ہو دَیر دہ دنیا ہو کہ عقبیٰ" (ک ف۔۲۲)

عقدۂ دل وا [عفف۔ترکیب]

گرہ کا کھلے دل سے کھلنا مراد دل کی حسرت پوری ہونا (ف ر)

ع "کوئی آسان ہے یہ عقدۂ دل وا ہونا" (ک ف۔۴۶)

عقل کج فہم [عف۔ترکیب]

الٹی رائے کی سمجھ، جو درست بات کو غلط سمجھے مراد عاشقوں کے نزدیک محبت میں عقل سے بیگانہ ہو جانا (ف ر)

ع "عقلِ کج فہم نے دیوانہ بنانا چاہا" (ک ف۔۶۱)

علم بشر [عع۔ترکیب]

دانا انسان مُراد علمِ انسانی (اُر)

ع "حاصلِ علمِ بشر جہل کا عرفاں ہونا" (ک ف۔۴۶)

عمرِ دوش [عف۔ترکیب]

گذرا ہوا زمانہ یا عرصہ مُراد ماضی کا زمانہ (ف ر)

ع ''دل ہے وہ طاق غم کدۂ عمرِ دوش کا'' (ک ف۔ ۲۰۰)

عنوانِ دگر [عف۔مرکب]

نئے انداز سے (ف ر)

ع ''میں بہ عنوانِ دگر یاد آیا'' (ک ف۔۶۴)

عنوانِ شوق [عع۔ترکیب]

محبت کا آغاز مُراد عشق کی بدولت (ف ر)

ع ''عنوانِ شوق ہوں گلہ ہائے دراز کا'' (ک ف۔۳۰)

عیشِ برہم [عف۔ترکیب]

رنجیدہ خوشی مُراد بکھر جانے والی یا ختم ہو جانے والی خوشی (ف ر)

ع ''غمِ فانی و عیشِ برھم کیا'' (ک ف۔۷۵)

عیشِ رفتہ [عف۔ترکیب]

گزری ہوئی خوشیاں (ف ر)

ع ''عیشِ رفتہ کی یاد سے حاصل'' (ک ف۔۷۴)

عین یقین [ع۔ا۔مذ]

کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا یعنی یقین جس کی بنیاد مشاہدہ پر ہو (ع ل)

ع ''جز وہم یقین و عینِ یقین اس منزلِ آب وگل میں نہیں'' (ک ف۔۱۶۱)

عیش مدام [فع۔ترکیب]

ہمیشہ کا سکھ (ف ل)

ع ''یہ نویدِ گردشِ جام کیا یہ صلائے عیشِ مدام کیا'' (ک ف۔۹۵)

غبار رشک [عف۔ترکیب]

جلن کی گرد (ف ر)

ع ''غبارِ رشک، خارستانِ حسرت، یاس کے منظر'' (ک ف۔۲۶۷)

غم پنہاں [عف۔ترکیب]

پوشیدہ رنج یعنی چھپا ہوا غم (ف آ)

ع ''آگ سینے میں لگا کر غمِ پنہاں نکلا'' (ک ف۔۴۰)

غم راحت [عع۔ترکیب]

رنج کی بے آرامی کا ختم ہونا۔ مُراد خوشی کی حسرت (ف ر)

ع ''میں نے غمِ راحت کی صورت بھی نہ پہچانی'' (ک ف۔ ۱۹۹)

غم شوریدگی [عف۔ترکیب]

رنج کی پریشانی مُراد غم کا جنون (ف ر)

ع ''غمِ شوریدگی عشق کی تکمیل بھی کر'' (ک ف ۔۴۵)

غم فرقت [عع۔ترکیب]

جدائی کا غم (ف ر)

ع ''اللہ بچائے غمِ فرقت وہ بلا ہے'' (ک ف ۔۸۸)

غم فروش فراغت نما [عففف۔ترکیب]

عقل جو فراغ اور آسائش کے نام پر فریب دے کر غم دیتی ہے۔یہ ترکیب فانی کی اپنی اختراع ہے جو ''گندم نما جو فروش'' کے قیاس پر بنائی گئی ہے۔(ف ر)

ع ''اے عقل غم فروش فراغت نما ٹھہر'' (ک ف ۔ ۲۶۱)

غیر بادہ [فع۔ترکیب]

مختلف شراب یعنی شراب کے علاوہ

ع ''احساس غیر بادہ گوارا ہوا مجھے'' (ک ف ۔۳۱)

غیور [ع۔صف]

غیرت مند (ع ل)

ع ''عجز اِدھر اُدھر، دونوں غیور سے غیور'' (ک ف ۔ ۲۱۹)

فتنۂ ہرلب وآوارۂ ہرگوش [صفت۔ترکیب]

تیرا ذکر ہر کسی کے لب پر آتا اور ہر کسی کے کانوں تک پہنچا (ف ر)

ع ''فتنۂ ہرلب وآوارۂ ہرگوش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

فراوانی [ف۔ا۔مث]

زیادتی، کثرت (ف ر)

ع ''للہ الحمد کہ پھر غم کی فراوانی ہے'' (ک ف۔ ۳۰۸)

فردائے [ف۔ظرف زمان]

آنے والا کل (ف ر)

ع ''فردائے حشر خیر سے آنکھوں کا تھا قصور'' (ک ف۔۵)

فردا [ف۔ظرف زمان]

آئندہ، کل (ف ر)

ع ''فردا تو ہے فردا، پسِ فردا سے گذر جا'' (ک ف۔۲۱)

فردِ عمل [ع۔مرکب]

رجسٹر فعل مُراد اعمال نامہ (ف ر)

ع ''کچھ نہیں فردِ عمل میں تری رحمت کے سوا'' (ک ف۔۵۷)

فرقت [ع۔ا۔مث]

جدائی (ف ر)

ع ''فرقت میں تارِ اشک ہے ہر تارِ آستیں'' (ک ف۔۱۳۰)

فریب التفات [فع۔ترکیب]

دھوکے کا دھیان (ف ر)

ع ''کیا سنانا چاہتا ہے اے فریب التفات'' (ک ف۔ ۳۰۱)

فریب جلوہ [فع۔ترکیب]

نمائش کا جھانسہ مُراد دنیا کے جلووں کے دھوکے (ف ر)

ع ''فریب جلوہ اور کتنا مکمل اے معاذ اللہ'' (ک ف۔۶۷)

فسوں گر [فف۔مرکب]

سحر کار۔جادوگر (ف ر)

ع ''اللہ رے فسوں گر تری آنکھوں کا اشارا'' (ک ف۔۲۷)

فصل گل [عف۔ا۔مث]

پھولوں کا موسم، موسمِ بہار (ع ل)

ع ''مژدہ فصلِ گل کا لائے تو سہی بادِ بہار'' (ک ف۔۵۳)

فصل گل [عف۔ا۔مث]

پھولوں کا موسم، بہار کا موسم (ع ل)

ع ''فصلِ **گل** آئی یا اجل آئی، کیوں درِ زنداں کھلتا ہے'' (ک ف۔۸۱)

فصلِ گل [عف۔ا۔مث] بہار کا موسم (ع ل)

ع ''پریاں ہیں، فصلِ **گل** میں چلتی ہیں جو ہوائیں'' (ک ف۔ ۱۴۵)

فطرت اختیار [عع۔ترکیب]

قدرت کی اجازت یعنی صاحبِ اختیار فطرت مراد خدا (ع ل)

ع ''فطرتِ اختیار حشر کے دن'' (ک ف۔۳۷)

فغاں [ف۔ا۔مذ]

رنجیدہ، نالہ وفریاد (ف ل)

ع ''یہی سہی کہ وہ آزردۂ فغاں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

فکرِ مآل [عع۔ترکیب]

انجام کی فکر (ع ل)

ع ''ہوش رہے نہ دوش کا فکرِ مآل رہ نہ جائے'' (ک ف۔ ۲۱۹)

فی الجملہ [ع۔متعلق فعل]

حاصل کلام (ع ل)

ع ''تری تلاش کا فی الجملہ ماحصل یہ ہے'' (ک ف۔۲)

فی الجملہ [ع۔متعلق فعل]

حاصل کلام، قصہ مختصر (ع ل)

ع ''شباب ہوش کی فی الجملہ یادگار ہوئی'' (ک ف۔ ۲۰۱)

فی الجملہ [ع۔متعلق فعل]

الغرض، تھوڑا (ع ل)

ع ''کچھ تو فی الجملہ مل گیا آرام'' (ک ف۔۱۲۱)

قابل تعزیر [ف۔ترکیب]

سزا کے قابل (ف ر)

ع ''قابلِ تعزیرِ وفا اور ہم'' (ک ف۔۱۱۶)

قبائے ذات [ع۔ترکیب]

یہ مادی عالم جو ذاتِ مطلق کو اپنے پردہ میں چھپائے ہے (ف ر)

ع ''قبائے ذات نام ہے لطافتِ حیات کا'' (ک ف۔ ۲۶۴)

قدسیوں [ع۔صف]

پاک، پاکیزہ، فرشتہ (ع ل)

ع "وہاں سجدے سے اب تک قدسیوں کے سر نہیں اٹھے" (ک ف۔۲۴

قدم [ع۔ا۔مذ]

پاؤں۔ پیر مُراد وہ شے جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔ مراد وجود باری تعالیٰ (اُر)

ع "وہ حادث ہوں کہ دنیائے قِدَم بھرتی ہے دم میرا" (ک ف۔۲۵)

قربِ حریمِ ناز [عف۔ترکیب]

محبوب کے گھر کے قریب مُراد محبوب کی جلوہ گاہ کے قریب جانا (ع ل)

ع "سہل نہیں ہے مسئلہ قربِ حریمِ ناز کا" (ک ف۔۱۰۱)

قرینے [ع۔صف]

ڈھنگ، انداز، طریقہ (اُر)

ع "کچھ زندگیٔ خضر کے پاتا ہوں قرینے" (ک ف۔ ۲۵۸)

قصۂ خلد و ذکرِ آدم [عفع۔تلمیح]

حضرت آدمؑ کے جنت میں رہنے اور عیش و آرام کی داستان (ف ر)

ع "قصۂ خلد و ذکرِ آدم کیا" (ک ف۔۷۴)

قطرۂ دریا دامن [عف ۔ ترکیب]

دریا کی سی وسعت رکھنے والا قطرہ (ف ر)

ع ''کم ہے آج آنکھ میں اک قطرۂ دریا دامن'' (ک ف ۔ ۱۲۸)

قلب و سنگ [عف ۔ ترکیب]

دل اور پتھر مُراد قلب سے مراد مرکزِ شعور ہے جو انسان ہی کی خصوصیت ہے اور سنگ سے وہ تمام اشیاء مراد ہیں جو شعور سے خالی ہیں (ف ر)

ع ''مجھ سے ہر جلوہ نے سیکھا امتیاز قلب و سنگ'' (ک ف ۔ ۱۴)

قم [ع ۔ ا ۔ مذ]

اٹھ کھڑا ہو۔ وہ کلمہ جس سے حضرت عیسٰی مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ (ع ل)

ع ''سازِ ہستی کو بھی اب ''قم'' کے اشارے سے نہ چھیڑ'' (ک ف ۔ ۴۰۱)

قیامت مآل [عع ۔ ترکیب]

جس کا انجام قیامت ہو (ف ر)

ع ''صدقے اس ابتدائے قیامت مآل کے'' (ک ف ۔ ۲۴۶)

کاخ و ایواں [فف ۔ مرکب عطفی]

محل اور مکان (ف ر)

ع ''رخصت اے بام و درِ ہر کاخ و ایواں الوداع'' (ک ف ۔ ۱۷۱)

کارگاہ [ف۔ا۔مث]

کام کرنے کی جگہ مُراد کارخانہ (ف ل)

ع ''کارگاہِ حسرت کا حشر کیا ہوا یا رب'' (ک ف۔۹۷)

کانِ ملاحت [ف۔صف]

وہ معشوق جو سانولا سلونا ہو، خوبصورت مُراد محبوب کے چہرے کو جو ملاحت کا خزانہ ہے، کانِ ملاحت کہا ہے (ف ر)

ع ''ہے جو اس کانِ ملاحت سے طلبگارِ نمک'' (ک ف۔ ۴۰۷)

کاہ [ف۔ا۔مث]

کٹی ہوئی سوکھی گھاس (اُر)

ع ''ہم سمجھتے تھے کہ کاہ و کہربا کہنے کو ہیں'' (ک ف۔۱۶۳)

کثرت پرستیاں [عف۔ترکیب]

زیادہ پوجنے والا مُراد وحدت و کثرت تصوف کی اصطلاحیں ہیں۔ کثرت پرستی سے مراد اشیاءِ عالم کی محبت ہے (ف ر)

ع ''اللہ رے چشمِ ہوش کی کثرت پرستیاں'' (ک ف۔۶۲)

کشتگانِ غم [فع۔ترکیب]

مقتولینِ رنج، مشتاقِ غم، مُراد غم کے مارے ہوئے (ف ر)

ع ''ہم کشتگانِ غم پہ یہ الزامِ زندگی'' (ک ف۔۶)

کشتنی [ف۔صف]

گردن مارنے کے قابل مُراد موت کی مستحق (ف۔ر)

ع ''جو آرزو کہ خلق ہوئی کشتنی ہوئی'' (ک ف۔۲۰۱)

کشتۂ ناز [فف۔ترکیب]

پیار سے قتل کیا گیا مُراد ناز کے مارے ہوئے (ع ل)

ع ''اللہ اللہ یہ شانِ کشتۂ ناز'' (ک ف۔۱۰۵)

کشتے [ف۔صف]

مراہوا، شہید (ف ل)

ع ''جنازے پر ترے کشتے کے ظالم کتنا مجمع تھا'' (ک ف۔۹۳)

کفرسراپا [ع۔مرکب]

مکمل ناشکری، خدا کو ماننا کلی طور پر مُراد کافر ادا محبوب (ع ل)

ع ''اک کفرِ سراپا نے کیا حشر کا قائل'' (ک ف۔۱۴)

کفرِمحبت [عف۔ترکیب]

ناشکری اُلفت مُراد گناہِ محبت (ف ر)

ع ''زمانہ کفرِ محبت سے کر چکا تھا گریز'' (ک ف۔۱۹۴)

کفیل [ف۔ترکیب]

ذمہ دار، ضامن (ع ل)

ع ''تری نگاہ ہوئی خونِ آرزو کی کفیل'' (ک ف۔۱۱۵)

کلیم [ع۔صف]

ہم سخن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب (ع ل)

ع ''کلیم! برقِ طور تھی کہ تار تھا نقاب کا'' (ک ف۔۳۳)

کم نگاہی [ف۔ع۔صف]

کوتاہ نظر مُراد بے توجہی (ف ر)

ع ''شکوہ سمجھو نہ کم نگاہی کا'' (ک ف۔۳۶)

کنج تربت [فع۔ترکیب]

گوشۂ قبر (ف ر)

ع ''چھٹے جب قیدِ ہستی سے تو آئے کنجِ تربت میں'' (ک ف۔ ۱۷۲)

کوثر [ع۔ا۔مذ]

بہشت کی ایک نہر مُراد وہ شراب کی نہر جس کا جنت میں ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے (ع ل)

ع ''کچھ تذکرۂ جنت، کچھ تذکرۂ کوثر'' (ک ف۔۱۷۵)

کوئے دوست [فف۔ترکیب]

محبوب کی گلی (ف۔ل)

ع ''دل کی قسمت ہی بری تھی ورنہ کوئے دوست میں'' (ک ف۔۱۴)

کہربا [ھ۔تلمیح]

ایک پتھر جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ گھاس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔(اُر)

ع ''ہم سمجھتے تھے کہ کاہ و کہربا کہنے کو ہیں'' (ک ف۔۱۶۳)

گذشتنی [ف۔صف]

گذرنے والی مُراد عارضی اور ناپائدار (ف ر)

ع ''غم بھی گذشتنی ہے خوشی بھی گذشتنی'' (ک ف۔ ۱۶۷)

گراں جانی [ف۔صف]

سخت جان (ف ل)

ع ''کچھ گراں جانی مری کچھ قوتِ بازوئے دوست'' (ک ف۔۸۷)

گراں جانی [ف۔صف]

سخت جانی (ف ل)

ع ''زندگی اب بہ تقاضائے گراں جانی ہے'' (ک ف۔ ۳۰۸)

گراں [ف۔صف]

ثقیل۔تکلیف یعنی خلاف مصلحت یا ناگوار ہونا (اُر)

ع ''گویا زباں پہ حرفِ تمنا گراں نہ تھا'' (ک ف۔۱۲)

گرداب [ف۔ا۔مذ]

بھنور (اُر)

ع ''کشتی کا سہارا ہی تو گرداب ہے فانیؔ'' (ک ف۔۲۲

گردبادِ خاک [فف۔ترکیب]

خاک کا بگولہ (ف ر)

ع ''کہ اب تک گردبادِ خاک مجنوں شکل محمل ہے'' (ک ف۔ ۲۶۴)

گردباد [ف۔ا۔مث]

بگولہ (ف ر)

ع ''تصویر گردبادِ وفا ہوں مٹی ہوئی'' (ک ف۔ ۲۰۰)

گرفتارِ بلا [فع۔ترکیب]

آفت کا قیدی یعنی گرفتارِ محبت (ف ر)

ع ''کون گرفتارِ بلا ہو گیا؟'' (ک ف۔۸۰)

گرم تلافی [فع۔ترکیب]

اختلاط رکھنے والے کے نقصان کا عوض مُراد بدلے پر آمادہ (ف ر)

ع ''آسماں گرمِ تلافی چاہیے کیسا قفس'' (ک ف۔۴۲)

گرم روی [فع۔ترکیب]

تیز رفتاری (ف۔ل)

ع "کیا کہیے اپنی گرم روی ہائے شوق کو" (ک ف۔۸۲)

گرم رو [فف۔مرکب]

چلنے میں تیز (ف۔ل)

ع "گرم رو ہوں نقشِ پا بنتے گئے مٹتے گئے" (ک ف۔۱۵۶)

گریۂ حیران [فع۔ترکیب]

متعجب آہ وزاری مُراد گریہ جو حیرت کا نتیجہ ہے (ف۔ر)

ع "خندۂ عیش پہ یہ گریۂ حیراں میرا" (ک ف۔۲۶)

گریۂ آتشیں [فف۔ترکیب]

آگ جیسی آہ وزاری مُراد آتشیں آنسو (ف۔ر)

ع "گریۂ آتشیں کی داد دے شبِ غم تو کون دے" (ک ف۔۷۰)

گفتنی [ف۔صف]

بیان کرنے کے قابل یعنی جو زبان سے ادا ہو سکے (ف۔ل)

ع "لذّتِ فنا ہرگز گفتنی نہیں یعنی" (ک ف۔ ۲۴۶)

گل بداماں [فعع ۔ترکیب]

مراد دامن میں پھول لیے ہوئے (ف ر)

ع ''گل بداماں ہے ابھی خارِ تمنّا اپنا (ک ف ۔۵۳)

گل رنگ [ف ۔صف]

جس کا رنگ سُرخ ہو مُراد سُرخ (ف ر)

ع ''چشمِ ساقی اثرِ مے سے نہیں ہے گل رنگ'' (ک ف ۔۲۹)

گلگوں [ف ۔صف]

گلاب کی طرح سرخ، مراد خون آلود (اُر)

ع ''گلگوں ہے خاکِ کوچہ قاتل جگہ جگہ'' (ک ف ۔۱۷۵)

گورِ غریباں [ف ۔ترکیب]

بے کسوں کا گورستان مراد غریبوں کی قبر (ف ر)

ع ''وہ آئے گورِ غریباں میں، جی اٹھے مُردے'' (ک ف ۔۶۴)

گورِ غریباں [ف ۔ترکیب]

بے کسوں کا گورستان مراد غریبوں کی قبر (ف ر)

ع ''پھر گورِ غریباں کا ہر ذرّہ لرز اٹھا'' (ک ف ۔۶۶)

گوش برآواز [ف۔صف]

کسی کی بات کے سننے کا منتظر ہونا (ف ر)

ع ''میری فطرت ہے گوش برآواز'' (ک ف۔۷۵)

گوشہ گیر [ا۔محاورہ]

گوشہ نشین ہونا یعنی گوشہ میں بیٹھ جانا (اُر)

ع ''پھر گوشہ گیر حلقۂ زنجیر ہے جنوں'' (ک ف۔ ۲٦۰)

لاتقنطو [ع۔کلمہ]

آیتِ قرآنی ''لاتقنطو من رحمت اللہ'' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (ع ل)

ع ''فانی کے دل سے آیۂ ''لاتقنطو'' کے بعد'' (ک ف۔ ۲۱۴)

لاگ [ہ۔ا۔مث]

تعلق، رغبت، دشمنی (اُر)

ع ''اب نہ کانٹوں ہی سے کچھ لاگ نہ پھولوں سے لگاؤ'' (ک ف۔۳٦)

لاگ [ہ۔ا۔مث]

تعلق، لگاؤ، رغبت، دشمنی (اُر)

ع ''لاگ ہے دل کو مہربانی سے'' (ک ف۔ ۲۴۰)

لاگ [ہ۔مث]

تعلق، لگاؤ یعنی بدنصیبی مراد دشمنی (اُر)

ع ''ہر شاخ ہر شجر سے نہ تھی بجلیوں کو لاگ'' (ک ف۔۱۱)

لاگ [ھ۔ا۔مث]

تعلق، اُنس، شوق، دشمنی (اُر)

ع ''لاگ ہے اپنی زندگی سے مجھے'' (ک ف۔۷٦)

لاگ [ھ۔ا۔مث]

تعلق، لگن (اُر)

ع ''تا عرضِ شوق میں نہ رہے بندگی کی لاگ'' (ک ف۔۱۰۳)

لبِ گور [ف۔محاورہ]

مرنے کے قریب ہونا مراد قبر (ف ر)

ع ''رسوا نہ کر اس سوز کو اے شمع لبِ گور'' (ک ف۔۱۴)

لبیک [ع۔ا۔مذ۔مث]

حاضر ہوں، استقبالیہ کلمہ (عر ل)

ع ''لبیک کی آتی ہے صدا چاکِ جگر سے'' (ک ف۔ ۲۳۸)

لحد [ع۔ا۔مث]

زینت، قبر (اُر)

ع ''دکھانہ اب انتظار اپنا، لحد کو ہے انتظار میرا'' (ک ف۔۲۴)

لغزشِ مستانہ [فف۔ترکیب]

مجذوب جیسی غلطی (ف ر)

ع ''خود ہوش سے پیدا کر ہر لغزشِ مستانہ'' (ک ف۔۱۷۵)

لگاؤ [ہ۔ا۔مذ]

تعلق، رشتہ مُراد رغبت (اُر)

ع ''اب نہ کانٹوں ہی سے کچھ لاگ نہ پھولوں سے لگاؤ'' (ک ف۔۳۶)

لن ترانی [ع۔تلمیح]

تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے۔خدا کا جواب (ع ل)

ع ''لن ترانی ہے مگر نا آشنائے گوش ہے'' (ک ف۔ ۲۸۳)

ماسوا [ع۔حرف استثناء]

کے علاوہ مُراد خدا کی ذات کے علاوہ دوسری چیزیں (ف ر)

ع ''تم کو اس رازِ ماسوا کی قسم'' (ک ف۔۷۴)

ماسوا [ع۔حرف استثناء]

علاوہ ازیں مُراد خدا کے سوا دوسری اشیا (ف۔ر)

ع ''تری خدائی کے قربان ماسوا کیا ہے'' (ک ف۔۲۶۶)

ماسوا [ع۔حرف استثناء]

کے علاوہ مُراد غیر اللہ۔ خدا کے سوا دوسری موجودات (ف ر)

ع ''ماسوا کی راہ سے جانا پڑا ہے سوئے دوست'' (ک ف۔۷۹)

ماتم کی بساط [عع۔ترکیب]

سوگوار بچھونا۔ مُراد وہ فرش جو کسی کی موت پر سوگوار لوگوں کے بیٹھنے کے لئے بچھایا جاتا ہے۔ (ف ر)

ع ''ماتم کی بساط اس نے کیا کہہ کے اُٹھا ڈالی'' (ک ف۔ ۱۹۷)

ماسوا آلود [فف۔مرکب]

علاوہ بریں لتھڑا ہوا یعنی صوفیوں کی اصطلاح میں ذات باری تعالی کے سوا جو کچھ ہے وہ ماسوا ہے یعنی کچھ نہیں۔ (ف ر)

ع ''ہر لطافت کا تصور ماسوا آلود ہے'' (ک ف۔۱۵۶)

ماسوائے دل [فف۔مرکب]

دل کے علاوہ چیزیں (ف ر)

ع ''ماسوائے دل میں اک ہنگامہ برپا کر گیا'' (ک ف۔۵۲)

مالک علم ابتدا [عع۔ترکیب]

اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کے آغاز سے باخبر ہے(ع ل)

ع ''مالکِ علمِ ابتدا کی قسم'' (ک ف۔۱۲۰)

مبرم [ع۔صف]

یقینی، مضبوط، ضروری مراد نہ ٹلنے والا فقیر (ع ل)

ع ''انتظارِ گدائے مبرم کیا'' (ک ف۔۷۵)

متاع حیات [عع۔مرکب]

زندگی کا سرمایہ (اُر)

ع ''بساطِ عجز میں اک آہ تھی متاعِ حیات'' (ک ف۔ ۲۰۲)

متاع یک جہان آرزو [عفہف۔ترکیب]

تمناؤں کی دنیا کی پونجی۔ یک جہان کثرت کے اظہار کے لیے ہے (ف ر)

ع ''متاعِ یک جہانِ آرزو جو چند گھڑیاں تھیں'' (ک ف۔۹۳)

مٹی ہو چکی برباد [ا۔محاورہ]

مٹی برباد ہونا محاورتاً ناکام و مایوس ہونے کے معنی میں آتا ہے اور لغوی معنی میت کو رسوا کرنا یہاں بہ یک وقت دونوں معنی مراد ہیں۔ (اُر)

ع ''اب تو ظالم میری مٹی ہو چکی برباد بھی'' (ک ف۔ ۱۸۱)

مجحوب [ع۔صف]

شرمندہ (ع ل)

ع ''بس اب اے ضبط زیادہ مجھے مجحوب نہ کر'' (ک ف ۔ ۴۶)

محرم [ع۔مذ]

رازدار مُراد ہمدم اور ہمدرد (ع ل)

ع ''تھا کوئی ذرہ جو دل کے درد کا محرم نہ تھا'' (ک ف ۔ ۱۴)

محرومِ تبسم [مع۔ترکیب]

مسکراہٹ سے باز رکھا گیا مُراد خوشی اور تبسم سے محروم (ف ر)

ع ''یہ محرومِ تبسّم، میرِ سامانِ تبسّم ہے'' (ک ف ۔ ۲۵)

محرومِ مدعائے حیات [مع۔ترکیب]

زندگی کے مقصد سے ناکام مُراد میری زندگی کو کبھی مقصدِ زندگی نصیب نہ ہوا (ف ر)

ع ''مری حیات ہے محرومِ مدعائے حیات'' (ک ف ۔ ۴۴)

محسوب [ع۔صف]

حساب کیا گیا، وضع کیا گیا مُراد جس کا حساب لیا جائے (ع ل)

ع ''محسوب ہے کیا عمر میں واعظ وہ گھڑی بھی'' (ک ف ۔ ۳۰۸)

محشرِ سکوت [ع۔ ترکیب]

خاموش قیامت (ف ر)

ع ''برپا تھا دل کی لاش پہ اک محشرِ سکوت'' (ک ف۔ ۵)

محضر [ع۔ ا۔ مذ]

حاضر ہونے کی جگہ، وہ کاغذ جو قاضی کی مہر سے مزین کیا گیا ہو۔ مُراد فرمان (ف ر)

ع ''محضر ہے یہی قتلِ شہیدانِ وفا کا'' (ک ف۔ ۱۸۷)

محل [ع۔ ا۔ مذ]

منزل، مکان، موقع (ف ر)

ع ''میں نزع میں ہوں عہدِ وفا کا محل نہیں'' (ک ف۔ ۳۴)

مختارِ انفعال [ع۔ ترکیب]

بااختیاری سے الگ مُراد شرمندہ ہونے پر آزاد نہیں (ع ل)

ع ''گھٹتا ہے جی کہ ہم نہیں مختارِ انفعال'' (ک ف۔ ۱۴۲)

مخمور [ع۔ صف]

متوالا، نشہ میں مبتلا (ع ل)

ع ''وہ چشمِ ساقی کہ تھی کبھی مخمور'' (ک ف۔ ۲۱۱)

مداوا [عف۔ا۔مذ]

علاج، تدارک (اُر)

ع ''گزرے گی اب نہ غم کا مداوا کیے بغیر'' (ک ف۔۱۰۱)

مدّعی حرمت [عع۔مرکب]

حرام کا دعویٰ کرنے والا مُراد شراب کو حرام کہنے والا (عرل)

ع ''رہے گی اے مدّعی حرمت شرابِ دنیا حرام کب تک'' (ک ف۔۱۱۱)

مرقع [ع۔ا۔مذ]

تصویروں کی کتاب (ع ل)

ع ''گلۂ غم کا مرقع لبِ خاموش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

مرگ ناگہاں [ف۔ا۔مث]

اتفاقی موت مُراد اچانک موت (اُر)

ع ''یوں نہ تھے محرومِ مرگِ ناگہاں بیمارِ عشق'' (ک ف۔۱۴)

مژدہ [ف۔ا۔مذ]

خوشخبری (ف ر)

ع ''مژدہ فصلِ گل کا لائے تو سہی بادِ بہار'' (ک ف۔۵۳)

مژدۂ بیداد [فف۔ترکیب]

ظلم وستم کی بشارت (ف ر)

ع "خود تغافل نے دیا مژدۂ بیداد مجھے" (ک ف۔۱۴۹)

مژگاں [ف۔ا۔مث]

پلکیں (ف ر)

ع "اب آنکھ اُٹھتی ہے وہ جنبش ہوئی ہلکی سی مژگاں کو" (ک ف۔ ۱۷۱)

مژہ [ف۔ا۔مذ]

بشارت، خوشخبری مُراد پلکیں (ف ر)

ع "وہ نگہ، اُف وہ مژہ، ناوک چھپا نشتر کھلا" (ک ف۔۴۲)

مستعار [ع۔صف]

ادھار مانگی ہوئی (ع ل)

ع "وہ زندگی کہ ہوئی بھی تو مستعار ہوئی" (ک ف۔ ۲۰۳)

مستعار [ع۔صف]

مانگا ہوا مُراد قرض لی ہوئی (ع ل)

ع "اک واہمہ ہے زندگی مستعار کا" (ک ف۔۳۵)

مسلک [ع۔ا۔مذ]

طریقہ (ع ر ل)

ع ''مسلک اپنا امتیازِ جادہ و منزل نہیں'' (ک ف۔۱۵۶)

مسیحانفسی [عف۔ا۔صف]

جس کی پھونک میں زندہ کر دینے کا اعجاز ہو۔ حضرت عیسیٰؑ کی طرح زندگی بخش ہونا (ف ر)

ع ''مارا مجھے قاتل کی مسیحا نفسی نے'' (ک ف۔ ۲۵۸)

مسیحا [ع۔ا۔مث]

حضرت عیسیٰؑ کا لقب جو بطور معجزہ مردے کو زندہ کر دیتے تھے مراد علاج کرنے والا (ف ر)

ع ''لبِ جاں بخش کو دشوار مسیحا ہونا'' (ک ف۔۴۶)

مشت پر [ف۔ا۔مث]

تھوڑے سے پر مُراد مٹھی بھر مراد حقیر (ف ر)

ع ''کہاں میں سوختہ دل مشتِ پر، کہاں صیاد'' (ک ف۔۹۱)

مشتاق تکلم [عف۔ترکیب]

گفتگو کا شوقین (ف ر)

ع ''مشتاقِ تکلم سے کچھ پھر بھی مگر فرما'' (ک ف۔۴۷)

مشتریٔ دل [عف۔ترکیب]

دل کا خریدار (ف۔ر)

ع ''جنسِ دل ہو مشتریٔ دل بہت'' (ک ف۔۸۷)

مشقِ خرام ناز [عف۔ترکیب]

معشوقہ کی چال مُراد محبوب کی حسین رفتار (ف۔ر)

ع ''مشقِ خرامِ ناز کر، واں نہ سہی یہیں سہی'' (ک ف۔ ۲۱۲)

مضرابِ جنوں [عع۔مرکب]

ساز کے تاروں کو چھیڑنے کے آلے کی دُھن (ف۔ر)

ع ''پھر تو مضرابِ جنوں سازِ انا لیلیٰ چھیڑ'' (ک ف۔۱۶)

مطلبِ دشوار [عف۔ترکیب]

مشکل مقصد مُراد جان دینا وہ مطلبِ دشوار تھا (ع ل)

ع ''ہائے وہ مطلبِ دشوار کا آساں نکلنا'' (ک ف۔۴۱)

مظہرِ ایماں [عع۔ترکیب]

مذہب کا شاہد مُراد ایمان کی علامت (ف۔ر)

ع ''موردِ کفر بنا مظہرِ ایماں ہو کر'' (ک ف۔۹۶)

معاذاللہ [ع۔کلمۂ استغفار]

خدا اپناہ میں رکھے (عرل)

ع ''میں وہ آزردۂ وہمِ مسرت ہوں معاذاللہ'' (ک ف۔۲۵)

معاذاللہ [ع۔ا۔کلمہ استغفار]

خدا کی پناہ (عرل)

ع ''فریب جلوہ اور کتنا مکمل اے معاذاللہ'' (ک ف۔۶۷)

معتقدحشر [عع۔ترکیب]

قیامت کا قائل (فر)

ع ''میں معتقدِ حشرِ مجسّم نہ ہوا تھا'' (ک ف۔۱۴)

معجزنظام [عع۔ترکیب]

عاجز کردینے والی بنیاد، نظام مُراد اعجاز رکھنے والے (ع ل)

ع ''قربان معجزے لبِ معجز نظام پر'' (ک ف۔ ۳۹۷)

معمور [ع۔صف]

بھرا (ع ل)

ع ''رحمت کی بجلیوں سے معمور ہیں فضائیں'' (ک ف۔۱۳۰)

معمّا [ع۔ا۔مذ]

مخفی، پوشیدہ، وہ بات جو بطور رمز بیان کی جائے مراد راز (ع ل)

ع ''اک معما ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا'' (ک ف۔۲۹)

معنیٰ صورت [عع۔ترکیب]

با مقصد شکل مُراد صورت کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقت (ف۔ر)

ع ''دل معنیٰ صورت ہے اور صورتِ معنیٰ بھی'' (ک ف۔۱۷۵)

مغلوب [ع۔صف]

شکست خوردہ مُراد اختیار میں نہ ہونا (ع ل)

ع ''مجھ سے منسوب ہیں تجھ سے مغلوب'' (ک ف۔۸۶)

مفت نظر [فع۔ترکیب]

لا حاصل نگاہ مُراد ارزاں (ف ر)

ع ''وہ جلوہ مفتِ نظر تھا نظر کو کیا کہیے'' (ک ف۔۶۱)

مکتوب ازل [عع۔ترکیب]

لکھا گیا وہ زمانہ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو مُراد لوحِ محفوظ۔ وہ کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل ہر چیز کا مقدر تحریر کر دیا ہے (ف ر)

ع ''مضمون تو مکتوبِ ازل کا نہیں معلوم'' (ک ف۔۴۹)

مگر [ف۔ا۔مذ]

شاید، لیکن، بجز (اُر)

ع ''مگر منجملۂ آدابِ غم خواری ہے غم میرا '' (ک ف۔۲۴)

ممکن [ع۔ا۔مذ]

قابلِ امکان (ع ل)

ع ''ترے خیال کی ممکن نہ تھی کوئی تشکیل'' (ک ف۔۱۱۵)

ممکناتِ شوق [عع۔ترکیب]

رغبت کے امکانات (ع ل)

ع ''ورنہ ممکناتِ شوق جذب تھے محال میں'' (ک ف۔۱۴۰)

من وتو [ہ۔مرکب]

میں اور تو مراد دوئی (اُر)

ع ''حجاب اگر من وتو کا نہ درمیاں ہوتا'' (ک ف۔۳)

منتظر فشار [عف۔ترکیب]

دبانے کا انتظار مُراد تباہی کے انتظار میں (ف ر)

ع ''چشم براہِ یار ہوں منتظر فشار ہوں'' (ک ف۔۱۴۲)

مجملۂ آدابِ غم خواری [اُر۔عف۔ترکیب]

غم گساری کے طریقوں میں سے ایک (ف ر)

ع ''مگر مجملۂ آدابِ غم خواری ہے غم میرا'' (ک ف۔۲۴)

منزلِ جاناں [عف۔ترکیب]

محبوب کے ٹھہرنے کی جگہ مُراد منزلِ دوست (ف ر)

ع ''غم کیا ہے اگر منزلِ جاناں ہے بہت دور'' (ک ف۔۲)

منسوب [ع۔ا۔مذ]

نسبت ہونا (ف ل)

ع ''مجھ سے منسوب ہیں تجھ سے مغلوب'' (ک ف۔۸۶)

منفعل نگاہیں [عف۔ترکیب]

پشیماں نظریں (ف ر)

ع ''وہ منفعل نگاہیں کیا کہہ گئی ہیں فانیؔ'' (ک ف۔۱۳۱)

منہ دیکھنا [ا۔محاورہ]

رعب ودبدبہ میں آکر کچھ کہہ نہ سکنا۔مایوسی بےبسی اور حیرت کی علامت ہے (اُر)

ع ''منہ دیکھتا ہوں جلوۂ نظارہ ساز کا'' (ک ف۔۳۰)

منّت کشِ زباں [خفف۔ترکیب]

زباں کا احسان مند ہونا یعنی زبان سے ادا ہونا (ف ر)

ع ''وہ حال جو کبھی منّت کشِ زباں نہ ہوا'' (ک ف۔۵۹)

موردِ کفر [مع۔ترکیب]

کفر کا مرتکب (ع ل)

ع ''موردِ کفر بنا مظہرِ ایماں ہو کر'' (ک ف۔۹۶)

مئے میناگداز [خفف۔ترکیب]

صراحی کو پگھلا دینے والی شراب مراد ایسی تیز شراب جو صراحی کو پگھلا دے (ف ر)

ع ''لا جام ساقیا! مئے میناگداز کا'' (ک ف۔۳۱)

مئے و مینا [فف۔ترکیب]

شراب اور صراحی مُراد شراب و جام (ف ر)

ع ''ترکِ مئے و مینا کرائے جرأتِ رندانہ'' (ک ف۔۱۷۵)

مہجور [ع۔صف]

چھوڑا گیا مُراد فراق کا مارا ہوا (ع ل)

ع ''فانیؔ مہجور تھا آج آرزو مندِ اجل'' (ک ف۔۷۱)

مہجور [ع۔صف]

چھوڑا گیا مُراد ہجر کا مارا (ع ل)

ع ''قضا کو مژدۂ فرصت کی فانی مہجور'' (ک ف۔۶۱)

مہجور [ع۔صف]

چھوڑا گیا یعنی جدائی میں مبتلا (ع ل)

ع ''مجھی پر منحصر ٹھہرا میرا مہجور ہو جانا'' (ک ف۔۴۹)

مہرِ عالمتاب [فعف۔ترکیب]

دنیا کو روشن کرنے والا سورج (ف ر)

ع ''جس کی چمک ذرّوں میں نہیں وہ مہرِ عالمتاب نہیں'' (ک ف۔۳۸)

مہمیز [ف۔ا۔مذ]

ایڑ لگانے یعنی گھوڑے کو تیز کرنے کے لیے اس کے پیٹ پر ایڑیوں سے جو چوٹ لگائی جاتی ہے۔ (ع ل)

ع ''زحشِ ہستی کو جواب ہر سانس اک مہمیز ہے'' (ک ف۔ ۲۸۰)

میر سامان [ف۔ا۔مذ]

بادشاہوں یا امیروں کے کھانے کا انتظام کرنے والا مُراد مہتمم و منتظم (ف ر)

ع ''یہ محرومِ تبسم، میر سامانِ تبسم ہے'' (ک ف۔۲۵)

مےخانۂ عالم [فع۔ ترکیب]

دنیا شراب خانہ ہے یعنی میخانۂ ہستی (ف ر)

ع ''مےخانۂ عالم میں ہے ہل چل فانیؔ'' (ک ف۔ ۲۰۹)

مے [ف۔ا۔مث]

شراب یعنی دارو (اُر)

ع ''مے میرے مقدر میں نہیں، زہر ہی بھر جا'' (ک ف۔۲۰)

مآلِ وفا [عع۔ ترکیب]

انجام دوستی یعنی عشق کا انجام (ف ر)

ع ''کیا دن تھے جب مآلِ وفا کی خبر نہ تھی'' (ک ف۔۱۱)

مآل [ع۔ا۔مذ]

مرجع، انجام (ع ل)

ع ''نگہِ شوق کا مآل نہ پوچھ'' (ک ف۔ ۲۱۱)

مآل [ع۔ا۔مذ]

مرجع، انجام (ع ل)

ع ''مآلِ سوزِ غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ'' (ک ف۔)

ناآشنائے لطف [فع۔ترکیب]

خوش طبعی سے ناواقف مُرادلطف کونہیں پہچانتا(ف ر)

ع ''ناآشنائے لطف ہوں بیگانۂ عتاب'' (ک ف۔۳۱)

نارسا [ف۔صف]

بےاثر مراد نامراد(ف ل)

ع ''پھربھی نارساٹھہرا،اورکیارساہوتا'' (ک ف۔۵۷)

ناصبور [فع۔مرکب]

بیقرار وبےصبر(ع ل)

ع ''پہلومیں آپ تھے کہ دلِ ناصبورتھا'' (ک ف۔٦)

ناصح مشفق [ففٖ۔ترکیب]

شفیق صلاح کارمُرادنصیحت کرنے والامہربان(ف ر)

ع ''چارہ گر،ناصحِ مشفق،دلِ بےصبروقرار'' (ک ف۔۴۰)

ناصیہ فرسائی [ف۔ا۔مث]

ماتھارگڑنے والامُرادماتھاجھکانا(ف ل)

ع ''لے چلاشوق مجھے ناصیہ فرسائی کا'' (ک ف۔۳٦)

ناصیہ فرسا [ف۔ا۔مث]

ماتھا رگڑنے والا مُراد پیشانی رگڑنا (ف ل)

ع "اک عمر سے ہوں ناصیہ فرسا تیرے در پر" (ک ف۔ ۴۰۵)

ناصیہ نیاز [عف۔ترکیب]

عاجزی والا ماتھا۔ مُراد عاشق کی عقیدت سے معمور پیشانی (ف ل)

ع "دفن ہیں سجدہ ہائے شوق ناصیہ نیاز میں" (ک ف۔۱۴۲)

ناگفتنی [ف۔صف]

وہ بات جو کہنے کے قابل نہ ہو یعنی جو بیان نہ ہو سکے (ف ر)

ع "کہا سے حال دل کچھ بھی سہی ناگفتنی کیوں ہو" (ک ف۔ ۱۶۷)

نالۂ شبگیر [ف۔صف]

رات کے وقت کی آہ و فغاں مُراد پچھلے پہر کا نالہ (ف ر)

ع "ہل گیا زنداں بُرا ہو نالۂ شبگیر کا" (ک ف۔۳۱)

نامرادِ اجل [عع۔ترکیب]

موت کی آرزو پوری نہ ہو نامُراد بدنصیب جس کی آرزوئے مرگ بھی پوری نہ ہو (ف ر)

ع "وہ نامرادِ اجل بزم یاس میں بھی نہیں" (ک ف۔۴۴)

ناوکِ ناز [فف۔ترکیب]

حرکاتِ معشوق کے تیر مراد محبوب کے ناز و ادا کے تیر (ف۔ر)

ع ''ناوکِ ناز ترا کوئی خطا کرتا ہے'' (ک ف۔۲۷)

ناوکِ ناز [فف۔ترکیب]

حرکاتِ معشوق کے تیر مُراد محبوب کے ناز و ادا کے تیر (ف آ)

ع ''ہائے وہ معرکۂ ناوکِ ناز'' (ک ف۔۶۴)

ناوک [ف۔ا۔مذ]

تیر (ف ر)

ع ''کیا پھر ترے ناوک نے کیا عزمِ نوازش'' (ک ف۔ ۲۳۸)

نخلِ تمنا [عع۔ترکیب]

آرزوؤں کا درخت (ف ل)

ع ''یا مرے نخلِ تمنا میں ثمر پیدا کر'' (ک ف۔۹۸)

نخلِ ماتم [ع۔ا۔مذ]

وہ ہری شاخ جو جوان مرگ کے تابوت کے سرہانے باندھی جاتی ہے۔یعنی وہ آرائش و سجاوٹ جو تابوت پر کی جاتی ہے۔(ف۔ر)

ع ''نخلِ ماتم کو نہالِ مدعا کہنے کو ہیں'' (ک ف۔ ۱۶۳)

نشاطِ مبہم [ع ۔ ترکیب]
غیر یقینی خوشی (ف ۔ ر)
ع ''جستجوئے نشاطِ مبہم کیا'' (ک ف ۔ ۷۵)

نشاطِ وصل [ع ۔ ترکیب]
خوشی کی ملاقات (ع ل)
ع ''دل کو یادِ نشاطِ وصل نہ چھیڑ'' (ک ف ۔ ۱۹۵)

نشانِ تربت [فع ۔ ترکیب]
قبر کا نشان (ف ۔ ر)
ع ''نشانِ تربت عیاں نہیں ہے، نہیں کہ باقی نشاں نہیں ہے'' (ک ف ۔ ۲۳)

نشانِ مہر [فف ۔ ترکیب]
محبت کے آثار، سورج مراد محبوب (ف ۔ ر)
ع ''نشانِ مہر ہے ہر ذرّہ ظرفِ مہر نہیں'' (ک ف ۔ ۴۴)

نشانۂ الم [فع ۔ ترکیب]
مصائب کا ہدف (ف ۔ ر)
ع ''نشانۂ المِ روزگار ہم بھی ہیں'' (ک ف ۔ ۱۴۷)

نشترحرماں [فع۔ترکیب]

مایوسی وناامیدی کے زخم چیرے والا مُراد غم کے نشتر (ف۔ر)

ع ''ٹھہرائے نشترِ حرماں ٹھہر، یہ ماجرا کیا ہے'' (ک ف۔۹۳)

نشۂ دیوانگیٔ ہوش [ف۔اُر۔صف]

عقل وشعور کا خُمار مُراد شاعر ہوش کو دیوانگی کے نشے سے تعبیر کرتا ہے (ف ر)

ع ''اے نشۂ دیوانگیٔ ہوش، اُتر جا'' (ک ف۔۲۱)

نظارہ ساز [فف۔ترکیب]

دیدار کو وجود میں لانے والا مراد درشن کرنے والا (ف ر)

ع ''منھ دیکھتا ہوں جلوۂ نظارہ ساز کا'' (ک ف۔۳۰)

نظام جمال [عع۔ترکیب]

موتیوں کی لڑی کی خوشبو مُراد حسن کی کائنات (ف ر)

ع ''ہر تجلّی ہے اک نظامِ جمال'' (ک ف۔۷۵)

نقش برآب [عفف۔ترکیب]

پانی پر بنی ہوئی تصویر (ف۔ر)

ع ''اب تصور بھی ترا نقش برآب آتا ہے۔'' (ک ف۔ ۲۷۱)

نقش بروئے آب [عف۔ا۔مذ]

فانی، جلد مٹ جانے والا (ف ر)

ع ''آ کہ حیاتِ مستعار نقش بروئے آب ہے'' (ک ف۔ ۴۰۹)

نقش بہ دیوار [عف۔ا۔مذ]

دیوار پر بنی ہوئی تصویریں (ف ر)

ع ''تیری محفل میں ہیں گو نقش بہ دیوار ہیں ہم'' (ک ف۔۱۱۸)

نقش سویدا [ع۔ا۔مذ]

سیاہ داغ جو دل میں ہوتا ہے۔ (ف ل)

ع ''دل سے بھاتا ہے مجھے نقشِ سویدا ہونا'' (ک ف۔۴۶)

نقش کف پا [عف۔ترکیب]

پاؤں کے تلووں کے نشان مُراد جو منزل کی طرف راہنمائی کرتے ہیں (ف ر)

ع ''ہر رہگذرِ غم میں نقشِ کفِ پا ہو جا'' (ک ف۔۱۹)

نقش موہوم حیات [ف۔ترکیب]

غیر واضح اور مبہم انسانی زندگی (ف ر)

ع ''نقشِ موہومِ حیات، افسانہ در افسانہ تھا'' (ک ف۔۸۴)

نقشِ ہستی [عف۔ترکیب]

وجود کی تصویر مُراد زندگی (ف ر)

ع ''اجل کے زیرِ اثر ہو وہ نقشِ ہستی کیا'' (ک ف۔۵۹)

نقشِ کفِ پا [عف۔ترکیب]

پاؤں کے تلوؤں کے نشان، پیروں کے نشاں (ف ر)

ع ''نظر آتا ہے مجھے نقشِ کفِ پا اپنا'' (ک ف۔۵۳)

نگاہِ دل دوز [فف۔ترکیب]

دل پر اثر کرنے والی نظر مُراد نظر جو دل کو چھید ڈالے (ف ر)

ع ''نگاہِ دل دوز کی دہائی، جمالِ جاں سوز کی دہائی'' (ک ف۔۲۴)

نگاہِ یاس [فع۔مرکب]

مایوسی کی نظر (ف ر)

ع ''نگاہِ یاس کو رودادِ حسرت کہہ تو لینے دے'' (ک ف۔ ۱۶۸)

نگہ امتیاز [فع۔ترکیب]

تمیز کرنے والی نظر یعنی اچھے برے میں فرق کرنے والی نظر (ف ر)

ع ''صورت شناس ہوں نگہ امتیاز کا'' (ک ف۔۳۱)

نگہ گرم [ف۔ا۔مث]

تیز نگاہ، غصہ کی نگاہ یعنی نگاہِ غضب (ع ل)

ع ''شاید میں درخورِ نگہِ گرم بھی نہیں'' (ک ف۔۱۰۲)

نگہ واپسیں [ف۔ا۔مث]

مرتے وقت کی نگاہ یعنی آخری نظر (ف ر)

ع ''قاتل سنبھل کہ یہ نگہِ واپسیں نہیں'' (ک ف۔۵۸)

نگہتِ گل [فف۔ترکیب]

پھولوں کی خوشبو (ف ر)

ع ''مبارک نگہتِ گل کو چمن بردوش ہو جانا'' (ک ف۔۴۸)

نمودِ مشیت [فع۔ترکیب]

تقدیر کا ظاہر ہونا مُراد مشیت الٰہی کے ظہور کا ذریعہ (ف ر)

ع ''مگر نمودِ مشیت وجود تھا اپنا'' (ک ف۔ ۲۵۱)

نمود [ف۔ا۔مث]

علامت، ظاہر خوبی، ظاہر ہونا مراد وجود کا اظہار (ف ل)

ع ''ان کے دیکھے تک ہے دل کے آئینہ کی بھی نمود'' (ک ف۔۹۷)

ننگ [ف۔ا۔مذ]

لحاظ،شرم،ذلت(اُر)

ع ''ننگِ رحمت ہے احتیاجِ دعا'' (ک ف۔۷۵)

نوروز [ف۔ا۔مذ]

سال کا پہلا دن، ایرانیوں کا قومی دن مُراد بہار کا جشن جو ایران میں منایا جاتا ہے اور اس موقع پر شاہی دربار سے درباریوں کو خلعت عطا ہوتے ہیں(ف۔ر)

ع ''وحشتِ تازہ کا نوروز مبارک اے عشق''(ک ف۔۲۳۱)

نوائے محرم [فع۔ترکیب]

آشنا آواز ، روشناس آواز(ف ر)

ع ''سُن رہا ہوں نوائے محرم کیا'' (ک ف۔۷۵)

نواہی [ع۔ا۔مذ]

ممنوعات، مراد وہ چیزیں شریعت کے مطابق منع ہیں(ع ل)

ع ''ہمہ گیرئ نواہی کو نہ پوچھ''(ک ف۔ ۱۷۷)

نومید [ف۔صف]

مایوس، نا اُمید(اُر)

ع ''دلِ ناکام تری یاد سے نومید نہیں''(ک ف۔۵۳)

نویدِ نشاط [فع۔ترکیب]

خوشی کی بشارت،خوشخبری(ف ر)

ع ''پھر ملی غیب سے نویدِ نشاط''(ک ف۔۷۶)

نویدِ گردشِ جام [ففف۔ترکیب]

شراب پینے کے دَور کی خوشخبری(ف ل)

ع ''یہ نویدِ گردشِ جام کیا یہ صلائے عیشِ مدام کیا'' (ک ف۔۹۵)

نویدِ مرگ [فف۔ترکیب]

موت کی خوشخبری(ف ر)

ع ''نویدِ مرگ دوعیدِ حیات نے مارا''(ک ف۔۲۶)

نوید [ف۔ا۔مث]

خوش خبری(ف ر)

ع ''عیسیٰ کو ہو نوید کہ بیمار مر گیا''(ک ف۔۸۱)

نویدِ زندگی [فف۔ترکیب]

زندگی کی خوشخبری(ف ر)

ع ''نویدِ زندگی دل کی تاب سہل نہیں''(ک ف۔ ۲۳۲)

نہالِ مدعا [فع۔ترکیب]

مطلب کا شکار (ف۔ر)

ع ''نخلِ ماتم کو نہالِ مدعا کہنے کو ہیں'' (ک ف۔ ۱۶۳)

نہاں وعیاں [فع۔صف]

باطن وظاہر یعنی پوشیدہ اور ظاہر (ف۔ر)

ع ''عالم جز اعتبار نہاں وعیاں نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

نیرنگیٔ حقیقت [فع۔ترکیب]

حق کا فریب مُراد وجودِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) کی نا قابل فہمی (ف۔ر)

ع ''رازِ نیرنگیٔ حقیقت ہوں'' (ک ف۔۱۱۳)

نیرنگ [ف۔ا۔مذ]

فریب، شعبدہ بازی مراد دنیا (ف۔ر)

ع ''میں ہوں فانی حقیقت نیرنگ'' (ک ف۔۱۱۳)

نیرنگ [ف۔ا۔مذ]

مکروفریب، جادو (ف۔ر)

ع ''جلوۂ رنگ ہے نیرنگ تقاضائے نگاہ'' (ک ف۔ ۲۷۰)

وابستۂ انفاس [فع۔ترکیب]

سانسوں کے متعلق مُرادسانسوں سے ملی ہوئی تھی (ف ر)

ع ''دردِفرقت کی خلش وابستۂ انفاس تھی'' (ک ف۔۷۹)

واجب [ع۔صف]

ضروری، لازم، ہمیشہ مُراد جس چیز کا وجود برحق ہو اور کسی ثبوت کا محتاج نہ ہو (ع ل)

ع ''ترے خیال کو واجب کیا محبت نے'' (ک ف۔۱۱۵)

وادیٔ ایمن [ف، ع۔ا۔مذ]

وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰ اپنی بیوی کو دردِ زہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدا کی تجلی نظر آئی یہ وہ مقام ہے جس کے دائیں جانب کوہ طور تھا اس لئے وادیٔ ایمن مشہور ہوا۔(ف ر)

ع ''کس آگ کی چنگاری دی وادیٔ ایمن نے'' (ک ف۔ ۲۵۷)

وادیٔ سینا [ع۔تلمیح]

یہ وادی ملک شام میں واقع ہے۔ سینا پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ کو تجلیٔ ربانی اور شرف ہمکلامی حاصل ہوا تھا۔(ف ر)

ع ''خود شعلہ بن اور وادیٔ سینا سے گذر جا'' (ک ف۔۲۱)

وارفتۂ رفتار [فف۔ترکیب]

بے خود چلن یعنی بے خودی میں چلتے رہنا (ف ر)

ع ''وادیٔ شوق میں وارفتۂ رفتار ہیں ہم'' (ک ف۔۱۱۸)

واہمہ [ع۔ا۔مذ]

قوتِ تصور۔ وہ قوت جس سے ایسی باریکیاں معلوم ہوتی ہیں جن کا تعلق محسوسات سے ہے (ف ل)

ع ''واہمہ کی یہ مشقِ پیہم کیا'' (ک ف۔۴۷)

وبالِ دوش [عف۔مرکب]

بوجھ، بار، عذاب، کاندھوں پر بار (ف ر)

ع ''یاد ہیں وہ دن کہ سر تھا اور وبالِ دوش تھا'' (ک ف۔۷)

وجہِ خلش [عف۔ترکیب]

جھگڑے کا سبب یعنی چبھن کی وجہ (اُر)

ع ''میرے دل سے پوچھتے ہیں آپ کیا وجہِ خلش'' (ک ف۔۳۱)

وحشت کدۂ دل [عف۔ترکیب]

دل کی گھبراہٹ و دیوانگی (ف ر)

ع ''جو خاک کا ذرہ تھا وحشت کدۂ دل تھا'' (ک ف۔۸)

وسوسہ [ع۔ا۔مذ]

وہم مُراد گمان، شک (اُر)

ع ''کر قطع نظر وسوسۂ قلب و نظر سے'' (ک ف۔۲۲)

وصال [ع۔ا۔مث]

ملاقات، انتقال کرجانا (ع ل)

ع ''آج روزِ وصالِ فانؔی ہے'' (ک ف۔۱۰۴)

وعدۂ فردا [عف۔ترکیب]

کل آنے کا وعدہ (ف ر)

ع ''ہو کاش وفا وعدۂ فردائے قیامت'' (ک ف۔۸۸)

وعدۂ فردا [عف۔ترکیب]

کل آنے کا وعدہ، آنے والے کل ملاقات کا تعین کرنا (ف ر)

ع ''لائے وہ وعدۂ فردا کی مدد وقتِ اخیر'' (ک ف۔۴۱)

وعدۂ فردا [عف۔ترکیب]

کل ملنے کا وعدہ آنے والے کل ملاقات کا تعین کرنا (ف ر)

ع ''آہ، دمِ نزع اور اک وعدۂ فردا بھی سہی'' (ک ف۔۲۶)

وعدۂ فردا [عف۔ترکیب]

کل آنے کا وعدہ مُراد آنے والے کل ملاقات کا تعین کرنا (ف ر)

ع ''لے! اعتبارِ وعدۂ فردا نہیں رہا'' (ک ف۔۶۲)

وعدۂ فردا [عف۔ ترکیب]

کل کا وعدہ (ف ر)

ع ''آتے ہی تیرے وعدۂ فردا کا اعتبار'' (ک ف۔ ۲۰۵)

وعدۂ فردا [عف۔ ترکیب]

کل کا وعدہ (ف ر)

ع ''مان کہ بات وعدۂ فردا پہ ٹل گئی'' (ک ف۔ ۲۱۳)

وعدۂ معلوم [عع۔ ترکیب]

موت کے وقت کا واضح ہونا مُراد موت کا وعدہ جو برحق ہے (ع ل)

ع ''وعدۂ معلوم کا فانی کہاں تک انتظار'' (ک ف۔ ۲۸۴)

وعید حیات [عع۔ ترکیب]

قیدِ حیات کا وعدہ (ف ر)

ع ''نویدِ مرگ و وعیدِ حیات نے مارا'' (ک ف۔ ۲۶)

وعید [ع۔ا۔مث]

سزا دینے کی دھمکی مُراد ڈراوا (ع ل)

ع ''یہ وعید وعدہ سے کم نہیں کہ وہ آئیں گے تو مزار پر'' (ک ف۔ ۹۶)

وقتِ اخیر [عف۔ترکیب]

آخری دم مُراد نزع کا وقت (اُر)

ع ''ہائے وہ وعدۂ فردا کی مدد وقتِ اخیر'' (ک ف۔۴۱)

وہم یقین [مع۔ترکیب]

شک اور اطمنان مُراد وہ بھروسہ جس کی بنیاد بے اعتباری پر ہو (ف ر)

ع ''جز وہم یقین وعینِ یقین اس منزلِ آب وگل میں نہیں'' (ک ف۔۱۶۱)

ہجوم ناز [عف۔ترکیب]

حرکاتِ معشوقی کرنے والوں کا اکٹھ (ف ر)

ع ''سرِ ہوش برق گرتی وہ ہجومِ ناز ہوتا'' (ک ف۔۳)

ہرزہ گوئی [ف۔ا۔مث]

بیہودہ گو، بکواس کرنے والا (ف ر)

ع ''ہرزہ گوئی ختم کرائے فانی آشفتہ سر'' (ک ف۔ ۱۶۴)

ہستی فانی [فع۔ترکیب]

وجود کا خاتمہ، دنیا کا ختم ہونا یعنی فانی کی ہستی کا فنا ہونا (ف ر)

ع ''ٹوٹا طلسم ہستی فانی کے راز کا'' (ک ف۔۳۰)

ہل چل　[ہ۔ا۔مث]

بے قراری (اُر)

ع ''مے خانۂ عالم میں ہے ہل چل فانیؔ'' (ک ف۔ ۲۰۹)

ہم دوش　[ف۔صف]

برابر بیٹھنے والا مُراد ساتھ رہنے والا (ف ل)

ع ''زلف بر دوش نہ تھا، غیر سے ہم دوش نہ تھا'' (ک ف۔۹)

ہنگامہ زا　[فف۔ترکیب]

فساد پیدا کرنے والا (ف ل)

ع ''سکوں ایک ہنگامہ زا چاہتا ہوں'' (ک ف۔۱۲۵)

ہوائے　[ع۔ا۔مث]

خواہش، حرص (ف ر)

ع ''دل اور ہوائے سلسلہ جنبانیٔ نشاط'' (ک ف۔ ۲۰۹)

ہوش کا سودا　[فع۔ترکیب]

شعور کی لگن مُراد ہوش کی دیوانگی (اُر)

ع ''ہوش کا سودا جنونِ عاشقی سے کم نہ تھا'' (ک ف۔۱۴)

یادش بخیر [ف۔مقولہ]

دعائیہ کلمہ،اس کی یاد خیر کے ساتھ مُراد خدااس کی یاد کو سلامت رکھے(ف ر)

ع ''سحر ہوئی کہ وہ یادش بخیر آتا ہے''(ک ف۔ ۲۵۹)

یک نگر [فف۔ترکیب]

اکیلا دیکھنے والا مُراد ایک حقیقت کو دیکھنے والی(ف ر)

ع ''جس سمت نگاہِ یک نگر جائے''(ک ف۔ ۲۱۸)

یورش [ت۔ا۔مث]

حملہ(ف ر)

ع ''وہ برق کی یورش ہے ہر شاخ میں لرزش ہے''(ک ف۔ ۳۰۶)

یوسف کنعاں [ع۔تلمیح]

کنعاں کے رہنے والے حضرت یوسفؑ کی طرف اشارہ ہے۔کنعان شام کا صوبہ فلسطین ہے اور حضرت یوسفؑ کا وطن(ف ر)

ع ''جلوہ ہے ترا یوسفِ کنعانِ تمنا''(ک ف۔۵۰)

حوالہ جات

۱۔ عبدالحق، مولوی، ۱۹۴۶ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ، حیدرآباد دکن: عبدالحق اکیڈمی کوچہ عبدالحق

باب چہارم

ماحصل

کلاسیکی عہد کی شاعری میں جو مرتبہ غزل کو حاصل رہا۔ وہ کسی اور اصناف نظم کو حاصل نہیں رہا۔ اس کی ترویج واشاعت کے منار اپنی مثال آپ رکھتے ہیں۔ لیکن ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی نے حالاتِ زمانہ کو اس قدر مخدوش کر دیا۔ کہ خدا کی پناہ!

- معاشرتی خلفشار،
- مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ،
- سیاسی ابتری،
- اخلاقی گراوٹ،
- اور معاشرتی انحطاط

یہ وہ عناصر ہیں جنہوں نے نہ صرف ہماری تہذیب وتمدن پر اثر ڈالا بلکہ ہماری سوچوں کے عنوانات تبدیل کر دیئے۔ وہ علوم وفنون جن کی سرپرستی حکومت وقت نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی اور وہ اسے بخوبی انجام دے رہی تھی جس کی نشوونما درباروں، دانش کدوں اور مختلف ادبی محافل میں ہوا کرتی تھی حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ہی اس کی حیثیت پر بھی اثر پڑا۔ ان حالات وواقعات نے اردو ادب اور خصوصاً اردو شاعری پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

نئے حالات و واقعات کے پیش نظر لسانی اور ادبی حوالے سے اردو ادب اور اردو شاعری کو نئے پیرائیہ اظہار کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ کلاسیکی عہد کے گذشتہ ادوار میں غزل کو جو مقام حاصل رہا وہ بھی متاثر ہوا۔ بدلتے ہوئے حالات کا تقاضا تھا کی تمام اصناف نظم کو لسانی اور موضوعاتی حوالے سے معاشرے کو زمینی حقائق کے قریب لایا جا سکے۔ ان حالات و واقعات کے پیش نظر غزل کے ساتھ ساتھ دوسری اصناف نظم کو بھی موقع ملا۔ خصوصاً نظم کی طرف میلان طبع زیادہ پایا گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید نکھار آتا گیا۔ اس کے موضوعاتی، اسلوبیاتی، فنی اور تکنیکی تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی

گئیں جس سے فنی اور لسانی حوالے سے ایک نیا پیرائیہ اظہار نظر آیا۔ ان کی مثالیں فانی کی شاعری میں نمایاں ہیں۔

آرزوئے رسوا

ع شانِ بے نیازی کو آرزوئے رسوا سے

آزادیِ بے ہنگام

ع حیف اس آزادیِ بے ہنگام کی مجبوریاں

آزردۂ آویزش

ع آزردۂ آویزشِ شبنم نہ ہوا تھا

آزردۂ فغاں

ع یہی سہی کہ وہ آزردۂ فغاں نہ ہوا

آزردۂ وہم مسرت

ع میں وہ آزردۂ وہم مسرت ہوں معاذ اللہ

آزردہ مشقِ رفو

ع رہا ہے چاک دل آزردہ مشقِ رفو برسوں

آشوبِ صد جہانِ تماشا

ع آشوبِ صد جہانِ تماشا لیے ہوئے

ادب آموز امتحاں

ع یہ ضبط بھی ادب آموز امتحاں نہ ہوا

اضطراب ناپیدا

ع اضطراب ناپیدا پھر سکون پیدا سے

اضطرابِ بہار

ع سکون خاطرِ بلبل ہے اضطرابِ بہار

الزام پرستاری صورت

ع	مجھ پر الزام پرستاری صورت کیا خوب

امتیازِ صبر و بے تابی

ع	مٹا ہی چاہتا ہے امتیازِ صبر و بے تابی

امتیازِ قلب و سنگ

ع	مجھ سے ہر جلوے نے سیکھا امتیاز قلب و سنگ

بارِ منتِ ناخن

ع	نہ بارِ منتِ ناخن نہ خطرۂ سوزن

بزم تحیر

ع	اُٹھ بزم تحیر سے وہ کہتے ہیں ادھر آ

بزم ذوق طلب

ع	خالی ہے بزم ذوق طلب اہل ہوش سے

بقدرِ فرصت تمہیدِ شوق

ع	زیست تھی فانی بقدرِ فرصت تمہیدِ شوق

بلائے آسمان اضطراب

ع	دل ہے یارب یا بلائے آسمان اضطراب

بہ اندازۂ تبسم برق

ع	کرم کیا تو بہ اندازۂ تبسم برق

بہ عنوانِ رنج زیست

ع	تو نے کرم کیا تو بہ عنوانِ رنج زیست

بہارِ صد چمنستانِ آرزو

ع بہارِ صد چمنستانِ آرزو بن کر

بہشتِ شوق

ع دھیان ترا بہشتِ شوق سہی

بے تاب تجلی

ع حسن بے تاب تجلی ہے اور آنکھیں محروم

جدید غزل گو شعرا میں شوکت علی خان فانی بدایونی کو کئی اعتبار سے منفرد مقام حاصل ہے۔ اُردو ادب میں کلاسیکی شاعری کی ایک تاریخ ساز شخصیت کے مالک تھے۔ وہ کلاسیکی شاعری اور حزن و ملال کی پُر تاثیر ادائیگی کے ایک اہم رکن ہیں۔ ایک طرف تو اُنہوں نے غزل کو اوجِ ثریا تک پہنچانے میں اپنے زریں خیالات اور اُن کی گہرائی کیساتھ ساتھ جذبات کی تپش سے کام لیا۔ دوسری طرف زبان و بیاں کی نزاکتوں، کلاسیکی حُسن، فلسفیانہ اور صوفیانہ افکار سے اُسے نئی بلندیوں سے آشنا کیا۔ اُن کی غزلوں میں عربی و فارسی تراکیب اور الفاظ، فلسفہ و تصوف اور زندگی کے دوسرے تصورات اور مسائل کی فراوانی ہے جسے سمجھنا مشکل نظر آتا ہے جس کی چند مثالیں ذیل میں درج ہیں۔

یادش بخیر

ع ''سحر ہوئی کہ وہ یادش بخیر آتا ہے'' (ک ف۔ ۲۵۹)

یک نگر

ع ''جس سمت نگاہِ یک نگر جائے'' (ک ف۔ ۲۱۸)

وارفتۂ رفتار

ع ''وادیٔ شوق میں وارفتۂ رفتار ہیں ہم'' (ک ف۔ ۱۱۸)

نوید گردش جام

ع ''یہ نویدِ گردشِ جام کیا یہ صلائے عیشِ مدام کیا'' (ک ف۔ ۹۵)

نگاہ دل دوز

ع ''نگاہِ دل دوز کی دہائی، جمالِ جاں سوز کی دہائی'' (ک ف۔۲۴)

نقش موہوم حیات

ع ''نقشِ موہوم حیات، افسانہ درافسانہ تھا''(ک ف۔۸۴)

نشۂ دیوانگیٔ ہوش

ع ''اے نشۂ دیوانگیٔ ہوش، اُتر جا'' (ک ف۔۲۱)

نظارہ ساز

ع ''منھ دیکھتا ہوں جلوۂ نظارہ ساز کا''(ک ف۔۳۰)

ناصح مشفق

ع ''چارہ گر، ناصحِ مشفق، دلِ بے صبر وقرار'' (ک ف۔۴۰)

مئے مینا گداز

ع ''لا جام ساقیا! مئے مینا گداز کا''(ک ف۔۳۱)

منت کش زباں

ع ''وہ حال جو کبھی منت کشِ زباں نہ ہوا''(ک ف۔۵۹)

گریۂ آتشیں

ع ''گریۂ آتشیں کی داد دے شبِ غم تو کون دے'' (ک ف۔۷۰)

فتنۂ ہر لب وآوارۂ ہر گوش

ع ''فتنۂ ہر لب وآوارۂ ہر گوش نہ تھا'' (ک ف۔۱۰)

غم فروش فراغت نما

ع ''اے عقل غم فروش فراغت نما ٹھہر''(ک ف۔ ۲۶۱)

صورت بہیں عالم میرس

ع ''دل میں زخم، اشکوں میں خوں، صورت بہیں عالم میرس'' (ک ف۔۴۲)

شیوۂ عجز و مستمندی

ع ''یہ شیوۂ عجز و مستمندی کب تک'' (ک ف۔۱۱۱)

صد عالم صحرا

ع ''ذرہ میں ہے گم وسعتِ صد عالمِ صحرا'' (ک ف۔۲۱)

شعلۂ بالیدہ

ع ''آتشِ سیال تھا اب شعلۂ بالیدہ ہے'' (ک ف۔ ۲۹۱)

شعلۂ عریاں

ع ''دل ہوا بُجھ کے وہی شعلۂ عریاں میرا'' (ک ف۔۲۶)

شعلۂ آرمیدہ

ع ''شعلۂ آرمیدہ ہوں وادیِ برقِ ناز میں'' (ک ف۔۱۴۰)

نیاز فتح پوری لکھتے ہیں۔

''فانیؔ نے تغزل میں جو جگہ اپنے لئے پیدا کر لی وہ حسرت کی طرح انہیں کے لئے مخصوص ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان کی تقلید کرنی چاہی لیکن کامیاب نہ ہوئے''

کلاسیکی شاعری کے اس شاعر کے پیروکار بھی لفظیاتی حوالے سے کلاسیکی اور روایتی زبان سے منسلک رہے۔ انہوں نے روایتی زبان، تشبیہات و استعارات، تلمیحات، علامتوں، تلازموں، صنعتوں اور صنائع بدائع کو جدید مفہوم سے آشنا کیا۔ انہوں نے کلاسیکی اور روایتی شعری لفظیات و علامات سے حُسن، صوفیانہ اور فلسفیانہ افکار سے اسے نئی بلندیوں سے آشنا کیا۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ **لاگ**

تعلق، لگاؤ یعنی بد نصیبی مراد دشمنی

۲۔ گرفتارِ بلا

آفت کا قیدی یعنی گرفتار محبت

۳۔ تپ ہجر

جدائی کا بخار یعنی غمِ جدائی

۴۔ سوختہ ساماں

تباہ و برباد مُراد بے سروساماں، بدنصیب

۵۔ محرم

راز دار مُراد ہمدم اور ہمدرد

۶۔ معمّا

مخفی، پوشیدہ، وہ بات جو بطور رمز بیان کی جائے مراد راز

۷۔ دیر و حرم

مندر و کعبہ، مراد مذہبوں کے طریقے

۸۔ دیر آشنا

مدت کے بعد بے تکلّف ہونے والا شخص مُراد موت دیر آشنا ہے کیونکہ جب موت کی آرزو کی جاتی ہے تو وہ بھی بہت انتظار کرواتی ہے

۹۔ نشانِ مہر

محبت کے آثار، سورج مراد محبوب

۱۰۔ مے

شراب یعنی دارو

۱۱۔ بحرِ بے کراں

بڑا سمندر جس کا کنارہ نہ ہو، مراد زندگی

۱۲۔ بیداد

ظلم و ستم مُراد بڑا دشمن

مذکورہ بالا الفاظ کی طرح بے شمار الفاظ فانی کی شاعری میں استعمال ہوئے ہیں۔ جو لغت کے حوالے سے لغوی معنوں کی بجائے مرادی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ جو کہ روایتی شعری روایت کے برعکس ہیں۔ لیکن انہوں نے انہیں نئے معنی و مفہوم سے نوازا ہے۔ لفظیاتی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی شاعری میں عربی و فارسی تراکیب اور الفاظ کی فراوانی ہے۔ جنہوں نے ایک نئے مفہوم اور نئے معنیاتی نظام سے روشناس کروایا ہے۔

اُردو ادب میں کلاسیکی شاعری کی اس تاریخ ساز شخصیت کو سمجھنے کے لئے اس پر کام ہونا باقی ہے۔ اُن کے جذبات اور احساسات، ان کے میلانات و رجحانات، احساسات و ارتعاشات کو سمجھنے اور جاننے میں کافی مشکلات ہیں۔ کیونکہ اکثر لائبریریوں میں اُن کے بارے میں کتب سرے سے موجود ہی نہیں ہیں اور اُن کے بارے میں مضامین بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر ایک آدھ مل بھی جائے تو وہ ایسی پہلودار شخصیت کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ بہر حال یہ بات طے ہے۔ کہ ایسی شخصیت پر ابھی بہت کام ہونا باقی ہے۔ ان کی فکر سے روشناس ہونا ادب کے طالبِ علم کا طرۂ امتیاز ہے۔ فانؔی بدایونی پر تحقیقی کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ جامعاتی سطح پر کچھ مقالات ہیں جیسے ''فانی کی شاعری'' خواجہ احمد فاروقی، عطا محمد کا ''فلسفہ عیش و غم اور فانی کی اخلاقی'' اس طرح فانؔی بدایونی پر کچھ تحقیقی کام بھی ہوا ہے جن ادیبوں نے یہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ ان میں جوش ملیح آبادی، ساحل احمد، مسز افتخار بیگم صدیقی، ڈاکٹر محمد احسن فاروقی، ڈاکٹر سلیم اختر، آل احمد سرور وغیرہ اگر ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہم فانؔی پر کام کرنا چاہیں تو چشم زدن میں بے شمار عنوانات سامنے آجاتے ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

- فانؔی بدایونی شخصیت اور فن
- فانؔی کی شخصیت معاصرِ تاریخ کے آئینہ میں
- فانؔی بدایونی کے فکری و فنی محاسن مع صنائع بدائع
- فانی کی شاعری میں فنی، فکری اور تہذیبی رویےّ
- فانؔی کی شاعری میں لکھنو کی خارجیت پسندی کا مطالعہ
- لکھنوی تہذیب کے حوالے سے فانؔی بدایونی کے دیوان کا مطالعہ

- فانؔی بدایونی کی شاعری میں یاسیت اور حزن وملال کی کیفیات کا مطالعہ
- ''عرفانیاتِ فانؔی،، جدید وقدیم رنگ کے کلام کے امتزاج کا موازنہ
- ''کلیات فانی''میں ہمہ گیریت اور جدت بیاں کا مطالعہ
- غالبؔ اور فانؔی کی شاعری میں مجردات سے بحث اور موازنہ
- فانؔی کی الم پسندی، تاریخی اور تہذیبی پس منظر میں
- فانؔی کی شاعری میں فلسفہ تصوف
- فانی کی شاعری میں فارسی تراکیب والفاظ کا استعمال
- شرح دیوان فانؔی بدایونی (اس پر مزید جامع شرح لکھنے کی اشدت ضرورت ہے)

الغرض اس تناظر میں شعرا کی گم گشتہ میراث کی تجدید کے لئے اور اس کو قابل فہم بنانے کے لئے یہ عمل قابل ستائش اور عرق ریزی کے برابر ہے۔ اور یہ ادبی، علمی اور معاشرتی ضرورت بھی ہے کہ اس پر کام کیا جائے۔ فانؔی کے فن پر بہت زیادہ نہیں لکھا گیا لیکن اتنا ہے کہ اس کو محاورے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے کہ وہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ فانؔی کی پہلودار شخصیت کا احاطہ کرنا قدرے مشکل نظر آتا ہے کیونکہ پاکستان میں اس پر کام نہ ہونے کے برابر ہے اور طالب علم فانؔی کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ ''فرہنگِ کلیات فانؔی بدایونی'' کے ذریعے کوشش کی گئی ہے کہ فانؔی کی فکر کے گوشوں کو منصہ شہود پر لایا جائے۔ اُمید واثق ہے کہ یہ کوشش اس ضمن میں گراں مایہ ثابت ہوگی۔

فہرست اسنادِ محولہ

ابوالاعجاز، حفیظ صدیقی، ڈاکٹر، ۱۹۸۵ء، ''کشافِ تنقیدی اصطلاحات''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

ابوسلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر، ۱۹۸۶ء، ''کتابیاتِ لغاتِ اردو''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو

اثرلکھنوی، الزاوی، ۱۹۸۷ء، ''کتب کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد چہارم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

احمد، اشفاق، ۱۹۷۲ء، ''اردو کے خوابیدہ الفاظ''، لاہور: مرکزی اردو بورڈ

احمد، نذیر، ڈاکٹر وعباداللہ، ڈاکٹر، ۱۹۶۰ء، ''تاریخ ادب اُردو'' علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس

احمد، ساحل، ۱۹۸۳ء، ''فانی بدایونی''، مضامین، انڈیا:

اختر، حسن، ملک، ڈاکٹر، ۱۹۷۹ء، ''تاریخ ادب اُردو''، انارکلی لاہور: یونی ورسٹی بک ایجنسی

اختر، حسن، ملک، ڈاکٹر، ۱۹۷۴ء، ''دیوانِ فانی (انتخاب) تجزیہ وتنقید اور مستند حالاتِ زندگی'' لاہور: مکتبہ میری لائبریری

اختر، سلیم، ڈاکٹر، ۲۰۰۷ء، ''کلیاتِ فانی''، مرتبہ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز

اشفاق احمد چغتائی، محمد اکرم فضلی، فضل قادر، ۱۹۷۴ء، ''ہفت زبانی لغت''، لاہور: اردو سائنس بورڈ

اکبرآبادی، مخمور، ۱۹۴۶ء، ''صحیفہ تاریخِ اُردو''، آگرہ: گیا پرشاد اینڈ سنز

اکبرآبادی، سیماب، س ن، ''فانی آگرہ میں''، مشمولہ: ''فانی بدایونی''

انصاراللہ، محمد، ڈاکٹر، ۱۹۷۹ء، ''تاریخ اقلیم ادب''، علی گڑھ:

باقر، محمد، آغا، ۱۹۳۸ء، ''تاریخِ نظم ونثر اُردو''، تلخیص: رام بابو سکسینہ، لاہور: مبارک علی

بریلوی، احمد، جمیل، محمد، ۱۹۴۱ء، ''اُردو شاعری کی مختصر تاریخ''، لکھنؤ: نول کشور پریس

تمکنت،شاذ،۱۹۷۳ء،''بیاض شام'' حیدرآباد: مکتبہ شعروحکمت

تنہا،یحییٰ،محمد،۱۹۴۹ء،''مرأۃ الشعرا''فوٹوعکس،لاہور: شیخ مبارک علی

جابرعلی،سید،۱۹۸۹ء،''کتب لغت کاتحقیقی ولسانی جائزہ'' جلداول،اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

جان،صغیر،احمد،۱۹۵۹ء،''تنویرادب'' الہ آباد: نیشنل پریس

جنیدی،عظیم الحق،۱۹۸۹ء،''اردوادب کی تاریخ''،علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس

حسن،محمد،ڈاکٹر،۱۹۶۱ء،''شعرنو'' لکھنؤ:

حسین،احتشام،سید،۱۹۴۲ء،''فانی بدایونی''مشمولہ''ماہنامہ ایشیاء'' دہلی:

حسین،احتشام،سید،۱۹۸۸ء،''اردوادب کی تنقیدی تاریخ''نئی دہلی: ترقی اردو بیورو

حسین،اعجاز،ڈاکٹر،۱۹۷۱ء،''مختصر تاریخ اُردوادب'' کراچی: باب الاسلام پریس

حسین،اعجاز،ڈاکٹر،۱۹۳۵ء،''فانی بدایونی''مشمولہ''ماہنامہ قوس قزاح''الہ آباد: الہ آباد یونیورسٹی

خلیل،خان،عبدالاحد،۱۹۶۱ء،''اُردوغزل کے پچاس سال''،لکھنؤ: مکتبہ کلیان

دہلوی،حسن،میر،۱۹۴۰ء،''تذکرہ شعرائے اُردو'' دہلی: انجمن ترقی اردو

ڈی،کے،گنگولی، (D.K.Ganguly)" NIRUKTA" London H. Milford London, 1920,

رام بابوسکسینہ،۱۹۸۲ء،''تاریخ ادب اردو''،لاہور: علمی کتاب خانہ

رضوی،ابوالعاصم،۱۹۷۵ء،''اردوادب کی تاریخ (حصہ اول: نظم)'' دہلی: مجلس ترقی اردو بارہ دری شیر افگن

رؤف پاریکھ،ڈاکٹر،۲۰۱۰ء،''اردولغت نویسی: تاریخ،مسائل اور مباحث''،مرتبہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

زائی، یوسف، قمر، ۱۹۸۵ء، ''حرف ھند'' حیدرآباد: فکروفن

زور، محی الدین، ڈاکٹر، ۱۹۸۲ء، ''داستان ادب حیدرآباد'' حیدرآباد: ادارہ ادبیاتِ اردو

سبزواری، مختار، س ن، ''فانی حیدرآباد میں'' مشمولہ، ''فانی بدایونی''

سبطین، محمد، س ن، ''فانی کی سیرت'' مشمولہ، ''فانی بدایونی''

سدید، انور، ڈاکٹر، ۱۹۸۵ء، ''اردو ادب کی تحریکیں'' کراچی: انجمن ترقی اردو

سروری، عبدالقادر، ۱۹۵۸ء، ''اردو کی ادبی تاریخ'' حیدرآباد: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس

سرور، آل احمد، س ن، ''اُردو شاعری میں فانی کی قدر و قیمت'' مشمولہ ''فانی بدایونی''

سکسینہ، رام، بابو، ۱۹۵۳ء، ''تاریخ ادب اُردو'' ترجمہ از؛ مرزا محمد عسکری، لکھنؤ: راجا رام کمار بک ڈپو

سید، فرزانہ، ۱۹۸۹ء، ''نقوشِ آداب'' لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز

شوکت، خالدہ س ن، ''فانی بدایونی'' مشمولہ، ''رسالہ اُردو'' کراچی: انجمن ترقی اُردو

صدیقی، ظہیر احمد، ڈاکٹر، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۲ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ؛ نئی دہلی: مجلس ترقی اُردو

صدیقی، احمد، رشید، ڈاکٹر، ۱۹۳۳ء، ''مقدمہ: باقیاتِ فانی'' مشمولہ، ''شاعر آگرہ''؛ ماہنامہ، علی گڑھ: علی گڑھ یونیورسٹی

ضیاء الدین، ڈاکٹر، ۱۹۸۸ء، ''غالب نامہ'' (مجلّہ)، دہلی:

عبدالحق، مولوی، ۱۹۷۳ء، ''لغت کبیر''، جلد اول، مقدمہ ''اردو لغت اور لغت نویسی''، کراچی: انجمن ترقی اردو

عبدالحق، مولوی، ۱۹۶۲ء، ''افکار عبدالحق'' مرتبہ، آمنہ صدیقی، کراچی: اردو اکیڈمی سندھ

عبدالحق، مولوی، ۱۹۴۶ء، ''کلیاتِ فانی'' مرتبہ، حیدرآباد دکن: عبدالحق اکیڈمی کوچہ عبدالحق

عبدالغفار، قاضی، س ن، ''فانی'' مشمولہ ''فانی بدایونی''

عبدالقیوم، ۱۹۶۱ء، ''تاریخ ادب اُردو'' مرتبہ؛ کراچی: پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز

عقیل، معین الدین، ۲۰۱۲ء، ''اردو زبان کی اولیں قواعد کا قضیہ: روایت، انکشاف، تعارف''، مشمولہ: ''بنیاد جلد سوم''، شمارہ ۱

عملہ ادارت، ۱۹۹۱ء، ''اردو لغت تاریخی اصول پر'' جلد ۱۶، کراچی: اردو لغت بورڈ

فاروقی، احمد، خواجہ، ۱۹۵۲ء، ''فانی کی شاعری'' مشمولہ ''نقوش'' شمارہ۔ ۲۳، ۲۴

فاضل، حسین، مرتضٰی، سید، ۱۹۶۹ء، ''اُردوئے معلّٰی''، مرتبہ؛ لاہور:

فانؔی، بدایونی، شوکت علی، ۱۹۲۰ء، ''دیوانِ فانؔی'' بدایون: نقیب پریس

فانؔی، بدایونی، شوکت علی، ۱۹۳۰ء، ''عرفانیاتِ فانؔی''، لطیفی پریس

فانؔی، بدایونی، شوکت علی، ۱۹۴۰ء، ''وجدانیاتِ فانؔی''

فانؔی، بدایونی، شوکت علی، ۱۹۲۶ء، ''باقیات فانؔی''، لاہور: آگرہ پریس

فتح پوری، فرمان، ڈاکٹر، ۱۹۷۳ء، ''اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' لاہور: مجلس ترقی ادب

قادری، حامد حسن، ۱۹۵۳ء، ''داستانِ تاریخ اُردو'' آگرہ: لکشمی نرائن اگروال

قریشی، وحید، ڈاکٹر، ۱۹۶۵ء، ''کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ''، لاہور: مکتبہ ادب جدید

کارل جیسپرز (KARL JASPERS)، ۱۹۵۳ء، ''Tragidy is not enough'' لندن

کیٹیلار، ۱۸۲۹ء، ''گرائمر آف ہندوستانی''، انڈیا

گوپی چند نارنگ، ۱۹۸۵ء، ''لغت نویسی کے مسائل''، نئی دہلی: لبرٹی آرٹ پریس، پٹودی ہاؤس

گورکھپوری،فراق،۱۹۵۶ء،''اندازے''مشمولہ،لاہور:ادارہ فروغ اُردو

محمد بادشاہ،منشی،۱۸۹۴ء،''فرہنگِ آنندراج''،تین جلدیں،لکھنؤ:نول کشور پریس

محمد،عطا،۱۹۵۰ء،''فلسفہ عیش وغم اور فانی کی خلاقی''مشمولہ،''نقوش''شمارہ نمبر ۱۱،۱۲

مرزا،شرافت حسین،۱۹۶۰ء،''جائزہ تاریخ اردو''علی گڑھ:سرسید بک ڈپو

ملیح آبادی، جوش،۱۹۵۵ء،''فانی شخصیات نمبرا'' مشمولہ،''نقوش'' شمارہ نمبر ۴۷،۴۸

میر،تقی،میر،۱۹۳۵ء،''تذکرہ نکات سخن''مرتبہ:''مولوی عبدالحق''،اورنگ آباد:انجمنِ ترقی اُردو

نقوی،حنیف،۱۹۷۶ء،''شعرائے اردو کے تذکرے''،لکھنؤ:نسیم بک ڈپو

نقوی،نورالحسن،ڈاکٹر،۱۹۹۷ء،''تاریخ ادب اردو''علی گڑھ:ایجوکیشنل بک ہاؤس

وارث سرہندی،۱۹۸۶ء،''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''،جلد سوم،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان اردو

وحیدالدین سلیم،مولوی،۱۹۶۵ء،''وضع اصطلاحات''،کراچی:انجمن ترقی اردو

وہاب اشرفی،۲۰۰۷ء،''تاریخ ادب اردو''،دہلی:ایجوکیشنل پبلشرز

ہیرس مارک، ٹی آر ہن۔(HARIS MARK, T.R.HENN)،۱۹۳۲ء،''*The Harvest tragidy*

''مشمولہ،نیویارک:

آزاد،حسین،محمد،۱۹۲۷ء،''نیرنگِ خیال''،لاہور:

Buck, Carl Darling" A Dictionary of selected synonyms in the principal

indo-eruopen languages" Chicogo: Chicogo University Press, 1940, P-305

http://en.wordpress.com/tag/fani-badayuni

لغات وانسائیکلوپیڈیا

احمد دہلوی، سید، مولوی، ۲۰۱۰ء، ''فرہنگ آصفیہ''، لاہور: اُردو سائنس بورڈ

بیگ، مرزا مقبول، ۱۹۶۹ء، ''اردو لغت''، مرتبہ، لاہور: اردو بورڈ

جالبی، جمیل، ڈاکٹر، سن ن، ''قومی انگریزی اردو لغت''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

جالبی، جمیل، ڈاکٹر، ۱۹۸۳ء، ''قدیم اردو کی لغت''، لاہور: مرکزی اردو بورڈ

جے۔ ایف۔ فیلن، ۱۹۸۶ء، ''Urdu English Dictionary''، لاہور: اردو سائنس بورڈ

حقی، شان الحق، ۱۹۵۷ء، ''فرہنگِ تلفظ''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

حقی، شان الحق، ۱۹۹۷ء، ''Oxford concise Dictionary''، لاہور: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

سرہندی، وارث، ۱۹۸۴ء، ''جامع الامثال''، مرتبہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان

سرہندی، وارث، ۱۹۷۹ء، ''علمی اردو لغت''، مرتبہ، لاہور: علمی کتاب خانہ

سید تصدق حسین، مولوی، ۱۹۵۲ء، ''لغات کشوری''، لکھنؤ: نولکشور پریس

عبدالمجید، خواجہ، ۱۹۸۹ء، ''جامع اللغات''، مرتبہ: جلد اول و دوم، لاہور: اردو سائنس بورڈ

عتیق اللہ، ۱۹۹۵ء، ''ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ''، جلد اول و دوم، مرتبہ، نئی دہلی: اردو مجلس

فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، ۲۰۰۵ء، ''رافع اللغات''، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب

فیروزالدین، مولوی، س ن، ''فیروزاللغات''، مرتبہ، لاہور: فیروزسنز

قاسم محمود، سید، س ن، ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا''، مرتبہ، کراچی: شاہکار بک فاؤنڈیشن

نیر، نورالحسن، مولوی، ۱۹۸۹ء، ''نوراللغات''، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز

۔۔۔۔، ۱۹۸۴ء، ''اردو انسائیکلوپیڈیا''، لاہور: فیروزسنز

۔۔۔۔، ۱۹۶۸ء، ''اردو انسائیکلوپیڈیا''، لاہور: فیروزسنز

فرہنگ

احمد، کلیم الدین، ۱۹۷۸ء، ''فرہنگ ادبی اصطلاحات''، مرتبہ، دہلی: ترقی اردو بیورو

تبسم، شاہینہ، ۱۹۹۳ء، ''فرہنگِ کلام میر''، مرتبہ؛ نئی دہلی: معیار پبلی کیشنز

حسن خان، رشید، ۲۰۰۳ء، ''کلاسیکی ادب کی فرہنگ''، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو

ساجداللہ تہمی، ڈاکٹر، ۱۹۹۶ء، ''فرہنگ اصطلاحات علوم ادبی''، مرتبہ، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

عرشی، امتیاز علی، ۱۹۴۷ء، ''فرہنگ غالب''، مرتبہ؛ رام پور:

عتیق اللہ، ۱۹۹۵ء، ''ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ''، دہلی: اردو مجلس

قدوائی، صدیق الرحمان، ۱۹۹۵ء، ''فرہنگ کلیات سودا''، دہلی: یونیورسٹی

قریشی، شریف احمد، ۱۹۹۱ء، ''فرہنگ نظیر''، مرتبہ؛ فیض آباد: آفسٹ پریس، ٹانڈہ،

قریشی، کبر حسین، ڈاکٹر، ۱۹۵۴ء، ''فرہنگ فسانۂ آزاد''، مرتبہ؛ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو

قریشی، کبر حسین، ڈاکٹر، ۱۹۹۵ء، ''فرہنگ طلسم ہوش ربا''، مرتبہ؛ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان اردو

نسیم، مروہوی، ۱۹۸۴ء، ''فرہنگِ اقبال''، مرتبہ؛ لاہور: اظہار سنز

نقوی، نائب حسین، ۱۹۸۵ء، ''فرہنگ انیس''، مرتبہ؛ جلد اول و دوم، نئی دہلی:

مقالات

احمد، نثار، ۲۰۰۹ء، ''فرہنگ محمد قلی قطب شاہ: مع حواشی وتعلیقات''، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، جامشورہ: سندھ یونیورسٹی

اظہر خان، ۲۰۰۶ء، ''مجید امجد کی شعری فرہنگ''، (ابتدا سے صفحہ نمبر ۳۵۰ تک)، مقالہ برائے ایم اے، لاہور: جامعہ پنجاب

الطاف، کرن، ۲۰۰۴ء، ''فرہنگ کلیات سودا: سوم و چہارم''، لاہور: پنجاب یونیورسٹی

انجم، قدیر، ۲۰۰۶ء، ''فرہنگ کلیات میراجی''، طبع دوم، لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی

بیگ، نسیم، ۲۰۰۶ء، ''فرہنگ نظیر اکبر آبادی''، کراچی: کراچی یونیورسٹی

شبر خان، ۲۰۰۶ء، ''مجید امجد کی شعری فرہنگ''، (۳۵۰ صفحہ نمبر سے آخر تک)، مقالہ برائے ایم اے، لاہور: جامعہ پنجاب

مختار، سمیرا، ۲۰۰۵ء، ''فرہنگ کلام ذوق''، لاہور: پنجاب یونیورسٹی

یونس، جاوید، ۲۰۰۵ء، ''فرہنگ آب حیات''، لاہور: پنجاب یونیورسٹی